e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 34 Thursday , October 29 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۳۴) لکھنؤ، بروز جمعرات ۲۹-اکتوبر ۲۰۲۶ء مطابق ۱۷/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

عدالت نے برج بھوشن کو جواب داخل کرنے کا آخری موقع دیا

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی کی ایک عدالت نے بدھ کے روز ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے سابق صدر برج بھوشن شرن سنگھ کو 4 خاتون پہلوانوں کی جانب سے درج کرائے گئے مبینہ جنسی ہراسانی کے معاملے میں انہیں بری کیے جانے کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی اپیل پر اپنا جواب داخل کرنے کا آخری موقع دیا ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ نے سنگھ کو ایک ہفتے کے اندر اپنا جواب داخل کرنے کی ہدایت دی۔ عدالت نے کہا کہ سنگھ کو جواب دینے کا مزید کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔ یہ اپیل 4 خاتون پہلوانوں نے دائر کی ہے، جس میں سنگھ اور ڈبلیو ایف آئی کے سابق اسسٹنٹ سکریٹری ونود تومر کو بری کرنے کے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اپیل میں ونود تومر کو مجرمانہ دھمکی دینے کے الزام سے بری کیے جانے کے فیصلے کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔ اپیل دائر کرنے والوں نے کہا ہے کہ ٹرائل کورٹ کا فیصلہ قانونی طور پر برقرار رہنے کے قابل نہیں ہے اور ریکارڈ پر موجود شواہد کا درست طریقے سے جائزہ نہیں لیا گیا ہے۔

مودی حکومت اب لوگوں سے جینے کا حق بھی چھیننا چاہتی ہے: کھرگے

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے بدھ کے روز کہا کہ ووٹ کا حق چھیننے پر آمادہ مودی حکومت اب لوگوں سے جینے کا حق بھی چھیننا چاہتی ہے۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ تہواروں کے موسم میں کمر توڑ مہنگائی عام لوگوں کی کمائی کا ایک ایک پیسہ نگل رہی ہے، جس سے عام خاندانوں کے لیے گھر چلانا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے مہنگائی اور گھریلو معاشی صورت حال سے متعلق اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ غذائی مہنگائی 2.13 فیصد سے بڑھ کر 7.74 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جب کہ خردہ مہنگائی 5.54 فیصد اور تھوک مہنگائی 11.39 فیصد ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گھریلو قرض میں 36.7 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور گھریلو مالی بچت میں چار فیصد کی کمی آئی ہے۔ کانگریس صدر نے بی جے پی کے پرانے انتخابی نعروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اقتدار میں بیٹھی بی جے پی اور وزیراعظم نریندر مودی کو بیان بازی سے فرصت ملے تو انہیں 2014 سے پہلے اپنے اشتہار بہت ہوئی مہنگائی کی مار کو دوبارہ دیکھنا چاہیے۔

مرکزی ملازمین کے مہنگائی بھتے میں 3 فیصد اضافہ

یکم جولائی سے نافذ، مرکزی حکومت نے ملازمین کو دیا دیوالی کا تحفہ، 10016 کروڑ روپے ہوئے منظور

نئی دہلی۔(ایجنسی) دیوالی سے چند روز قبل مرکزی حکومت نے اپنے ملازمین کو بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ حکومت ہند نے آج کابینہ کی میٹنگ میں ڈی اے یعنی مہنگائی بھتہ میں اضافہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے لیے حکومت نے 10,016 کروڑ روپے منظور کیے ہیں۔ مرکزی حکومت کے ملازمین کئی دنوں سے اس خبر کا بے صبری سے انتظار کررہے تھے۔ آج یعنی 28 اکتوبر کو ہونے والی مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں ملازمین کے مہنگائی بھتہ میں 3 فیصد اضافہ کے مطالبے کو منظوری دے دی گئی ہے۔ اس کے بعد ملازمین کا مہنگائی بھتہ 60 فیصد سے بڑھ کر 63 فیصد ہوگیا ہے۔ ڈی اے یعنی مہنگائی بھتہ وہ رقم ہے جو سرکاری ملازمین کو ان کی تنخواہ کے علاوہ الگ سے دی جاتی ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر سال اس بھتہ پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔

فرض کیجیے کہ کسی شخص کی بنیادی تنخواہ 25,000 روپے ہے تو 63 فیصد کے حساب سے اب اس کا مہنگائی بھتہ 15,750 روپے ہوگا۔ یعنی ملازم کی مجموعی تنخواہ 40,750 روپے ہوجائے گی۔ توجہ طلب بات یہ ہے کہ ڈی اے یعنی مہنگائی بھتہ میں سال میں 2 مرتبہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے جنوری اور جولائی میں مہنگائی بھتہ میں اضافے کی تجویز پیش کی جاتی ہے۔ جنوری میں پیش کی جانے والی تجویز پر مارچ یا اپریل میں ہونے والی کابینہ کی میٹنگ میں فیصلہ کیا جاتا ہے، جبکہ جولائی میں پیش کی جانے والی تجویز پر ستمبر یا اکتوبر میں ہونے والی میٹنگ میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ حکومت ہمیشہ ایک طے شدہ فارمولے کی بنیاد پر ڈی اے کی شرح میں تبدیلی کرتی ہے۔ اسی لیے ہر مرتبہ ڈی اے میں یکساں اضافہ نہیں ہوتا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل بھی مودی حکومت کے دور میں 2014 سے اب تک کئی مرتبہ مہنگائی بھتہ میں اضافہ کیا جاچکا ہے۔ اس سے قبل حکومت نے 2014 میں مہنگائی بھتہ میں 7 فیصد اضافہ کیا تھا۔ اس کے بعد مسلسل 3 سالوں تک مہنگائی بھتہ میں 6 فیصد کا اضافہ کیا گیا۔ بعد ازاں کورونا کے دور میں مرکزی حکومت نے مہنگائی بھتہ میں اضافے کو روک دیا تھا۔ پھر آگے چل کر یہ رقم قسطوں کی شکل میں ادا کی گئی۔

پردھان منتری وکست گرام سوراج یوجنا کو منظوری

حکومت نے مقامی حکمرانی کے نظام کو مضبوط بنانے کے مقصد سے پردھان منتری وکست گرام سوراج یوجنا (پی ایم وی جی ایس وائی) کو منظوری دے دی ہے، جس پر مجموعی طور پر 7,395.55 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ مرکزی وزیر اطلاعات ونشریات اشونی ویشنو نے بتایا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے بدھ کے روز پردھان منتری وکست گرام سوراج یوجنا (پی ایم وی جی ایس وائی) کو مرکزی کی حمایت والی اسکیم کے طور پر منظوری دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2026-27 سے 2030-31 تک نافذ کی جانے والی اس اسکیم کا مقصد دیہی علاقوں میں مقامی حکمرانی کے نظام کو مضبوط بنانا، گرام پنچایتوں کے ترقیاتی منصوبوں کو وسیع تر بنانا اور گاؤں میں شفاف وجواب دہ انتظامیہ کو فروغ دینا ہے۔

کنٹینر کی تیاری کو فروغ دینے کی اسکیم پر کابینہ کی مہر

مرکزی کابینہ نے ملک میں کنٹینر کی تیاری کو فروغ دینے، درآمدات پر انحصار کم کرنے اور سپلائی چین کو مضبوط بنانے کے لیے 10 ہزار کروڑ روپے کے بجٹ کی گنجائش والی کنٹینر کی تیاری سے متعلق ترغیبی اسکیم کو منظوری دے دی ہے۔ اشونی ویشنو نے بدھ کے روز یہاں کابینہ کی میٹنگ کے بعد پریس کانفرنس میں بتایا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں منعقدہ کابینہ کی میٹنگ میں اس سلسلے میں پیش کی گئی تجویز کو منظوری دی گئی۔ یہ اسکیم مالی سال 2039-40 تک نافذ رہے گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس اسکیم کا مقصد ہندوستان میں عالمی معیار کا اور مسابقتی کنٹینر کی تیاری کا نظام تیار کرنا ہے۔ اس کے تحت نئی مینوفیکچرنگ یونٹوں کی مدد کرنے کے ساتھ موجودہ کنٹینر تیار کرنے والی اکائیوں کی توسیع کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

ہردیپ پوری مدھیہ پردیش سے جائیں گے راجیہ سبھا

نئی دہلی۔(ایجنسی) بی جے پی نے مدھیہ پردیش میں ہونے والے راجیہ سبھا کے ضمنی انتخاب کے لیے مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری کو اپنا امیدوار قرار دیا ہے۔ یعنی ان کے مرکزی وزیر بنے رہنے کا راستہ ہموار ہوگیا ہے۔ پارٹی کی مرکزی انتخابی کمیٹی نے ان کے نام کو منظوری دے دی ہے۔ اس ضمنی انتخاب کے ذریعہ مدھیہ پردیش سے راجیہ سبھا کی ایک خالی سیٹ پُر کی جائے گی۔ ہردیپ سنگھ پوری فی الحال مرکزی حکومت میں وزیر ہیں۔ بی جے پی کی جانب سے ان کے نام کا اعلان ایسے وقت میں کیا گیا ہے، جب مدھیہ پردیش میں راجیہ سبھا کی ایک سیٹ پر ضمنی انتخاب کی تیاریاں جاری ہیں۔ یہ راجیہ سبھا سیٹ سابق مرکزی وزیر ایل مروگن کے استعفیٰ کے بعد خالی ہوئی تھی۔

الیکشن کمیشن نے اس سیٹ پر ضمنی انتخاب کرانے کا پروگرام جاری کیا ہے۔ ضمنی انتخاب کے لیے 12 نومبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے، جبکہ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ 2 نومبر ہے۔ الیکشن کمیشن کے اعلان کردہ پروگرام کے تحت کاغذاتِ نامزدگی داخل کرنے، ان کی جانچ پڑتال اور نام واپس لینے کا عمل مکمل ہونے کے بعد ووٹنگ کرائی جائے گی۔ اس انتخاب میں مدھیہ پردیش اسمبلی کے اراکین اسمبلی راجیہ سبھا کے رکن کا انتخاب کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ ہردیپ پوری مودی حکومت میں 2021 سے وزیر برائے پٹرولیم ہیں۔ وہ وزیر برائے شہری ترقی بھی رہ چکے ہیں۔

اسرائیل انتخابی نتائج، کیا مسلمان ہوں گے کنگ میکر؟

ابتدائی نتائج میں نیتن یاہو اتحاد کو برتری حاصل ہے مگر ابھی حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہیں، اپوزیشن اتحاد کو 48 نشستیں، عرب قیادت والی جماعتوں کو ملی 19 نشستیں، حکومت سازی کے لیے مختلف جماعتوں کے درمیان اتحاد اور مذاکرات کا عمل کئی ہفتوں تک جاری رہنے کا امکان

یروشلم (ایجنسی) اسرائیل میں ہونے والے انتخابات کے ابتدائی نتائج میں نیتن یاہو اتحاد کو برتری حاصل ہے مگر ابھی حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ مرکزی انتخابی کمیٹی کے جزوی نتائج کے مطابق، 85.6 فیصد پولنگ مراکز کی گنتی مکمل ہونے کے بعد نیتن یاہو کے حامی اتحاد کو 53 نشستوں کے ساتھ برتری حاصل ہے، جبکہ گادی آئزن کوٹ کی قیادت والے اتحاد کو 48 نشستیں ملی ہیں۔ عرب قیادت والی جماعتوں، جوائنٹ لسٹ اور رام کی نشستوں کی تعداد بڑھ کر 19 ہوگئی ہے۔

تین جماعتیں فی الحال انتخابی حد، یعنی 3.25 فیصد ووٹ حاصل کرنے کی لازمی شرط سے نیچے ہیں۔ ان میں ریزروسٹ پارٹی کو 2.7 فیصد، پیپل آف اسرائیل کو 1.6 فیصد اور حریدی پبلک کو 0.2 فیصد ووٹ ملے ہیں۔ انتخابات میں ووٹنگ کا تناسب 77.7 فیصد رہا، جو دو دہائیوں سے زیادہ عرصے میں سب سے بلند شرح ہے۔ ووٹوں کی سرکاری گنتی جاری ہے، جبکہ حکومت سازی کے لیے مختلف جماعتوں کے درمیان اتحاد اور مذاکرات کا عمل کئی ہفتوں تک جاری رہنے کا امکان ہے۔

اسرائیلی پارلیمان میں حکومت بنانے کے لیے 61 نشستیں درکار ہیں۔ تاہم، عرب جماعتوں کی نشستیں بڑھنے کا مطلب یہ نہیں کہ اسرائیل میں مسلمانوں کا اقتدار قائم ہوجائے گا؛ حکومت سازی کے لیے اتحاد اور سیاسی مذاکرات فیصلہ کن ہوں گے۔ 'واشنگٹن پوسٹ' کے مطابق وائٹ ہاؤس نیتن یاہو اور آئزن کوٹ کے درمیان اتحاد کرانے کی کوشش کررہا ہے۔ وائٹ ہاؤس چاہتا ہے کہ دونوں رہنما مل کر کام کریں، تاکہ ایران کے ساتھ حالیہ تنازعہ میں اسرائیل کا پلڑا بھاری رہے۔ دوسری جانب آئزن کوٹ اتحاد بنا کر حکومت کرنے کی کوشش میں ہیں۔

امریکی ادارے 'یو ایس مڈل ایسٹ پروجیکٹ' کے صدر ڈینیئل لیوی کا کہنا ہے کہ اسرائیل انتخابات کے بعد سیاسی الجھن کا شکار ہے، کیونکہ دونوں بڑے سیاسی اتحاد عرب قیادت والی جماعتوں کے ساتھ مل کر حکومت بنانے سے گریز کررہے ہیں۔

وہیں دوسری جانب اسرائیلی عرب جماعت جوائنٹ لسٹ کی قیادت کرنے والے ایمن عودہ نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل کے فلسطینی شہری نہ ہوتے تو نیتن یاہو کی قیادت والے اتحاد کو انتخابات میں واضح اکثریت حاصل ہوچکی ہوتی۔ ایمن عودہ، احمد طیبی کے ساتھ حداش تعال کی قیادت بھی کرتے ہیں۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر ایک پوسٹ میں عودہ نے کہا، "عرب شہری نہ ہوتے تو نیتن یاہو، اتمار بن گویر اور بیزلیل سموتریچ آج ہی جشن منا رہے ہوتے۔" انہوں نے مزید کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ صرف عرب شہری بھی تبدیلی نہیں لا سکتے، لیکن ان کے بغیر مخالف اتحاد کو شکست دینا بھی ممکن نہیں ہے۔ عودہ کے مطابق، "یہاں ہم سب کے لیے بہتر مستقبل کی تعمیر اس وقت تک ممکن نہیں، جب تک یہودیوں اور عربوں کے درمیان حقیقی اور مساوی شراکت داری قائم نہیں ہوتی۔ ہم سب ایسے ہی مستقبل کے مستحق ہیں۔"

'حکومت ہی فیصلہ کرے گی'

مردم شماری میں او بی سی ذاتوں کی الگ فہرست کے مطالبے پر سپریم کورٹ کا تبصرہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے مردم شماری میں دیگر پسماندہ طبقات یعنی او بی سی کی ذاتوں کو درج کرنے کے طریقوں کو لے کر داخل عرضی نمٹا دی ہے۔ یہ عرضی او بی سی فیڈریشن آف انڈیا کی طرف سے داخل کی گئی تھی۔ عرضی میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ آن لائن مردم شماری فارم میں او بی سی ذاتوں کی فہرست ڈراپ-ڈاؤن مینو میں دستیاب کرائی جائے، تاکہ مختلف پسماندہ ذاتوں کو فہرست میں درج کیا جاسکے۔ بدھ (28 اکتوبر) کو سماعت کے دوران چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ نے کہا کہ یہ معاملہ پالیسی پر مبنی فیصلہ سے منسلک ہے اور اس پر حکومت ہی غور کرسکتی ہے۔ حالانکہ بنچ عرضی گزار کو ہندوستان کے رجسٹرار جنرل برائے مردم شماری کے سامنے اپنے مطالبے رکھنے کی چھوٹ دے دی۔ فیڈریشن کی طرف سے پیش وکیل انجنی اینگر نے عدالت کو بتایا کہ عرضی گزار پسماندہ طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ جاری آن لائن مردم شماری کے عمل میں او بی سی ذاتوں کے لیے ڈراپ-ڈاؤن مینو کا انتظام کیا جائے۔ عرضی میں کہا گیا کہ مردم شماری کے شیڈول کے کالم نمبر 10 میں درج فہرست ذاتوں (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی) اور ذات سے متعلق معلومات طلب کی گئی ہیں۔ لیکن ایس سی اور ایس ٹی کے علاوہ دیگر لوگوں کے لیے ذات درج کرنے کا اختیار اوپن ٹیکسٹ فیلڈ کی شکل میں دیا گیا ہے۔ اس میں لوگوں کو اپنی ذات کا نام خود لکھنا پڑتا ہے۔

ٹاٹا گروپ تنازعہ پر راہل گاندھی اور نرملا سیتارمن میں لفظی جنگ

کانگریس لیڈر کے بیان کو سیتارمن نے بنایا ہدف تنقید، جواب میں راہل نے داغے 2 تلخ سوالات

نئی دہلی۔(ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج صبح 'ٹاٹا گروپ' سے متعلق جاری تنازعہ پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ "ٹاٹا کو مجرمانہ طور پر تباہ کیا جارہا ہے اور کسی کاروباری لیڈر میں ایک لفظ کہنے کی جرأت نہیں ہے۔" اس تبصرہ پر مرکزی وزیر مالیات نرملا سیتارمن نے اپنی شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر تفصیلی بیان جاری کیا ہے۔ اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ "راہل گاندھی، آپ اپوزیشن لیڈر ہیں، اس لیے میرا مشورہ ہے کہ آپ ہر معاملے کو سیاسی رنگ دینے سے گریز کریں۔ ساتھ ہی تجارتی و قانونی معاملات کو سرسری طور پر مجرمانہ معاملہ قرار دینا بھی ناقابل قبول ہے۔" اس کا جواب راہل گاندھی نے 2 تلخ سوالات کے ساتھ دیا ہے۔ انھوں نے مرکزی وزیر مالیات کی سوشل میڈیا پوسٹ پر ریپلائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "محترمہ سیتارمن، (1) آخر وہ کون سا 'قانونی اور تجارتی' معاملہ تھا جس کے لیے ٹاٹا ٹرسٹس اور ٹاٹا سنز کو امت شاہ کی رہائش پر طلب کیا گیا تھا؟ (2) آخر 'نمبر 1' کا چہیتا کب اس کھیل میں داخل ہونے والا ہے اور ٹاٹا کے کون کون سے حصے اسے ملنے والے ہیں؟"

راہل گاندھی نے نرملا سیتارمن کے سوشل میڈیا پوسٹ پر صرف 2 سوالات ہی نہیں پوچھے ہیں، بلکہ اپنا سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "آپ کے 3-4 چہیتے کاروباری افراد کو چھوڑ کر ہندوستان کے باقی تمام کاروباری افراد پہلے ہی آپ سب سے نفرت کرتے ہیں، انھیں اکسانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

دراصل نرملا سیتارمن نے اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھا تھا کہ "آپ بار ہا ہندوستانی صنعت اور ہمارے کاروباری افراد کی کامیابیوں کو کمتر دکھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کیا اب آپ ہمارے کاروباری لیڈران کو بھی اپنے ساتھ شامل کر کے بداعتمادی اور زہریلا ماحول پھیلانے کے لیے اکسانا چاہتے ہیں؟" راہل گاندھی نے نرملا سیتارمن کے اسی تبصرہ کے جواب کہا کہ کاروباری افراد پہلے ہی مودی حکومت سے نفرت کرتے ہیں، اور انھیں اکسانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔

نرملا سیتارمن نے اپنی پوسٹ میں راہل گاندھی کو 'خاموش' کرنے کے لیے کئی باتیں کہیں، لیکن راہل گاندھی نے فوری جواب دے کر اپنا رخ واضح کر دیا ہے۔ نرملا نے اپنی پوسٹ میں کانگریس لیڈر کو یہ بھی کہا تھا کہ "سیاسی پارٹیوں، لیڈروں، حکومتوں اور اداروں کی یکساں ذمہ داری ہے کہ وہ ہماری صنعت کی حمایت کریں، ہمارے کسانوں کو مضبوط بنائیں اور نوجوانوں کے مستقبل کو محفوظ بنائیں۔ لہٰذا اپنے محدود سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے بے بنیاد الزامات لگانے کے بجائے تعمیری انداز میں بات چیت کرنا ضروری ہے۔"

'پہلے سے ووٹر رہ چکے لوگوں کو فارم-6 بھرنے کو کیوں کہا جارہا ہے؟'

الیکشن کمیشن سے سپریم کورٹ کا سوال

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) پر سپریم کورٹ نے سوالات اٹھائے ہیں۔ عدالت نے بڑی تعداد میں نام حذف کیے جانے اور دوبارہ نام شامل کرانے کے طریقہ کار پر تبصرہ کیا ہے۔ عدالت کے سخت موقف کو دیکھتے ہوئے الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ کسی بھی اہل ووٹر کو فہرست سے باہر نہیں رہنے دیا جائے گا۔ ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کے لیے درخواستیں قبول کرنے کی آخری تاریخ میں توسیع کی جائے گی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی 3 ججوں کی بنچ نے کہا ہے کہ اس معاملے پر اگلی سماعت 2 ہفتے بعد ہوگی۔ سماعت کے دوران عدالت نے سوال کیا کہ مسودہ ووٹر لسٹ سے خارج کیے گئے تقریباً 43 لاکھ افراد کو دوبارہ نام شامل کرانے کے لیے فارم-6 بھرنے کو کیوں کہا جارہا ہے؟ یہ فارم پہلی مرتبہ ووٹر بننے والے افراد کے لیے ہوتا ہے۔ عرضی گزاروں کی جانب سے وکیل پرشانت بھوشن نے کہا کہ پہلے سے ووٹر رہ چکے افراد سے فارم-6 بھروانا انہیں غلط حلف لینے پر مجبور کرنے کے مترادف ہے۔ اس سے ان کے خلاف قانونی کارروائی کا خطرہ بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ جو لوگ پہلے ووٹر لسٹ میں شامل تھے، ان سے ایس آئی آر فارم بھروایا جانا چاہیے، نہ کہ انہیں نئے ووٹر کے طور پر درج ہونے کے لیے کہا جانا چاہیے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ کسی دوسری جگہ منتقل ہوگئے ہیں یا جن کی پہلے سے درج تفصیلات میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے، انہیں فارم-8 بھرنے کی سہولت دی جانی چاہیے۔ سماعت کے دوران لاکھوں ناموں کی میپنگ نہ ہونے اور منطقی تضادات (لاجیکل ڈسکریپنسی) کی بنیاد پر نام حذف کیے جانے کا معاملہ بھی اٹھایا گیا۔

اسپین میں دو تیز رفتار ٹرینیں متصادم، کم از کم 68 ہلاک

متعدد ڈبے تباہ، ہلاکتوں کی تعداد بڑھنے کا خدشہ

میڈرڈ (ایجنسی) وسطی اسپین کے صوبہ ٹولیڈو میں 2 ہائی اسپیڈ ٹرینوں کے درمیان خوفناک تصادم دیکھنے کو ملا ہے، جس کے بعد وہاں چیخ و پکار مچ گئی۔ اس حادثہ میں اب تک 68 سے زائد افراد کی ہلاکت اور 180 افراد کے زخمی ہونے کی خبر موصول ہوچکی ہے۔ ہلاکتوں کی یہ تعداد مزید بڑھ سکتی ہے، کیونکہ زخمیوں کی کئی کی حالت سنگین بتائی جارہی ہے۔ 'دی گارجین' نے اپنی ایک رپورٹ میں اسپین کے ریلوے حکام کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ بدھ کی صبح 2 ٹرینوں کے پیچھے سے ٹکرانے کے بعد میڈرڈ اور جنوبی علاقے اندلس کے درمیان ریل سروس روک دی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایک افسر نے بتایا کہ حادثہ کس طرح پیش آیا، اس کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ یہ حادثہ آداموز ریل حادثہ سے بھی زیادہ بھیانک ہوسکتا ہے۔ اسپین کے سرکاری نشریاتی ادارے ٹی وی ای نے بتایا ہے کہ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا، جب ایک تیز رفتار ٹرین دوسری ٹرین کے پچھلے حصے سے ٹکرا گئی۔ اس کے نتیجے میں کم از کم 2 ڈبے پٹری سے اتر گئے۔ ٹولیڈو شہر کے قریب واقع اُردا کے میئر مینوئل گالان نے بتایا کہ ایمرجنسی سروس نے ان سے زخمیوں کو ٹھہرانے کے لیے ایک اسپورٹس ہال تیار کرنے کو کہا ہے۔ دوسری جانب اسپین میں انتخابی مہم میں مصروف سیاسی پارٹیوں نے اپنے پروگرام منسوخ کر دیے ہیں۔ وزیراعظم پیڈرو سانچیز نے اس حادثہ پر شدید افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ میں وزیر ٹرانسپورٹ اور کاسٹیلا لا مانچا کے صدر کے مسلسل رابطے میں ہوں۔ ایمرجنسی سروس متاثرہ افراد کی مدد کرنے اور ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے زمینی سطح پر کام کررہی ہیں۔ میری ہمدردیاں اور حمایت تمام متاثرین اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ ہے۔

'بی جے پی ووٹ سے نہیں، کھوٹ سے جیتتی ہے'

ایم ایل سی انتخابات میں دھاندلی کا الزام، اکھلیش یادو کی کارکنوں سے پُرامن رہنے کی اپیل

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیراعلیٰ اکھلیش یادو نے قانون ساز کونسل کے اساتذہ اور فارغ التحصیل افراد کے حلقوں کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والے پارٹی امیدواروں، رہنماؤں، کارکنوں اور حامیوں کو مبارک باد دی ہے۔ انہوں نے کامیابی کے بعد کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ پُرامن رہیں اور سوشل میڈیا کے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار کریں، لیکن شور شرابہ یا جلوس نکالنے سے گریز کریں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ کارکنوں کو محتاط رہنا چاہیے تاکہ بی جے پی کے لوگ ان کے درمیان شامل ہوکر ماحول خراب نہ کرسکیں اور سماج وادی پارٹی پر ہنگامہ آرائی کا الزام نہ لگایا جاسکے۔ ان کے مطابق اسمبلی انتخابات قریب ہیں، اس لیے پارٹی کو ہر طرح کی سازش اور جھوٹے الزامات سے بچنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی مبینہ طور پر بدنظمی پیدا کرکے سماج وادی پارٹی کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش کرسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کامیاب امیدواروں اور ان کی کامیابی میں تعاون کرنے والے کارکنوں، عہدیداروں اور خیر خواہوں کی عزت افزائی کرے گی۔ اکھلیش یادو کے مطابق، نومنتخب ارکانِ قانون ساز کونسل اپنے ان تمام حامیوں کی فہرست تیار کریں جنھوں نے انتخابات میں ان کی مدد کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ خود ان سب کا خیر مقدم کریں گے اور ممکن ہوا تو ان کے علاقوں کا دورہ بھی کریں گے۔

اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ غنڈہ گردی، بے ایمانی، ووٹوں کی چوری اور انتخابی دھاندلی بی جے پی کی پہچان بن چکی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بدعنوانی میں ملوث بی جے پی رہنماؤں، ان کے ساتھیوں اور بعض افسران نے قانون ساز کونسل کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن حربہ اختیار کیا۔ انہوں نے گورکھپور اساتذہ حلقے سے سماج وادی پارٹی کے امیدوار ڈاکٹر سنجین ترپاٹھی کو شکست دینے کی مبینہ سازش کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کے مطابق ووٹوں کی گنتی میں بے ضابطگی کرکے انہیں ہرانے کی کوشش کی گئی۔ اکھلیش یادو نے اس معاملے کو محض پارٹی امیدوار کی شکست کا معاملہ قرار دینے کے بجائے اس کے پیچھے ایک اور وجہ ہونے کا دعویٰ کیا، جسے انہوں نے "ہاتا نہیں بھاتا" کے الفاظ میں بیان کیا۔ سماج وادی پارٹی صدر نے کہا کہ ان کے خیال میں اس واقعے کے بعد عوام کو اندازہ ہوگیا ہے کہ بی جے پی نے انتخابی عمل میں کس طرح کی بے ضابطگیاں کی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ڈاکٹر سنجین ترپاٹھی کے ساتھ ہونے والے سلوک کو ان کا پورا سماج دیکھ رہا ہے۔ اکھلیش یادو نے گورکھپور اساتذہ حلقے کے امیدوار ڈاکٹر سنجین ترپاٹھی اور آگرہ اساتذہ حلقے کے امیدوار ڈاکٹر آکاش اگروال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کو اساتذہ فراموش نہیں کریں گے۔

پروفیسر شمیم نکہت میموریل فکشن ایوارڈ کمیٹی
کے زیر اہتمام

ڈاکٹر شمیم نکہت
اردو فکشن ایوارڈ 2026

اتوار، 1 نومبر 2026، 2:30 بجے دن، کیفی اعظمی اکیڈمی، نشاط گنج، لکھنؤ میں ہم سب آپ کی شرکت کے متمنی ہیں۔

عزت مآب عالیجناب سید وسیم اختر، فاؤنڈر و چانسلر، انٹگرل یونیورسٹی، لکھنؤ
مشہور و معروف فکشن نگار ڈاکٹر صبیحہ انور کو فکشن ایوارڈ 2026
و
وقار مہدی رضوی صحافت ایوارڈ 2026 سینئر صحافی جناب سنجے شرما کو پیش کریں گے
اور
پروفیسر یعقوب یاور (سابق صدر، شعبۂ اردو بی ایچ یو) شمیم نکہت میموریل لکچر دیں گے

صدارت : ڈاکٹر عمار رضوی، سابق کارگزار وزیراعلیٰ، یوپی
مہمان خصوصی : منیش شکلا، پی سی ایس، فائنس کنٹرولر، ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ (یوپی)
تاثرات : پروفیسر شہزاد انجم، دہلی | پروفیسر محمد کاظم، دہلی | ڈاکٹر خان احمد فاروق، کانپور
نظامت : پروفیسر عباس رضا نیر، لکھنؤ یونیورسٹی

شاہد حسنین | کرار زیدی | یاسمین انجم | پروفیسر ریشماں پروین | تقدیس فاطمہ
پروفیسر سید حسین اصغر کاظمی | ڈاکٹر موسیٰ رضا | سید عاصم رضا

شعاع فاطمہ ایجوکیشنل و چیریٹیبل ٹرسٹ اینڈ سوسائٹی لکھنؤ
9936673292, 8299105803

اسرائیلی انتخابات: نیتن یاہو اور آئزن کوٹ کے درمیان سخت مقابلہ

55 فیصد ووٹوں کی گنتی مکمل، حکومت سازی کے لیے اکثریت تاحال مشکل

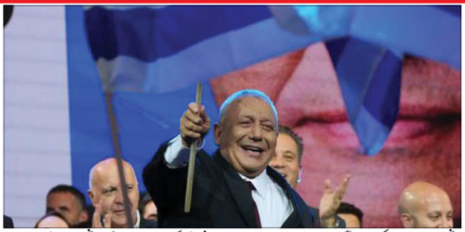

یروشلم، 28 اکتوبر (یو این آئی) اسرائیل کے پارلیمانی انتخابات کے جزوی نتائج میں وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو اوران کے اہم حریف گادی آئزن کوٹ کے درمیان سخت مقابلہ نظر آرہا ہے۔ دونوں میں سے کسی کے لیے بھی حکومت سازی کے لیے واضح اکثریت حاصل کرنے کی راہ فی الحال ہموار دکھائی نہیں دیتی۔ مرکزی انتخابی کمیٹی کے جاری کردہ جزوی نتائج کے مطابق، بدھ کی صبح تک 55 فیصد ووٹوں کی گنتی مکمل ہونے پر نیتن یاہو کے اتحاد کو کنیسٹ (اسرائیلی پارلیمنٹ) میں 56 نشستیں حاصل ہوئی ہیں، جبکہ آئزن کوٹ کے اتحاد کو 49 نشستیں ملی ہیں۔ منگل کو ہونے والی ووٹنگ کو بڑے پیمانے پر نیتن یاہو کی قیادت پر عوامی اعتماد کے امتحان اور 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی قیادت میں ہونے والے حملوں کے ساتھ ساتھ اس کے بعد غزہ پر اسرائیل کی نسل کشی پر مبنی جنگ کے حوالے سے عوامی ردعمل کے طور پر دیکھا جارہا تھا۔ یہ انتخابات ایسے وقت میں ہوئے جب مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی آبادکاروں کے منظم حملوں میں شدت آئی ہے اور گزشتہ تین برسوں کے دوران متعدد پڑوسی ممالک پر اسرائیلی حملوں کے باعث خطے میں کشیدگی بڑھتی رہی ہے۔ اسرائیلی انتخابات کے اب تک سامنے آنے والے پانچ اہم نکات درج ذیل ہیں۔ اسرائیلی ٹیلی ویژن چینل 12 کے رات گئے جاری کیے گئے ایگزٹ پول کے مطابق نیتن یاہو کے اتحاد کو 120 رکنی کنیسٹ میں 52 نشستیں ملنے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا۔ ابتدائی نتائج اور ایگزٹ پول میں سابق اسرائیلی فوجی سربراہ گادی آئزن کوٹ کی جماعت یاشار کی قیادت والے اپوزیشن اتحاد کو 49 نشستیں ملنے کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اس سے قبل چینل 13 کے اندازوں میں حکمراں لیکوڈ پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان برابری کا مقابلہ دکھایا گیا تھا، جس میں دونوں اتحادوں کو 51، 51 نشستیں ملنے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا۔ چینل 12 اور 13 کے تازہ اندازوں کے مطابق، نیتن یاہو کی لیکوڈ پارٹی 27 نشستوں کے ساتھ پارلیمنٹ کی سب سے بڑی جماعت بن کر ابھر سکتی ہے، جبکہ آئزن کوٹ کی یاشار پارٹی کو 21 نشستیں ملنے کا امکان ہے۔ اس طرح لیکوڈ کو دیگر جماعتوں کے مقابلے میں واضح برتری حاصل ہوسکتی ہے۔ ایگزٹ پول میں عرب جماعتوں کو مجموعی طور پر 19 نشستیں ملنے کا امکان ظاہر کیا گیا، جو 2022 کے انتخابات میں ان کی کارکردگی کے مقابلے میں نمایاں پیش رفت ہے۔ اسرائیل میں ووٹر براہ راست وزیراعظم کا انتخاب نہیں کرتے بلکہ سیاسی جماعتوں کو ووٹ دیتے ہیں۔ اس کے بعد جماعتیں اتحاد بنا کر حکومت تشکیل دیتی ہیں اور وزیراعظم منتخب کیا جاتا ہے۔ کنیسٹ میں کسی ایک جماعت کو اب تک کبھی بھی 61 نشستوں کی مطلق اکثریت حاصل نہیں ہوئی۔ واضح رہے کہ اسرائیلی ٹیلی ویژن چینلوں کے ایگزٹ پول غیر سرکاری اندازے ہوتے ہیں۔ ابتدائی سرکاری نتائج بدھ کو متوقع ہیں، جو ان اندازوں سے مختلف بھی ہوسکتے ہیں۔ اپوزیشن اتحاد کے رہنما گادی آئزن کوٹ نے کہا کہ اسرائیلی عوام نے تبدیلی اور موجودہ وزیراعظم کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ تل ابیب میں اپنی جماعت یاشار کے ہیڈ کوارٹر میں حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ ایک نئی شروعات ہوگی۔ ایک نئے راستے پر حقیقی نئی شروعات۔ پرانا دور ختم ہو چکا ہے اور اسرائیل ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔

دوسری جانب وزیراعظم نیتن یاہو نے اپنی لیکوڈ پارٹی کی برتری پر زور دیتے ہوئے قومی دائیں بازو کی حکومت تشکیل دینے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا، جو کچھ ہم نے دیکھا ہے، اس سے واضح ہے کہ لیکوڈ پارٹی سب سے بڑی جماعت ہے، کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ دوسری بات یہ بھی واضح ہے کہ دائیں بازو کے اتحاد کو اکثریت حاصل ہے، اور یہ فیصلہ کن اکثریت ہے۔××نیتن یاہو نے اسرائیلی ٹیلی ویژن چینلوں پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ اپوزیشن کی بہتر کارکردگی دکھا کر ان کے حامیوں کو ووٹ ڈالنے سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انتہائی دائیں بازو کے وزیر خزانہ بیزلیل اسموترچ نے کہا کہ ان کی جماعت کو سات نشستیں ملنے کا امکان ہے۔ انہوں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں کی توسیع جاری رکھنے کا عزم بھی ظاہر کیا۔ انتہائی دائیں بازو کے وزیر برائے قومی سلامتی ایتامار بن گویر نے اپنی جماعت اوتزما یہودیت کی کارکردگی کو سراہا۔ انہوں نے حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم اپنے سفر پر بہت فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ جماعت کبھی سیاسی منظرنامے پر موجود بھی نہیں تھی۔ ڈیموکریٹس پارٹی کے رہنما یائر گولان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ ووٹروں نے نیتن یاہو حکومت کو برطرف کردیا ہے۔ انہوں نے سیاسی اتحادیوں کے ساتھ مل کر نئی حکومت تشکیل دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ متحدہ عرب فہرست (رعام) کے رہنما منصور عباس نے امید ظاہر کی کہ حتمی نتائج اپوزیشن اتحاد اور ان کی جماعت کو ملا کر حکومت سازی کے لیے درکار 61 نشستیں حاصل کرنے کا موقع فراہم کریں گے۔ ایگزٹ پول کے مطابق، ان کی جماعت کو تقریباً سات نشستیں ملنے کا امکان ہے۔

مرکزی انتخابی کمیٹی کے مطابق، انتخابات میں اہل ووٹروں کی 77.7 فیصد تعداد نے حصہ لیا، جو 1999 کے بعد سب سے زیادہ شرح ہے۔ 2022 کے انتخابات کے مقابلے میں ووٹنگ کی شرح میں 1.7 فیصد پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے۔ 2022 کے انتخابات کے بعد نیتن یاہو دوبارہ وزیر اعظم بنے تھے۔ وہ 1996 سے مختلف ادوار میں اس عہدے پر فائز رہے ہیں۔ اسرائیلی فوج کے مطابق، مقامی وقت کے مطابق شام پانچ بجے تک فوجی اہلکاروں میں ووٹنگ کی شرح 68 فیصد سے تجاوز کر گئی تھی۔ اس کے علاوہ 60 ہزار سے زیادہ اسرائیلی شہری ووٹ ڈالنے کے لیے بیرون ملک سے وطن واپس آئے۔ پولنگ اسٹیشن مقامی وقت کے مطابق رات 10 بجے بند ہوئے، تاہم انتخابی حکام نے کہا کہ اس وقت قطار میں موجود افراد کو ووٹ ڈالنے کی اجازت دی جائے گی۔ ایگزٹ پول کے مطابق، عرب قیادت والی جماعتوں کو مجموعی طور پر 19 نشستیں ملنے کا امکان ہے۔ یہ موجودہ پارلیمنٹ میں ان کی 10 نشستوں کے مقابلے میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ ان اندازوں میں ابتدائی سرکاری نتائج سامنے آنے سے قبل نیتن یاہو اور آئزن کوٹ کے اتحادوں کو 51، 51 نشستیں ملنے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا۔ اسرائیل میں حکومت بنانے کے لیے 61 نشستیں درکار ہیں، اس لیے عرب جماعتوں کی حمایت کے بغیر دونوں بڑے اتحاد اکثریت حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرسکتے ہیں۔ ماضی میں آئزن کوٹ اور نیتن یاہو دونوں عرب جماعتوں کے ساتھ اتحاد بنانے سے انکار کرتے رہے ہیں۔ نیتن یاہو نے عرب رہنماؤں کے ساتھ مل کر حکومت بنانے کے خیال کو ذلت آمیز اور شرمناک قرار دیا ہے۔ اسرائیل کے سابق سفیر آلون پنکاس نے الجزیرہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دونوں فریقوں کے لیے حکومت تشکیل دینا مشکل ہوسکتا ہے، کیونکہ وہ عرب جماعتوں کے ساتھ اتحاد نہ کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ پنکاس کے مطابق، اس رویے کی قیمت چکانی پڑے گی، کیونکہ عربوں کو باہر نہیں رکھا جاسکتا اور صرف اس وقت ان کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی جاسکتی جب ان کے ووٹوں کی ضرورت ہو۔

اقوام متحدہ میں کیوبا پر امریکی پابندیوں کے خلاف قرارداد پر ووٹنگ متوقع

ٹرمپ انتظامیہ کی فوجی مداخلت کی دھمکی، امریکی و کیوبا سفیروں میں تلخ کلامی

جینوا (ایجنسی)۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بدھ کو کیوبا کے خلاف کئی دہائیوں سے جاری امریکی اقتصادی پابندیوں کی مذمت کی قرارداد پر ووٹنگ متوقع ہے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے کیوبا کی سوشلسٹ حکومت کو کمزور کرنے کی مہم تیز کر دی ہے، جس میں فوجی مداخلت کی دھمکیاں بھی شامل ہیں۔ امریکی حکومت کی ''زیادہ سے زیادہ دباؤ کی پالیسی'' کے خلاف یہ قرارداد گزشتہ چونتیس برس سے ہر سال جنرل اسمبلی میں پیش کی جارہی ہے اور ہر مرتبہ اسے رکن ممالک کی بھاری اکثریت کی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ گزشتہ برس قرارداد کے حق میں 165 اور مخالفت میں سات ووٹ آئے تھے، جبکہ بارہ ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا تھا۔ رواں برس بھی قرارداد کی بڑی اکثریت سے منظوری کی توقع ہے۔ تاہم، یہ واضح نہیں کہ ووٹنگ پر اثرانداز ہونے کی ٹرمپ انتظامیہ کی مہم کے نتیجے میں اہم ممالک، بشمول مغربی اتحادیوں، کی جانب سے مخالفت یا ووٹ دینے سے گریز میں اضافہ ہوگا یا نہیں۔ ایسی قراردادیں بائنڈنگ نہیں ہوتیں، لیکن عالمی رائے کی عکاسی کرتی ہیں۔ کیوبا کو پہلے ہی سنگین ہوتے مالی بحران کا سامنا ہے، جبکہ امریکہ اس پر اقتصادی دباؤ مزید بڑھا رہا ہے۔ گزشتہ ہفتے ٹرمپ نے ایک بار پھر کیوبا فوجی مداخلت کا امکان ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکی جنگی بحری جہاز ایران کی جنگ سے واپسی پر کیوبا میں رک سکتے ہیں۔ واشنگٹن اور ہوانا کے درمیان کشیدگی اقوام متحدہ کے عوامی اجلاسوں تک بھی پہنچ گئی ہے۔ منگل کو پابندیوں سے متعلق قرارداد پر بحث کے دوران اقوام متحدہ میں امریکی سفیر مائیک والٹز اور کیوبا کے وزیر خارجہ برونو رودریگیز کے درمیان تلخ کلامی ہوئی۔ والٹز نے سوشلسٹ حکومت پر تنقید شروع کی تو کچھ دیر بعد رودریگیز اس پوڈیم تک پہنچ گئے جہاں امریکی سفیر خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے والٹز کو جھوٹا کہا اور اجلاس کی صدارت کرنے والے عہدیدار سے نکتہ اعتراض اٹھانے کی اجازت طلب کرنے کی کوشش کی۔ اقوام متحدہ کے سکیورٹی اہلکاروں اور عملے کی مداخلت کے دوران والٹز نے کہا، ''اس شخص کو پوڈیم سے پیچھے ہٹنا ہوگا۔ یہ مجھے امریکہ میں دھمکا نہیں سکتا۔'' انہوں نے مزید کہا، ''تمہیں معلوم ہے کہ کس سے بات کر رہے ہو؟ یہ امریکہ ہے۔ پیچھے ہٹو۔'' رودریگیز نے بعد میں ایکس پر والٹز کو یاد دلایا کہ وہ اقوام متحدہ میں خطاب کر رہے تھے، وائٹ ہاؤس کے قومی سلامتی کے کسی اجلاس میں نہیں۔ انہوں نے لکھا، ''اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے بے ہودہ جھوٹ کے ذریعے امریکی حکومت نے کیوبا کے خلاف اپنی اقتصادی جارحیت اور توانائی کی مجرمانہ ناکہ بندی کو جائز ٹھہرانے کی ایک اور مایوس کن کوشش کی ہے۔''

میرس کی جاپان کو تجارت کے دفاع کیلئے عالمی اتحاد میں شمولیت کی دعوت

جرمن چانسلر فریڈرش میرس نے بدھ کو جاپان پر زور دیا کہ وہ قواعد پر مبنی عالمی تجارت کے دفاع کے لیے مجوزہ اتحاد کی حمایت کرے۔ میرس اپنے ایک ہفتے کے دورہ ایشیا کے دوران اس تجویز کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ٹوکیو میں ایک کاروباری سربراہی اجلاس سے خطاب میں میرس نے کہا کہ ''ہم خیال شراکت داروں'' کا اتحاد ممالک کو محصولات اور معاشی دباؤ کے بڑھتے استعمال کا مقابلہ کرنے میں مدد دے گا۔ انہوں نے کہا، ''اگر دوسرے عالمی تجارتی نظام کے قواعد کی خلاف ورزی کریں یا معاشی جبر کا سہارا لیں، تو ہم اتحاد کے اندر اپنے اقدامات میں ہم آہنگی پیدا کر کے متحدہ مؤقف اختیار کرسکتے ہیں۔'' ان کا بظاہر اشارہ امریکہ اور چین کی جانب تھا۔ میرس کی تجویز پر ردعمل دیتے ہوئے چین نے امید ظاہر کی کہ جرمنی اور یورپی یونین ''معروضی اور معقول'' رویہ اختیار کریں گے۔ بیجنگ نے کہا کہ وہ ٹریڈ اور سپلائی چین کا استحکام برقرار رکھنے کے لیے تمام فریقوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ جرمن چانسلر کی یہ تجویز کینیڈا کے وزیراعظم مارک کارنی کی رواں برس کی ان اپیلوں سے مماثلت رکھتی ہے، جن میں انہوں نے دنیا کی درمیانی طاقتوں پر زور دیا تھا کہ وہ بڑی معیشتوں کے دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے تعاون بڑھائیں۔

ٹرمپ کا دعویٰ، ایران معاہدہ چاہتا ہے مگر مذاکرات میں تاخیر کر رہا ہے

واشنگٹن پر سفارتی وعدوں سے انحراف کا ایرانی الزام، روس یوکرین ملاقات جلد طے ہونے کا امکان

واشنگٹن، 28 اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران واشنگٹن کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہتا ہے، لیکن تہران مذاکرات میں تاخیر کی حکمت عملی اپنا رہا ہے اور ممکن ہے کہ وہ امریکی وسط مدتی انتخابات تک انتظار کر رہا ہو۔ انہوں نے کہا کہ تنازع کب ختم کرنا ہے، اس کا فیصلہ وہ خود کریں گے۔ ٹیکساس میں انتخابی ریلیوں سے واپسی کے دوران صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا، ××یہ اس بات کا سوال ہے کہ میں اسے کب ختم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں، لیکن مذاکرات کو طول دینا پسند کرتے ہیں۔ شاید وہ انتخابات یا کسی اور چیز کا انتظار کر رہے ہیں، لیکن اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بدھ کو ٹیکساس کے شہر لباک میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ نے ایران کے ساتھ جنگ شروع نہیں کی، بلکہ ان کے مطابق ایران 1979 سے امریکہ کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا امریکہ نے ایران کے ساتھ جنگ شروع نہیں کی۔ ایران 1979 سے امریکہ کے خلاف یہ جنگ لڑ رہا ہے اور اس نے ہمارے بہت سے عظیم شہریوں کو ہلاک کیا ہے۔ انہوں نے ہمارے ہزاروں فوجیوں کو ہلاک کیا اور بہت سے دیگر کو زخمی کیا ہے۔ ٹرمپ نے سابق امریکی حکومتوں کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ اس تنازع کو حل کرنے میں ناکام رہیں، کیونکہ ان میں ایسا کرنے کے لیے حوصلے یا ذہانت کی کمی تھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ جنگ کب ختم ہوگی تو انہوں نے جواب دیا، جب بھی میں اسے ختم کرنا چاہوں گا۔ دریں اثنا، ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے واشنگٹن پر سفارت کاری کو نقصان پہنچانے اور اسلام آباد میں ہونے والے مذاکرات سے متعلق 14 نکاتی مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) کے تحت کیے گئے وعدوں سے منحرف ہونے کا الزام لگایا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں بقائی نے کہا کہ ٹرمپ کی جانب سے اسلام آباد مفاہمت کی یادداشت کو وقت کا ضیاع قرار دیے جانے کی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ واشنگٹن سفارتی وعدوں کا احترام نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا واشنگٹن کا وعدوں سے منحرف ہونے اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو جب بھی اپنے لیے ناموافق سمجھے، ناقابل اعتبار سمجھ کر ترک کر دینے کا ایک طویل ریکارڈ ہے۔ بقائی نے یورپی ممالک کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا اور الزام لگایا کہ وہ واشنگٹن کو جواب دہی سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا وعدوں کی خلاف ورزی کو جواز فراہم نہیں کیا جاسکتا، بین الاقوامی قانون کا اطلاق منتخب طور پر نہیں کیا جا سکتا اور سیاسی بیان بازی واشنگٹن کو جواب دہی سے بری نہیں کرسکتی۔ روس۔ یوکرین تنازع پر بھی پیش رفت کا دعویٰ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ ان کی انتظامیہ روس اور یوکرین کے درمیان تنازع حل کرنے کی سمت پیش رفت کر رہی ہے اور جلد ہی ایک ملاقات کا انتظام کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا روس اور یوکرین کے معاملے میں ہم کافی پیش رفت کر رہے ہیں۔ بہت جلد ایک ملاقات طے کی جائے گی۔ امریکہ کی خاتون اول میلانیا ٹرمپ نے منگل کو کہا تھا کہ روس اور یوکرین کے درمیان جنگ بندی، مقررہ وقت سے دو دن پہلے، خیرسون خطے میں اولیشکی سے آگے ایک علاقے میں نافذ ہوگئی ہے۔

سعودی عرب پر حوثیوں کے پانچ بیلسٹک میزائل حملے ناکام

ریاض میں دھماکے، وزارتِ دفاع اور آئل ریفائنری کو نشانہ بنانے کا دعویٰ

سعودی حکام نے منگل کو کہا کہ فضائی دفاع نے ایران نواز حوثی باغیوں کی جانب سے داغے گئے پانچ بیلسٹک میزائل تباہ کر دیے۔ دو میزائل دارالحکومت ریاض اور تین ملک کے مشرقی خطے کی جانب داغے گئے تھے۔ عینی شاہدین کے مطابق، ریاض میں کم از کم چار دھماکے سنے گئے۔ اس سے پہلے دارالحکومت اور دیگر علاقوں کے لیے حملوں کے انتباہات جاری کیے گئے تھے، جو بعد میں واپس لے لیے گئے۔ منگل کی رات شہری دفاع نے جدہ اور ینبع کے علاقوں میں بھی الرٹ جاری کیے۔ سعودی شہری دفاع کے مطابق ریاض کی فضا میں تباہ کیے گئے دو میزائلوں کے ٹکڑے گرنے سے ایک عمارت، ایک زیر تعمیر مقام اور ایک گاڑی کو نقصان پہنچا۔ حوثیوں کے فوجی ترجمان بریگیڈیئر جنرل یحییٰ سریع نے ایکس پر دعویٰ کیا کہ ان کے ایک بیلسٹک میزائل نے ریاض میں سعودی وزارتِ دفاع کے مرکزی دفتر کو براہِ راست نشانہ بنایا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس اس دعوے کی تصدیق نہیں کر سکا۔ حوثیوں نے سعودی عرب کے مشرقی خطے میں راس تنورہ ایک آئل ریفائنری کو بھی بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا، تاہم اس کی بھی تصدیق نہیں ہوسکی اور سعودی عرب کی جانب سے بھی اس بابت کوئی تبصرہ سامنے نہیں آیا ہے۔ حوثیوں کے زیرانتظام وزارتِ صحت نے سعودی حمایت یافتہ یمنی حکومتی فورسز پر الزام لگایا کہ انہوں نے پیر کی رات تعز میں ایک پٹرول پمپ پر حملہ کیا، جس میں دو افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ وزارت کے ترجمان انیس الاصبحی نے حکومتی فورسز پر پٹرول پمپ کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا۔ یمنی فوج نے ایکس پر بتایا تھا کہ اس کی فورسز نے حوثیوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کیے ہیں۔ حوثیوں کے المسیرہ ٹی وی نے دو ہلاک شدگان اور ہسپتال میں زیرِ علاج زخمیوں کی تصاویر نشر کیں۔ چینل نے منگل کو حوثیوں کے زیر کنٹرول بندرگاہی شہر مخا اور آبنائے باب المندب کے قریب ذباب ضلع پر بھی حکومتی فضائی حملوں کی اطلاع دی۔ اے پی ان اطلاعات کی آزادانہ تصدیق نہیں کر سکا۔ حوثیوں نے کئی ہفتوں سے یمن کے تیسرے بڑے شہر تعز کا بڑی حد تک محاصرہ کر رکھا ہے اور حکومتی کنٹرول والے علاقوں سے رسد کے راستے منقطع کر دیے ہیں۔ تاہم، حکومتی فورسز مزاحمت کر رہی ہیں اور دونوں جانب لڑائی میں شدت آئی ہے۔

برازیل کی جانب سے پاسپورٹ منسوخ کیے جانے کے بعد فلیویو بولسونارو کے ٹھکانے کا پتہ نہیں

برازیلیا، 28 اکتوبر (یو این آئی) برازیل کے صدارتی انتخابات میں شکست کھانے والے امیدوار فلیویو بولسونارو کے ٹھکانے کے بارے میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ برازیل کی جانب سے ان کے پاسپورٹ منسوخ کیے جانے کے بعد ارجنٹینا کے حکام نے بتایا کہ وہ پہلے ان کے ملک میں داخل ہوئے اور پھر ایک نجی طیارے کے ذریعے ایکواڈور روانہ ہوئے۔ بعد میں طیارے کی منزل امریکہ کی جانب جاتی دکھائی دی۔ بی بی سی کو منگل کے روز اس سے قبل ذرائع نے بتایا تھا کہ بولسونارو امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ تاہم، ارجنٹینا کے امیگریشن حکام نے بعد میں کہا کہ وہ منگل کی رات دیر گئے اپنی اہلیہ اور دو بیٹیوں کے ساتھ برازیل کی زمینی سرحد عبور کر کے ارجنٹینا میں داخل ہوئے تھے۔ حکام نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ خاندان نے بائرس فلائی ایس اے (Baires Fly S.A.) کے زیر انتظام ایک نجی طیارے میں سفر کیا، جس کی منزل ایکواڈور کا شہر گوایاکل تھی۔ بی بی سی ویریفائی کی جانب سے پرواز سے متعلق اعداد و شمار کے تجزیے کے مطابق، ملکیت کی تفصیلات سے مطابقت رکھنے والا دو انجنوں کا گلف اسٹریم جیٹ بدھ کو گرین وچ معیاری وقت کے مطابق صبح 3 بج کر 18 منٹ پر برازیل اور ارجنٹینا کی سرحد کے قریب پورٹو ایگواسو سے روانہ ہوا اور صبح 8 بج کر 47 منٹ پر گوایاکل پہنچا۔ طیارہ وہاں سے صبح 9 بج کر 15 منٹ پر روانہ ہوا۔ اس کی اگلی منزل امریکی ریاست فلوریڈا کے شہر میامی کے قریب اوپا لاکا ایگزیکٹیو ایئرپورٹ درج تھی، جہاں اس کے دوپہر 1 بج کر 18 منٹ پر پہنچنے کا تخمینہ تھا۔ تاہم، یہ واضح نہیں ہوسکا کہ بولسونارو اور ان کے اہل خانہ اس طیارے میں سوار تھے یا نہیں۔ امریکی حکومت کے ایک سینئر عہدیدار نے منگل کو اس سے قبل تصدیق کی تھی کہ امریکی محکمہ خارجہ بولسونارو اور ان کے اہل خانہ کو ویزا جاری کرے گا اور درخواست کیے جانے پر انہیں ملک میں داخلے کی اجازت دے گا۔ یہ غیر یقینی صورت حال اس وقت پیدا ہوئی جب برازیل کی سپریم کورٹ نے مبینہ منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں بولسونارو کو اپنے پاسپورٹ جمع کرانے کا حکم دیا۔ ان الزامات کے سلسلے میں اب تک ان پر کوئی فرد جرم عائد نہیں کی گئی ہے اور وہ کسی بھی غلط کام میں ملوث ہونے کی تردید کرتے ہیں۔ عدالت نے 45 سالہ سینیٹر کو دستاویزات جمع کرانے کے لیے 24 گھنٹے کی مہلت دی تھی۔ بولسونارو نے کہا تھا کہ ان کا برازیل چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور وہ صدر لوئیز اناسیو لولا داسلوا کے خلاف حزب اختلاف کی قیادت کے لیے ملک میں ہی رہیں گے۔ لولا نے اتوار کو ہونے والے صدارتی انتخاب کے دوسرے مرحلے میں انہیں شکست دی تھی۔ منگل کو مقامی وقت کے مطابق دوپہر کے قریب مقررہ مدت ختم ہونے کے باوجود بولسونارو کے پاسپورٹ جمع نہ کرانے پر برازیلی حکام نے ان کے پاسپورٹ منسوخ کر دیے۔ ان کے وکلا نے بی بی سی برازیل کو بتایا کہ انہیں بولسونارو کے ٹھکانے کے بارے میں بالکل کوئی معلومات نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا اور اب بھی ہمیں نہیں پتا کہ کیا ہوا ہے۔ برازیل کی پولیس کے ایک ذریعے نے بتایا کہ وفاقی حکام اس بات کا پتہ لگانے کے لیے سرحدی آمد و رفت کے ریکارڈ کی جانچ کر رہے تھے کہ آیا بولسونارو ارجنٹینا گئے ہیں۔ ارجنٹینا کے حکام نے ابتدا میں بی بی سی کو بتایا تھا کہ ان کے پاس سینیٹر کی ملک میں آمد کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ سینیٹر ہونے کے ناطے بولسونارو کے پاس سرکاری اور ذاتی دونوں طرح کے پاسپورٹ ہیں۔ اطالوی پارلیمنٹ کی ایک دستاویز سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ انہیں 2023 سے اطالوی شہریت حاصل ہے۔ تاہم، مرکوسر (Mercosur) کے معاہدوں کے تحت برازیل اور ارجنٹینا کے شہری ایک درست قومی شناختی کارڈ کے ذریعے بھی دونوں ملکوں کے درمیان سفر کرسکتے ہیں، اس لیے سرحد عبور کرنے کے لیے پاسپورٹ لازمی نہیں تھا۔

امریکہ کی آسیان کے ساتھ نئے دفاعی تعاون کے لائحہ عمل کی تجویز

امریکی وزیرِ دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے بدھ کو امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم آسیان، کے درمیان دفاعی تعاون کے ایک نئے لائحہ عمل کی تجویز پیش کی۔ اس کا مقصد انڈو پیسیفک کے خطے میں سلامتی کے چیلنجوں کے پیشِ نظر فوجی تعلقات مضبوط بنانا ہے۔ فلپائن کے شہر سیبو میں آسیان کے وزرائے دفاع اور ان کے بین الاقوامی شراکت داروں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہیگسیتھ نے علاقائی سلامتی کے بارے میں واشنگٹن کے طرز عمل کو ''مضبوط، خاموش اور واضح'' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ طرزِ عمل اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ جبر اور جارحیت کو روک سکے، اتنا خاموش کہ غیر ضروری کشیدگی یا عوامی سطح پر دکھاوے سے بچا جاسکے اور اتنا واضح کہ دوست، شراکت دار اور ممکنہ حریف بخوبی جان سکیں کہ امریکہ کہاں کھڑا ہے۔ ہیگسیتھ نے مزید کہا کہ امریکہ اپنے مفادات کے ساتھ اپنے اتحادیوں اور شراکت داروں کے مفادات کا بھی دفاع کرے گا۔ ان کے مطابق آئندہ برس امریکہ اور آسیان کے باضابطہ تعلقات کی پچاسویں سالگرہ منائی جائے گی۔ انہوں نے کہا، ''اس اہم سنگ میل کی مناسبت سے ہم تجویز دیتے ہیں کہ دفاعی تعاون کے لیے امریکہ اور آسیان کا ایک عملی لائحہ عمل مل کر تیار کیا جائے، جو آئندہ کئی برسوں میں ہمارے تعاون کی رہنمائی کرے۔'' تجویز کی تفصیلات پر آئندہ برس، جب آسیان کی باری باری منتقل ہونے والی صدارت فلپائن سے سنگاپور کے پاس جائے گی، بات چیت متوقع ہے۔ ہیگسیتھ نے کہا کہ امریکی حکمت عملی ''طاقت برائے امن'' کے اصول پر مبنی ہے۔ انہوں نے سمندری سلامتی، بحری تعاون اور مشترکہ فوجی کارروائیوں کو تعاون کے اہم شعبے قرار دیا۔ انہوں نے کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کی سرحد پر جنگ بندی برقرار رکھنے میں آسیان کے کردار کو بھی سراہا اور اسے مؤثر علاقائی تعاون کی مثال قرار دیا۔ فلپائن کے وزیرِ دفاع گلبرٹو تیوڈورو جونیئر نے خطے میں امریکہ کی مسلسل دلچسپی کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا، ''ہم آسیان کے دفاعی اداروں کے ساتھ امریکہ کے مسلسل روابط کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ جنوب مشرقی ایشیا اور وسیع تر انڈو پیسیفک خطے میں امن و استحکام کے لیے مضبوط امریکی موجودگی ضروری ہے۔''

بلغراد میں اسرائیلی سفارت خانے پر تعینات پولیس اہلکار پر حملہ، سربیا میں دہشت گردی الرٹ

سربیا نے دارالحکومت بلغراد میں اسرائیلی سفارت خانے کی حفاظت پر تعینات پولیس اہلکار پر چاقو سے حملے کے بعد دہشت گردی سے متعلق ہائی الرٹ جاری کر دیا ہے۔ وزیرِ داخلہ ایویتسا داچچ کے مطابق، بدھ کی علی الصبح ہونے والے حملے میں ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا، جبکہ اس کی جوابی فائرنگ سے حملہ آور ہلاک ہوگیا۔ داچچ نے سرکاری نشریاتی ادارے آر ٹی ایس کو بتایا کہ واقعہ گزشتہ شب پیش آیا۔ انہوں نے اسے دہشت گردی کی کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکام تحقیقات کر رہے ہیں۔ وزیرِ داخلہ کے مطابق، پولیس اہلکار نے اپنے دفاع میں فائرنگ کی۔ داچچ نے بتایا کہ حملہ آور مغربی شہر شاباتس سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان سرب شہری تھا، جسے حکام دہشت گرد تنظیم داعش کے حامی کے طور پر جانتے تھے۔ ان کے مطابق، حملہ آور نے ہلاک ہونے سے پہلے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بھی لگایا۔ اسرائیلی وزارت خارجہ نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے اسے دہشت گردانہ حملے کی کوشش قرار دیا۔ وزارت کے مطابق، اس واقعے میں سفارت خانے کا کوئی ملازم زخمی نہیں ہوا اور حملے کے وقت سفارتی مشن بند تھا۔ جون 2024 میں بھی بلغراد میں اسرائیلی سفارت خانے کے باہر ایک سرب شہری نے، جس نے اسلام قبول کیا تھا، ایک سرب پولیس اہلکار کو ایک کمان دار تیر نما ہتھیار سے نشانہ بنایا تھا۔ اس واقعے میں بھی پولیس اہلکار کی جوابی فائرنگ سے حملہ آور ہلاک ہوگیا تھا۔

پینٹاگون کا پیٹریاٹ میزائلوں کی دیکھ بھال کے مرکز کے لیے پولینڈ کا انتخاب

واشنگٹن، 28 اکتوبر (یو این آئی) امریکہ نے لاک ہیڈ مارٹن کے پیٹریاٹ ایڈوانسڈ کیپیبلٹی-3 (پی اے سی-3) انٹرسیپٹر میزائلوں کی دیکھ بھال کے مرکز کے قیام کے لیے پولینڈ کا انتخاب کیا ہے۔ پینٹاگون نے یہ اطلاع دی۔ پینٹاگون کے ایک بیان کے مطابق، اس مرکز میں پی اے سی-3 میزائلوں کی دیکھ بھال، مرمت اور مکمل تکنیکی جانچ و بحالی کی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ اس سے میزائلوں کی عملی تیاری بہتر بنانے اور اتحادی ممالک کی فضائی و میزائل دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے میں مدد ملے گی۔ بیان میں کہا گیا نیٹو کے مشرقی محاذ پر اس اہم صلاحیت کو قائم کرنے کے لیے قومی وسائل کی سرمایہ کاری کر کے اتحادی ممالک واضح پیغام دے رہے ہیں کہ اتحاد متحد ہے، دفاعی بازدارندگی کے معاملے میں سنجیدہ ہے اور اپنے وعدوں کو عملی اقدامات کے ذریعے پورا کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس منصوبے کا اعلان نیٹو کے قومی ڈائریکٹرز برائے اسلحہ سازی کی کانفرنس کے اجلاس کے موقع پر کیا گیا۔ اس میں لاک ہیڈ مارٹن اور یورپی اتحادی ممالک کے ساتھ رابطہ کاری بھی شامل ہے۔ امریکی محکمہ جنگ کے انڈر سکریٹری برائے حصول و دیکھ بھال مائیکل پی ڈفی نے کہا، جنگی محاذ پر تعینات فوجیوں کو کسی بھی وقت اور کہیں بھی ضروری ساز و سامان فراہم کرنا ہی ہمارے مخالفین کو باز رکھنے اور اجتماعی دفاع کو مضبوط بنانے کا طریقہ ہے۔

تعلیم کے معیار اور اساتذہ کی تربیت پر گورنر کا زور

مادری زبان، ہنرمندی اور بچوں کی ابتدائی تعلیم کو ترجیح دینے کی ہدایت

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے آج نیشنل ٹیچر ایجوکیشن کونسل، وزارتِ تعلیم، حکومتِ ہند اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی، آگرہ کے مشترکہ زیرِ اہتمام ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی، آگرہ میں منعقدہ دو روزہ نارتھ ریجنل نیشنل کانکلیو 2026 کے اختتامی اجلاس سے خطاب کیا۔ گورنر نے کہا کہ دو دن تک جاری رہے علم و مکالمہ، غور و فکر اور فکری منتھن نے ایک بار پھر ثابت کیا ہے کہ تعلیم صرف علم حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ ملک کے مستقبل کی تعمیر کی سب سے مضبوط بنیاد ہے۔ اس بنیاد کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری اساتذہ اور ٹیچر ایجوکیشن اداروں پر ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ کانکلیو میں ہونے والی گفتگو سے ٹیچر ایجوکیشن کے شعبے میں نئے خیالات، اختراعات اور بامعنی شراکت داریوں کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ کانکلیو میں قومی تعلیمی پالیسی 2020، نیشنل ٹیچر ایجوکیشن کونسل کا کردار، نیشنل مینٹورنگ مشن، نیشنل پروفیشنل اسٹینڈرڈز فار ٹیچرز، تدریس، تحقیق و تشخیص کے لیے رہنمائی کی پہل 'متر' اور جامع تدریس و اخلاقی دیانت داری کے معیارات کی پیشہ ورانہ پابندی سے متعلق 'پنشٹی' جیسے اہم موضوعات پر بامعنی گفتگو ہوئی۔ مختلف ریاستوں سے آئے ماہرینِ تعلیم اور ماہرین کی شرکت نے ان مباحث کو وسیع نقطۂ نظر اور نئی سمت فراہم کی۔ گورنر نے کہا کہ ہندوستان کی روح علم میں بستی ہے اور ہندوستانی ثقافت کی روح استاد میں منعکس ہوتی ہے۔ ہندوستان قدیم زمانے سے علم، فکر، فلسفہ اور روحانی شعور کی سرزمین رہا ہے۔ ہماری گرو-ششیہ روایت صرف تعلیم فراہم کرنے کا نظام نہیں تھی، بلکہ زندگی کو سمجھنے، اقدار کو اپنانے اور بہترین شہری بنانے کی ریاضت تھی۔ انہوں نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 ہندوستانی تعلیمی نظام میں تبدیلی کی ایک دوراندیش پہل ہے۔ یہ تعلیم کو ہمہ گیر، کثیرالموضوعاتی، ہنر پر مبنی، اختراع پر مبنی اور طلبہ مرکوز بنانے کی راہ ہموار کرتی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں کم از کم پانچویں جماعت تک اور ترجیحاً آٹھویں جماعت اور اس کے بعد تک مادری زبان، مقامی زبان یا علاقائی زبان کو ذریعۂ تعلیم کے طور پر ترجیح دینے کی بات کہی گئی ہے۔ اس سے بچوں کو اپنی مانوس زبان میں تصورات سمجھنے، سوال پوچھنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اسکولوں اور آنگن باڑی مراکز میں مادری زبان پر مبنی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے۔ بچوں کو ان کی مانوس زبان میں سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ جن بھون میں قائم آدرش سیکنڈری اسکول میں مادری زبان کے ذریعے تعلیم دینے کے ساتھ انگریزی بھی سکھائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو کس عمر سے انگریزی سکھانا شروع کیا جائے، اس موضوع پر بھی تعلیمی نقطۂ نظر سے غور کرکے مناسب عمر کا تعین کیا جانا چاہیے۔ گورنر نے واضح کیا کہ مادری زبان کو اہمیت دینے کا مطلب دوسری زبانوں سے دوری اختیار کرنا نہیں ہے۔ مادری زبان میں مضبوط بنیاد تیار کرتے ہوئے بچوں کو دیگر ہندوستانی اور غیر ملکی زبانیں سیکھنے کے مواقع بھی فراہم کیے جانے چاہئیں۔ گورنر نے کہا کہ صرف نظریاتی علم تک محدود تعلیم کے بجائے ہنر پر مبنی، عملی اور روزگار پر مبنی تعلیم کو فروغ دینا ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مقامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہنرمند اور روزگار پر مبنی تعلیم پر زور دیا جارہا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں چھٹی جماعت سے پیشہ ورانہ تعلیم، کام کے تجربے اور عملی تربیت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اتر پردیش میں دفاعی پیداوار کے امکانات کا ذکر کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ ریاست میں ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور کے تحت برہموس میزائل سمیت جدید ترین دفاعی سازوسامان کی تیاری کی سمت میں اہم کام ہو رہا ہے۔ لکھنؤ، کانپور، جھانسی، علی گڑھ، چترکوٹ اور آگرہ سمیت چھ نوڈ کے ذریعے اتر پردیش کو دفاعی پیداوار اور جدید ٹیکنالوجی کے بڑے مرکز کے طور پر ترقی دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ گورنر نے ہدایت دی کہ یونیورسٹیاں اس شعبے کے امکانات پر تحقیق کریں، دفاعی پیداوار اور متعلقہ ٹیکنالوجی سے متعلق موزوں نصاب تیار کریں اور طلبہ کو ان شعبوں کی معلومات فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں کو ریاست کی صنعتی ضروریات اور مستقبل کے امکانات سے جوڑنا وقت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ریاست کے طالب علم کو دوسری ریاست میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے یا روزگار کے لیے درخواست دینے پر ڈگری کی منظوری کے سلسلے میں غیر یقینی صورتحال کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔ ڈگری کی مدت، مضمون، کریڈٹ اور تعلیمی نتائج کی بنیاد پر واضح معیار مقرر کیے جانے چاہئیں، تاکہ تعلیمی تنوع طلبہ کے لیے رکاوٹ کے بجائے موقع بنے۔ گورنر نے بتایا کہ اتر پردیش میں اساتذہ کی تقرری کو شفاف اور اہلیت پر مبنی بنانے کے لیے ضوابط مقرر کیے گئے ہیں اور ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم کی ترقی میں ان کے حقیقی کام اور کامیابیوں کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ اس میں ان کے تحقیقی کام، فعال اور مؤثر مفاہمت ناموں، ان کے ذریعے حاصل نتائج، شائع شدہ کتابوں، تحقیقی مقالوں، اضافی تعلیمی سرگرمیوں اور ادارے کی ترقی میں ان کے تعاون کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ صرف مفاہمت ناموں کی تعداد کافی نہیں ہے، بلکہ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ان سے کیا فائدہ ہوا، کتنی تحقیق کامیاب ہوئی اور معاشرے و طلبہ کو اس سے کتنا فائدہ پہنچا۔ ترقی کے عمل میں ان کامیابیوں کو مناسب اہمیت دی جانی چاہیے۔ انہوں نے تعلیمی دنیا میں پاکیزہ کردار، شفافیت اور اخلاقیات کو انتہائی ضروری قرار دیا۔ گورنر نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں اساتذہ کی تقرری، بھرتی اور ترقی کو شفاف اور اہلیت پر مبنی بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ اساتذہ کی کارکردگی، تدریس کے معیار اور مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کو اہمیت دی جانی چاہیے۔

جیور کے قریب سنگاپور سٹی بسانے کی تجویز

سنگاپور کی کمپنیاں اتر پردیش میں سرمایہ کاری کریں گی، سی ایم یوگی کی بزنس فیڈریشن کے وفد کے ساتھ میٹنگ

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کے روز سنگاپور بزنس فیڈریشن کے 14 رکنی اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ میٹنگ کرکے اتر پردیش میں سرمایہ کاری کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس دوران لاجسٹکس، سیمی کنڈکٹر، ڈیٹا سینٹر، گرین انرجی، فوڈ پروسیسنگ اور سیاحت سمیت مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری پر اتفاقِ رائے قائم کرنے کی سمت میں اقدامات کیے گئے۔ وزیر اعلیٰ نے جیور میں واقع نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب سنگاپور سٹی اور ہائی ٹیک انڈسٹریل ٹاؤن شپ تیار کرنے کی تجویز رکھی۔ یوگی نے کہا کہ سنگاپور کی ٹیکنالوجی اور اتر پردیش کی صنعتی صلاحیت مل کر ترقی کے نئے مواقع پیدا کرسکتی ہیں۔ حکومت سرمایہ کاری کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے اور پیداوار شروع کرانے کے لیے سرمایہ کاروں کو ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی۔ چیف منسٹر نے بتایا کہ ریاست میں 75 ہزار ایکڑ سے زیادہ کا لینڈ بینک (زمین) دستیاب ہے اور 27 مربوط مینوفیکچرنگ اور لاجسٹکس کلسٹر تیار کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی کل موبائل پیداوار کا تقریباً 55 فیصد اور الیکٹرانک پرزوں کی 60 فیصد مینوفیکچرنگ اتر پردیش میں ہورہی ہے۔ میٹنگ کے دوران چیف منسٹر نے یمنا ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے علاقے میں 775 کروڑ روپے کی لاگت سے یونیورسل پیکجنگ ہب قائم کرنے کے لیے گریٹر ناسک انفریکان پرائیویٹ لمیٹڈ کو اہلیت کا سرٹیفکیٹ سونپا۔ اس منصوبے کے لیے 50 ایکڑ زمین مختص کی گئی ہے اور اس سے 880,1 راست روزگار کے مواقع پیدا ہونے کا تخمینہ ہے۔ اس کے علاوہ ایگری کارپ انٹرنیشنل کے ساتھ سویا اور چنا پروٹین پروڈکشن یونٹ قائم کرنے اور بلیو پلینیٹ انوائرنمنٹل سلوشنز کے ساتھ کچرا پروسیسنگ کے منصوبوں کے لیے ایم او یو کا تبادلہ کیا گیا۔ بلیو پلینیٹ کے منصوبوں میں 250 سے 350 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا تخمینہ ہے۔ سنگاپور بزنس فیڈریشن کے چیئرمین مارک لی کی قیادت میں آئے وفد نے ریاست کی صنعتی پالیسیوں، ایکسپریس وے نیٹ ورک اور سرمایہ کاری کے سازگار ماحول کی تعریف کی۔ چیف منسٹر نے فروری 2026 کے اپنے دورۂ سنگاپور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس دوران تقریباً 60 ہزار کروڑ روپے کے سرمایہ کاری کے معاہدوں پر اتفاق ہوا تھا۔ حکومت اب ان تجاویز کو زمین پر اتارنے پر زور دے رہی ہے۔ شراکت داری کو ٹھوس نتائج تک پہنچانے کے لیے، وزیر اعلیٰ نے چھ اہم ترجیحی شعبوں پر خصوصی زور دیا: جیور، ایکسپریس ویز، اور فریٹ کوریڈورز کے ذریعے ملٹی موڈل لاجسٹکس اور گودام کی ترقی، ہائی ٹیک مینوفیکچرنگ جیسے سیمی کنڈکٹر فیب یونٹس اور الیکٹرانکس، ڈیٹا سینٹرز، کلاؤڈ سرورز، اور آرٹیفیشل، گرین ٹیکنالوجی میں مصنوعی ذہانت۔ ہائیڈروجن، فضلہ کا انتظام، اور پانی کی ری سائیکلنگ۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ملک کی کل موبائل فون کی پیداوار کا تقریباً 55 فیصد اور الیکٹرانک اجزاء کا 60 فیصد حصہ اتر پردیش کا ہے۔ ریاست کی زرعی صلاحیت کا تذکرہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ملک کی 'فوڈ باسکٹ' کے طور پر اتر پردیش کا تعاون اہم ہے۔ ریاست کی 21 فیصد غذائی اجناس کی پیداوار اور سنگاپور کے اعلا معیاری فوڈ پیکجنگ اور ایکسپورٹ ماڈل کے درمیان شراکت داری کے بے پناہ امکانات ہیں۔

بھاجپا کے امیش دویدی نے لگاتار تیسری بار لہرایا پرچم

سپا کے کانتی سنگھ پانچویں راؤنڈ میں 10,385 ووٹوں سے آگے

لکھنؤ: 28 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش قانون ساز کونسل کی 11 سیٹوں کے لیے گنتی جاری ہے۔ لکھنؤ ٹیچرس بلاک میں بی جے پی امیدوار امیش دویدی نے مسلسل تیسری بار کامیابی حاصل کی ہے۔ دریں اثنا لکھنؤ گریجویٹس بلاک حلقہ میں گنتی کے پانچویں دور کے بعد، ایس پی امیدوار کانتی سنگھ نے بی جے پی امیدوار اونیش کمار سنگھ پر 385,10 ووٹوں کی برتری حاصل کی ہے۔ پانچویں راؤنڈ تک کانتی سنگھ کو کل 228,32 ووٹ ملے ہیں، جبکہ بی جے پی امیدوار اونیش کمار سنگھ کو 843,21 ووٹ ملے ہیں۔ دونوں امیدواروں کے ووٹوں کا فرق 10 ہزار سے زائد ہوگیا ہے۔ گنتی کے دوران امیدوار اور ان کے حامی راؤنڈ بائی راؤنڈ کے نتائج پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ گریجویٹ حلقے کے لیے ووٹوں کی گنتی کے مزید اعداد و شمار اور حتمی نتائج کا انتظار ہے۔ لکھنؤ ڈویژن کے گریجویٹ حلقہ کے لئے گنتی کے پانچویں دور میں، ایس پی امیدوار کانتی سنگھ نے بی جے پی امیدوار اونیش کمار سنگھ پر 385,10 ووٹوں کی برتری برقرار رکھی ہے۔ پانچویں راؤنڈ تک کانتی سنگھ کو 228,32 ووٹ ملے، جب کہ بی جے پی امیدوار اونیش کمار سنگھ کو 843,21 ووٹ ملے۔ گنتی کے اس مرحلے میں دونوں سرکردہ امیدواروں کے ووٹوں کا فرق 000,10 سے زیادہ ہوگیا ہے۔ گریجویٹ حلقے کے لیے ووٹوں کی گنتی کے دوران امیدوار اور ان کے حامی راؤنڈ بائی راؤنڈ کے نتائج پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ووٹوں کی گنتی کے مزید اعداد و شمار کا انتظار ہے۔

سنبھل میں گنگا ایکسپریس وے پر بس پلٹی، 20 سے 25 مسافر زخمی

سنبھل: 28 اکتوبر (پی این ایس) سنبھل میں گنگا ایکسپریس وے پر کریم پور گاؤں کی حدود کے قریب ایک بس غیر متوقع طور پر پلٹ گئی۔ 20 سے 25 افراد زخمی ہوئے۔ تمام زخمیوں کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مسافروں کا کہنا ہے کہ ڈرائیور نشے کی حالت میں تھا۔ کٹنی سے اندور جانے والی مسافر بس سیھورا گاؤں کے قریب پلٹ گئی۔ روڈویز کی بس موت کا آلہ بن گئی، پانچ کلومیٹر تک تیز رفتاری سڑک پر چیخیں اور افراتفری پھیل جاتی ہے۔

معمر نوحہ خواں نسیم اختر ''منیب جی'' کا انتقال

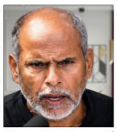

مبارکپور، 28 / اکتوبر 2026ء: انجمن انصارِ حسینی قدیم (رجسٹرڈ) مبارکپور کے بزرگ و فعال رکن اور کہنہ مشق نوحہ خواں جناب نسیم اختر المعروف ''منیب جی'' کا کل شب اچانک انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقالِ پرملال سے علمی، ادبی اور عزاداری کے حلقوں میں گہرے رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ شاعرِ اہلِ بیتؑ فضل علی جاوید نے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی نوحہ خوانی کا انداز یگانہ تھا۔ انہوں نے ہمیشہ خلوصِ دل اور پاکیزہ نیت کے ساتھ نوحہ خوانی کی۔ ان کے نوحے ہمیشہ عزاداروں کے دلوں پر راج کرتے رہیں گے۔ مرحوم اپنے منفرد اندازِ نوحہ خوانی کے ذریعہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ مولانا محمد رضا ایلیا مبارکپوری نے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم پوری زندگی حضرت امام حسین علیہ السلام کے ذکر اور شعائرِ حسینی کی ترویج و اشاعت میں سرگرم رہے۔ پردرد اور لحنِ حزین میں کربلا کے شہیدوں کی یاد میں اور والہانہ جذبۂ حسینی کے تحت جھوم جھوم کر نوحہ خوانی کرنے والے اس نوحہ خواں کی آواز کا سوز اور اندازِ نوحہ خوانی سننے والوں کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑتا تھا۔ انجمن انصارِ حسینی قدیم (رجسٹرڈ) کے جنرل سکریٹری جناب فیض الحسن نے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم نے عزاداری کے فروغ کے تئیں سبھی چھوٹے بڑے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی مسحورکن آواز میں نوحہ خوانی کے ذریعے دلوں پر حکومت کی۔ مبارکپور کی عالمی شہرت یافتہ شب بیداریوں میں صفِ اول میں نوحہ خوانی کی۔ ان کے انتقال سے نوحہ خوانی کی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے، اس کا پر کرنا مشکل ہے۔

روضۂ کاظمین میں آج سے پانچ مجالس

لکھنؤ۔ حضرت فاطمہ زہرا (س) کی شہادت کی یاد میں روضۂ کاظمین میں جمعرات (29 اکتوبر) سے 2 نومبر تک پانچ روزہ مجالس کا انعقاد رات 9 بجے کیا جائے گا۔ پہلی مجلس سے مولانا عباس مہدی خان، دوسری مجلس سے مولانا دانش زیدی، تیسری مجلس سے مولانا ابو طالب مہدی، جبکہ چوتھی اور پانچویں مجلس سے مولانا محمد عسکری خطاب کریں گے۔ مجالس کا انعقاد نیشنل حسینی کانفرنس نے کیا ہے۔

امام باڑہ پنجتنی میں آج سے چار مجالس

لکھنؤ۔ حضرت فاطمہ زہرا (س) کی شہادت کی یاد میں امام باڑہ پنجتنی میں جمعرات (29 اکتوبر) سے یکم نومبر تک چار روزہ مجالس کا انعقاد رات 8 بجے کیا جائے گا۔ ان مجالس سے آیت اللہ سید منتظر مہدی رضوی خطاب کریں گے۔ مجالس کا انعقاد پیغامِ حسینی فیڈریشن آف انڈیا نے کیا ہے۔ سرخی میں مقام اور مدت واضح کریں خبر کو مزید صحافتی انداز دیں تاریخ اور وقت نمایاں کریں۔

وارانسی بلاک ٹیچرس الیکشن؛

پی ایم مودی کے حلقے سے بھاجپا کو لگا زبردست جھٹکا

سپا امیدوار لال بہاری یادو کی شاندار جیت

وارانسی: 28 اکتوبر (پی این ایس) وارانسی بلاک ٹیچرس حلقہ کے نتائج کافی حیران کن تھے۔ پی ایم مودی کے حلقے میں ایس پی امیدوار اور ٹیچر لیڈر لال بہاری یادو نے بی جے پی امیدوار پرمود مشرا کو شکست دی۔ اسے بی جے پی کے لیے بڑا جھٹکا سمجھا جارہا ہے۔ نتائج کے بعد لال بہاری یادو نے کہا کہ یہ جیت اساتذہ کے غصے اور ایس پی پر اعتماد کا نتیجہ ہے۔ لال بہاری یادو کو ٹیچروں کی سیاست سے جڑا لیڈر مانا جاتا ہے۔ انہوں نے فنڈز سے محروم ٹیچروں کے لیے جدوجہد کی اور قانون ساز کونسل میں قائد حزب اختلاف بن گئے۔ وہ ایس پی کے قومی صدر اکھلیش یادو کے قریبی مانے جاتے ہیں۔ اس کا تعلق ترون علاقے کے وشن پور گاؤں سے ہے۔ وہ یکم جولائی 1960 کو پیدا ہوئے، انہوں نے بی اے اور بی ایڈ کی ڈگری حاصل کی اور بعد ازاں تعلیم کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ وہ تدریسی برادری سے متعلق مسائل میں سرگرم عمل رہے ہیں۔ لال بہاری یادو نے اعظم گڑھ کلکٹریٹ میں قانون کی پریکٹس بھی کی۔ اساتذہ کی تحریک میں سرگرم ہونے کے بعد، انہوں نے وارانسی بلاک ٹیچرس حلقہ سے انتخابی سیاست میں قدم رکھا۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی کے امیدوار کے طور پر 2020 کے قانون ساز کونسل کے انتخابات میں حصہ لیا اور جیت کر پہلے ایم ایل سی بنے۔ ان کی جیت کو اساتذہ کی سیاست میں ایک اہم کارنامہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے بعد، 2022 میں، سماج وادی پارٹی نے انہیں پہلی بار اتر پردیش قانون ساز کونسل میں اپوزیشن کا لیڈر مقرر کیا۔ تاہم ایوان میں مطلوبہ تعداد کی کمی کی وجہ سے یہ عہدہ ختم کردیا گیا۔ جولائی 2024 میں، جب کونسل میں سماج وادی پارٹی کی تعداد میں اضافہ ہوا، تو انہوں نے دوبارہ اپوزیشن لیڈر کے طور پر کام کیا۔ فی الحال، وہ وارانسی ڈویژن کے لیے ٹیچر ایم ایل سی منتخب ہوئے ہیں۔

امریکی وسط مدتی انتخابات کے نتائج بھارت کی تجارت پر اثر انداز ہوں گے

اتر پردیش کی قالین، پیتل اور چمڑے کی صنعتوں کا مستقبل تجارتی پالیسیوں سے وابستہ

نئی دہلی / لکھنؤ: امریکہ میں 3 نومبر کو ہونے والے وسط مدتی انتخابات صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی پالیسیوں اور بھارت-امریکہ تجارتی تعلقات کی سمت پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ ان انتخابات میں ایوانِ نمائندگان کی تمام 435 نشستوں اور سینیٹ کی 100 میں سے 35 نشستوں پر ووٹنگ ہوگی۔ نتائج سے ٹرمپ کی داخلی سیاسی پوزیشن کے ساتھ بھارتی برآمدکنندگان اور اتر پردیش کی روایتی صنعتیں بھی متاثر ہوسکتی ہیں۔ وسط مدتی انتخابات کو صدر کی کارکردگی پر عوامی ردعمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مہنگائی، پیٹرول کی بڑھتی قیمتوں اور ٹرمپ کی مقبولیت میں کمی ریپبلکن پارٹی کے لیے چیلنج بن سکتی ہے۔ اگر ڈیموکریٹک پارٹی ایوانِ نمائندگان یا سینیٹ میں اکثریت حاصل کرتی ہے تو ٹرمپ انتظامیہ کو پالیسیوں اور سرکاری فیصلوں پر پارلیمانی نگرانی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ تاہم، ڈیموکریٹس کی کامیابی سے بھارت پر عائد درآمدی ڈیوٹی خودبخود ختم نہیں ہوگی، کیونکہ امریکی صدر کو تجارتی معاملات میں وسیع انتظامی اختیارات حاصل ہیں۔ بھارت کے لیے اہم مسائل میں درآمدی ڈیوٹی، بھارتی پیشہ ور افراد کے ورک ویزا سے متعلق سخت قوانین اور روس سے خام تیل کی خریداری پر امریکی دباؤ شامل ہیں۔ انتخابات کے بعد ان پالیسیوں میں فوری تبدیلی یقینی نہیں، کیونکہ امریکہ کی دونوں بڑی جماعتوں میں تحفظ پسندانہ اقتصادی پالیسیوں کی حمایت موجود ہے۔ اتر پردیش کی صنعتوں پر بھی امریکی پالیسیوں کے اثرات پڑ سکتے ہیں۔ ریاست کی کل برآمدات کا تقریباً 20 فیصد امریکہ جاتا ہے۔ بھدوہی اور مرزاپور کے قالین، مرادآباد کی پیتل کی مصنوعات اور کانپور و آگرہ کی چمڑے اور جوتوں کی صنعت امریکی منڈی پر انحصار کرتی ہے۔ اضافی درآمدی ڈیوٹی اور دیگر تجارتی پابندیاں ان مصنوعات کی مسابقتی صلاحیت کو متاثر کرسکتی ہیں، جس سے تاجروں اور مزدوروں کے روزگار پر اثر پڑنے کا خدشہ ہے۔ ماہرین کے مطابق، اتر پردیش کے برآمد کنندگان کے لیے فوری راحت سے زیادہ اہم بھارت اور امریکہ کے درمیان تجارتی مذاکرات اور ڈیوٹی سے متعلق فیصلے ہوں گے۔ اگر دونوں ممالک کے درمیان تجارتی معاہدے پر اتفاق ہوتا ہے تو برآمد کنندگان کو استحکام مل سکتا ہے، لیکن صرف امریکی پارلیمنٹ میں اقتدار کے توازن کی تبدیلی سے مسائل حل ہونے کی ضمانت نہیں۔ مجموعی طور پر امریکی وسط مدتی انتخابات کے بعد پالیسیوں میں بڑی تبدیلی کے بجائے ان کے نفاذ اور سیاسی طرزِ عمل میں تبدیلی کا امکان زیرِ بحث ہے۔ بھارت کو ویزا قوانین، درآمدی ڈیوٹی، روس سے تیل کی خریداری اور تجارتی مذاکرات کے معاملات میں طویل مدتی حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی۔ اتر پردیش کے قالین سازوں، پیتل کے کاریگروں اور دیگر برآمد کنندگان کا مستقبل بڑی حد تک بھارت-امریکہ تجارتی تعلقات میں استحکام پر منحصر ہوگا۔

لکھنؤ کی تاریخی عمارتوں اور امام باڑوں کی خستہ حالی پر تشویش

اہلِ بیت یوتھ کونسل کا اے ایس آئی سے فوری مرمت اور تحفظ کا مطالبہ

لکھنؤ، 28 اکتوبر۔ اہلِ بیت یوتھ کونسل (AYC) کے ایک وفد نے محکمۂ آثارِ قدیمہ ہند (ASI)، لکھنؤ سرکل کے افسران کو میمورنڈم پیش کرتے ہوئے لکھنؤ کی تاریخی عمارتوں اور امام باڑوں کی خستہ حالی پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ میمورنڈم کے ذریعے اے وائی سی نے مطالبہ کیا کہ لکھنؤ کی تمام تاریخی عمارتوں اور امام باڑوں کا فوری معائنہ کرایا جائے۔ خستہ حال عمارتوں، گنبدوں اور میناروں کی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لے کر ضروری مرمت اور حفاظتی انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی مرمت کے کاموں میں استعمال ہونے والے تعمیراتی مواد کی تفصیلات بھی عوام کے سامنے پیش کی جائیں، تاکہ تاریخی ورثے کے تحفظ کے کاموں میں شفافیت برقرار رہے۔ کونسل نے حال ہی میں دیوانت الدولہ کربلا کی مینار گرنے اور چند ماہ قبل ست کھنڈا چوکی کے قریب دوسرے پھاٹک کے گنبد سے پتھر سڑک پر گرنے کے واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایسے واقعات تاریخی عمارتوں کی حفاظت کے انتظامات پر سنگین سوالات کھڑے کرتے ہیں۔ یہ اللہ کا شکر ہے کہ ان واقعات میں کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی لیکن مستقبل میں کسی بڑے حادثے سے بچنے کے لیے بروقت ٹھوس اقدامات کرنا بے حد ضروری ہے۔ اہلِ بیت یوتھ کونسل نے اے ایس آئی سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر تاریخی عمارتوں کا معائنہ کرایا جائے، خستہ حال حصوں کی مرمت کی جائے اور حفاظتی انتظامات کو مضبوط بنایا جائے، تاکہ کسی بھی ممکنہ حادثے سے بچا جا سکے۔ کونسل نے کہا کہ لکھنؤ کی تاریخی عمارتیں ہماری مشترکہ تہذیبی اور تاریخی میراث ہیں۔ ان کی حفاظت اور آنے والی نسلوں کے لیے انہیں محفوظ رکھنا متعلقہ محکموں کی اہم ذمہ داری ہے۔ ان تاریخی مقامات کی حفاظت میں کسی بھی قسم کی لاپروائی ناقابلِ قبول ہے۔ اہلِ بیت یوتھ کونسل نے واضح کیا کہ تاریخی ورثے کے تحفظ، امام باڑوں کی حفاظت اور عوام کی سلامتی کے لیے تنظیم مسلسل اپنی آواز بلند کرتی رہے گی۔ اگر بروقت ضروری کارروائی نہیں کی گئی تو تنظیم جمہوری طریقے سے اپنی آواز مزید مؤثر انداز میں اٹھانے کے لیے مجبور ہوگی۔

بیوی کا پہلا کرواچوتھ منانے گھر لوٹ رہے نوجوان کی سڑک حادثے میں موت

فرخ آباد، 28 اکتوبر (یواین آئی) اتر پردیش کے فرخ آباد ضلع کے قائم گنج کوتوالی علاقے میں بدھ کو نامعلوم گاڑی کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار نوجوان کی موت ہوگئی، جبکہ اس کی بیوی اور ساس زخمی ہوگئیں۔ نوجوان اپنی بیوی کا پہلا کرواچوتھ منانے کے لیے گھر واپس لوٹ رہا تھا۔ پولیس ذرائع کے مطابق ایٹا ضلع کے دھمری تھانہ علاقے کے روپ دھنی گاؤں کے رہنے والے گورو (20) کی تقریباً پانچ، چھ ماہ قبل کاجل سے شادی ہوئی تھی۔ کچھ دن پہلے وہ اپنی سسرال کاس گنج ضلع کے پٹیالی تھانہ علاقے کے بھورا گاؤں گیا تھا۔ وہاں سے وہ اپنی بیوی اور ساس ارچنا عرف ننھی کے ساتھ فرخ آباد ضلع کے شمش آباد تھانہ علاقے کے راماپور جسو گاؤں میں واقع اپنی بیوی کی نانی کے گھر گیا تھا۔ ذرائع کے مطابق بدھ کو گورو اپنی بیوی اور ساس کے ساتھ موٹر سائیکل سے گھر واپس لوٹ رہا تھا۔ دوپہر کے بعد قائم گنج کوتوالی علاقے کے پپڑی گاؤں کے قریب ایک نامعلوم گاڑی نے ان کی موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی، جس سے تینوں سڑک پر گر کر زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو قائم گنج کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے گورو کو مردہ قرار دے دیا۔ اس کی بیوی اور ساس کو ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ پولیس نے لاش کا پنچنامہ بھر کر پوسٹ مارٹم کے لیے فتح گڑھ کے ضلع اسپتال بھیج دیا۔

پولیس ایتھلیٹکس کلسٹر مقابلے میں دو نئے ریکارڈ قائم

مینو ساہو اور آشش پال نے شاندار کارکردگی کے ساتھ تاریخ رقم کی، میرٹھ اور وارانسی زون کا دبدبہ

لکھنؤ: 35ویں واہنی پی اے سی، مہانگر میں جاری 74ویں اتر پردیش پولیس سالانہ ایتھلیٹکس کلسٹر مقابلہ 2026 کے دوسرے دن دو نئے ریکارڈ قائم ہوئے۔ خواتین کی 400 میٹر دوڑ میں لکھنؤ زون کی مینو ساہو نے 36.54 سیکنڈ میں فاصلہ طے کرکے نیا ریکارڈ بنایا، جبکہ مردوں کی 3000 میٹر اسٹیپل چیز میں پریاگ راج زون کے آشش پال نے 8 منٹ 14.44 سیکنڈ کا وقت نکال کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔ دوسرے دن کے مقابلوں میں میرٹھ اور وارانسی زون کے کھلاڑیوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ 400 میٹر دوڑ میں لکھنؤ زون کی مینو ساہو نے پہلا مقام حاصل کیا۔ میرٹھ زون کی یوگیش کماری دوسرے اور تینا تیسرے مقام پر رہیں۔ 30 کلومیٹر سائیکلنگ میں میرٹھ زون کی آرتی نے 50 منٹ 20.11 سیکنڈ میں فاصلہ طے کرکے طلائی تمغہ جیتا۔ گورکھپور کی مایاوتی دوسرے اور میرٹھ کی بلبل تیسرے مقام پر رہیں۔ 100 میٹر کاوٹی دوڑ میں میرٹھ کی انو نے پہلی، آگرہ کی سونیا چودھری نے دوسری اور لکھنؤ کی سنجو نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ٹرپل جمپ میں میرٹھ کی خوشبو ورما نے 95.11 میٹر کی چھلانگ لگا کر پہلا مقام حاصل کیا۔ ہیمر تھرو میں میرٹھ کی پریتی نے 56.56 میٹر کی تھرو کے ساتھ طلائی تمغہ جیتا، جبکہ وارانسی کی کومل مشرا نے 46.55 میٹر کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی۔ 3000 میٹر اسٹیپل چیز میں میرٹھ کی شیلی دھاما اول، کاجل شرما دوم اور لکھنؤ کی رکشا پریہار سوم رہیں۔ 3000 میٹر اسٹیپل چیز میں پریاگ راج زون کے آشش پال نے طلائی تمغہ جیتا۔ لکھنؤ زون کے وشال یادو دوسرے اور وارانسی زون کے راگھو تیسرے مقام پر رہے۔ 40 کلومیٹر سائیکلنگ میں میرٹھ زون کے کھلاڑیوں نے تینوں تمغے اپنے نام کیے۔

پریاگ راج میں تیز ہوا اور بارش کا الرٹ جاری

پریاگ راج، 28 اکتوبر (یواین آئی) خلیج بنگال میں بننے والے ہوا کے کم دباؤ کے نظام کا اثر اب سنگم نگری پریاگ راج میں بھی واضح طور پر محسوس کیا جارہا ہے۔ صبح سے ہی ہلکی دھوپ اور چھاؤں کے درمیان ضلعی انتظامیہ نے گرج چمک، بجلی گرنے اور تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے 29 اکتوبر کو موسلادھار بارش کا انتباہ دیا ہے۔ اس سے کھیتوں میں تیار دھان کی فصل کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ وہیں، شہر میں ہوا کے معیار کا انڈیکس (اے کیو آئی) 220 درج کیا گیا ہے۔ ایسے میں بارش کے سبب آلودگی سے کچھ وقت کے لیے راحت ملنے کی امید ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق، بدھ کو پریاگ راج میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت تقریباً 30 ڈگری اور کم سے کم درجہ حرارت 20 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ 29 اکتوبر کو گرج چمک اور بجلی گرنے کے ساتھ 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چل سکتی ہیں۔ اس دوران موسلادھار بارش کا انتباہ بھی جاری کیا گیا ہے۔ بے موسم بارش سے کسانوں کی تشویش بڑھ سکتی ہے کیونکہ کھیتوں میں تیار دھان کی فصل کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ کسانوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ تیار فصلوں کی جلد کٹائی کریں۔

اودھ نامہ

شائد انھیں تمہاری ضرورت نہیں رہی

زندگی میں ڈر کئی اقسام کا ہوتا ہے۔خوف، کسی کے بچھڑ جانے کا خوف، ملازمت جانے کا خوف، عہدہ چھن جانے کا خوف، کسی امتحان میں ناکام ہوجانے کا خوف، بیمار ہوجانے کا خوف، بیمار ہوجانے پر اچھا نہ ہونے کا خوف۔غرض یہ کہ خوف کئی طرح کا ہوتا اسی کے ستھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ عام آدمی اور بڑے لوگوں کا ڈر اور خوف الگ الگ انداز کا ہوتا ہے اور ہر کسی نے اسے دیکھا اور محسوس بھی کیا ہوگا لیکن صاحب جب حکومت اور سسٹم ہی ڈر جائے اور اس کے اعصاب پر خوف کے سائے منڈلانے لگیں تو ایسی صورت حال میں جو حالات پیدا ہوں گے، وہ ملک کے سامنے ایک چیلنج بن کو آتے ہیں۔قارئین جانتے ہیں کہ راہل گاندھی نے ووٹ چوری کا معاملہ بہت پہلے اٹھایا تھا وہ اب ایک تحریک بن چکا ہے۔چنانچہ اب ووٹ چوری کے خلاف Gen-Z اور اپوزیشن کی تحریک کے امتزاج واشتراک نے نہ صرف حکومت بلکہ سنگھ پریوار میں بھی ہلچل پیدا کردی ہے۔اور ان حالات سے نمٹنے کے لئے یعنی حکومت پر خطرات سے نمٹنے کیلئے امیت شاہ نے مورچہ سنبھال لیا ہے تو دوسری طرف آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت اور کے پیروکار زور شور سے بیرونی طاقتوں کا نام لے کر عوامی تحریک کو کمزور کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

حکومت کے اشاروں پر کاکروچ جنتا پارٹی کے لیڈران کو جیل کی سزا اور ضمانت نہ ملنے کا خوف نہیں بلکہ 7 دن تک جیل میں رہنے کے بعد جب آسوتوش رنکا اور سوروداس کی رہائی عمل میں آئی تو ان کے حوصلے مزید بلند دکھائی دینے لگے ہیں۔آخر کب تک انھیں جیل میں رکھا جاتا، پانچ دن سات دن دس دن۔کون سا جرم ثابت کیا جاتا۔جو کچھ انھوں نے کیا اور جو کچھ وہ کررہے ہیں وہ سب دنیا کے سامنے ہیں۔برخلاف اس کے حالات اور خبریں یہ بتاتی ہیں کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کو خوف لاحق ہوچکا ہے کہ عوام کے سڑکوں پر آنے سے کہیں اقتدار کو خطرہ لاحق نہ ہوجائے۔جنتر منتر پر احتجاج پر پابندی کے بعد حکومت نے Gen-Z کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا فیصلہ کیا اور کاکروچ قائدین کو جیل بھیج کر تحریک میں شامل نوجوانوں میں ڈر اور خوف کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حالات بی جے پی، آر ایس ایس اور حکومت کے کنٹرول سے باہر ہوچکے ہیں۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ دسہرہ کے موقع پر آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے جو خطاب کیا اس خطاب میں خوف صاف طور پر جھلک رہا تھا۔انھوں نے اپنی تقریر میں نریندر مودی کا نام تک نہیں لیا۔مودی نے لال قلعہ سے خطاب میں آر ایس ایس کی تعریف کرتے ہوئے اسے دنیا کی سب سے بڑی این جی او قرار دیا تھا لیکن بھاگوت کیلئے حالات سازگار نہیں کہ وہ مودی کا نام لے کر ان کی تعریف کریں۔سنگھ پریوار کے اندرونی حلقوں میں یہاں تک کہا جارہا ہے کہ آر ایس ایس نے مودی کے متبادل کی تلاش شروع کردی ہے۔(حالانکہ یہ بات گزشتہ الیکشن سے پہلے بھی کہی گئی تھی کہ آر ایس ایس نے مودی کا متبادل تلاش کرنا شروع کردیا ہے) حکومت کو بچانے کی کوشش میں موہن بھاگوت نے عوامی تحریک کیلئے بیرونی طاقتوں کو ذمہ دار قرار دیا جو ملک کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔یہ ایک گھسا پٹا ڈائلاگ ہو جو اکثر کام کر جاتا ہے۔اور خاص طور سے یُ بی جے پی کا یہ آزمودہ نسخہ ہے اور مجرب بھی۔موہن بھاگوت نے یہاں تک کہہ دیا کہ اقتدار کی تبدیلی سے ملک کے بنیادی مسائل حل نہیں ہوں گے۔یعنی اگر عوام بھاجپا کو ہٹا بھی دیتے ہیں تو ان کے مطابق مسائل حل نہیں ہوں گے، یعنی آپ ایک ابر پھر اسی حکومت کو منتخب کریں۔انھوں نے کہا کہ بنگلہ دیش، نیپال، فرانس اور البانیہ میں تبدیلی کی تحریکات کا حوالہ دیتے ہوئے بھاگوت نے جین زی کی تحریک کو سیاسی مقصد براری سے جوڑنے کی کوشش کی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اقتدار کی تبدیلی سے بنیادی مسائل حل نہیں ہوسکتے تو 2014 میں بی جے پی نے کانگریس سے اقتدار حاصل کیوں کیا۔نریندر مودی نے اچھے دن، سب کا ساتھ سب کا وکاس جیسے پندرہ لاکھ جیسے کئی سبز باغ دکھائے تھے جو پورے نہیں ہوئے۔گزشتہ 12 برسوں میں سب کا ساتھ سب کا وکاس کے نعرے میں سب کا وشواس سب کا پریاس کا اضافہ کردیا گیا۔دراصل موہن بھاگوت چاہتے ہیں کہ انتخابی سسٹم میں تبدیلی کی یہ تحریک کہیں حکومت کی تبدیلی کا رخ اختیار نہ کرلیں۔لیکن یہیں سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر اقتدار کو بچانا ہے تو پھر گیانیش کمار سے اتنی ہمدردی کیوں جتائی جارہی ہے، اگر ان کی برطرفی یا استعفیٰ ہوجاتا ہے تو احتجاج اس مرحلہ تک نہیں پہنچتا کہ طاقت اور جیل کے ذریعہ دھمکانے کی کوشش کئے جانے کی نوبت آن پہونچی۔دراصل بی جے پی کا مقصد 2029 میں چوتھی مرتبہ اقتدار میں واپسی ہے اور اس کام میں گیانیش کمار کی مدد ضروری ہے۔یہی وجہ ہے کہ ووٹ چوری کے ثبوت منظر عام پر آنے کے باوجود گیانیش کمار کا تحفظ کیا جارہا ہے۔کہا یہ جارہا ہے کہ نیٹ امتحانی پرچہ جات کے افشاء کے بعد سے ہی آر ایس ایس اور بی جے پی میں دوریاں بڑھنے لگی ہیں۔

حکومت کی مقبولیت میں گراوٹ کو دیکھتے ہوئے بی جے پی کی حلیف پارٹیاں بھی اپنے محفوظ مستقبل کی تلاش میں ہیں اور جب کبھی حالات مزید بگڑ جائیں گے تو وہ حکومت کو چھوڑ کر اپنا راستہ اختیار کرلیں گے۔اور یہ کوئی بری بات بھی نہیں ہے، وہ اپنا مفاد دیکھ کر ہی این ڈی اے میں شامل ہوئے تھے اور جب مفاد پر آنچ آئے گی تو بھاگ کھڑے ہوں گے۔ایسا لگتا ہے کہ امریکی صدر ٹرمپ کو بھی نری ندر مودی کی ضرورت نہیں ہے۔لیکن انھیں ہندوستان کے صنعتی گھرانوں کی ضرورت ہے۔حال ہی میں امریکی ویز رخارجہ رمارکو روبیو ممبئی تو گئے اور صنعتی گھرانوں سے ملے لیکن دہلی کو نظر انداز کردیا۔ڈونالڈ ٹرمپ نے روس اور یوکرین کے درمیان جنگ کے موقع پر نریندر مودی کو استعمال کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی اہمیت کو تسلیم کیا تھا۔شائد اب ٹرمپ کو ہندوستان کی ضرورت تو ہے لیکن مودی کی ضرورت نہیں۔

خوف، اندیشوں اور نظام کی تبدیلی کے بیچ بھٹکتا دیش

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

جمہوریت کی اصل طاقت محض انتخابات کے انعقاد اور حکومتوں کی تشکیل میں نہیں، بلکہ حکومت اور عوام کے درمیان قائم اعتماد میں پوشیدہ ہوتی ہے۔جب حکومت اپنے شہریوں کے سوالات سے خوف زدہ ہونے لگے، اختلاف کو سازش اور احتجاج کو بغاوت سمجھنے لگے تو جمہوریت کی بنیادیں کمزور ہونے لگتی ہیں۔آج بھارت کی سیاسی فضا میں خوف، اندیشوں اور نظام کی تبدیلی کا سوال اسی لیے اہم ہوگیا ہے۔حکومت، حکمراں طبقے اور اس کے حامی حلقوں کے رویّوں سے محسوس ہوتا ہے کہ بیرونی خطرات کے ساتھ اندرونی اختلاف بھی ان کی پریشانی کا سبب بن رہا ہے۔سوال یہ ہے کہ جس حکومت کو عوام نے منتخب کیا ہو، اسے انہی عوام کی آواز سے خوف کیوں محسوس ہورہا ہے؟

حکومت کو امریکہ کی ناراضی، چین کی فوجی طاقت، پاکستان کی سیاسی چالوں اور غیر ملکی تحریکوں کے اثرات کا اندیشہ ہے۔اب ملک کے اندر چل رہا طلبہ نوجوانوں اور اپوزیشن کا احتجاج بھی اس کے لیے تشویش کا باعث بن رہا ہے۔ارونا چل پردیش کی سرحد پر چینی دراندازی اور جھڑپوں کے حوالے سے بھارت تبت سرحدی پولیس کے ڈائریکٹر جنرل نے جگوپوں کا ذکر کر سرحدی سلامتی اور فوجی تیاریوں پر سوال اٹھائے۔یہ تشویش کی بات ہے لیکن اس سے بھی زیادہ تشویش کی بات ہمارے اسلحے اور فوجی تیاریوں میں کمی ہے۔ اسے تسلیم کر کمیوں کو دور کرنے کے بجائے حکومت لیپا پوتی میں لگ گئی۔ ان کا ویڈیو آئی ٹی بی پی کے سائٹ سے ہٹوا دیا گیا۔

امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کا سفارتی پروٹوکال درکنار کر بھارت کی راجدھانی کے بجائے ممبئی اور جام نگر پہنچنا ہے۔جب وہ امبانی کی ریفائنری میں وینزویلا کے تیل سے متعلق معاملات طے کررہے تھے، تبھی پیٹرولیم وزیر سے متعلق اپسٹین فائل کا ویڈیو جاری کردیا گیا۔حکومت اور اس کا پالتو میڈیا اس پر خاموش رہا۔الٹے حکومے کی خوشامد میں لگے رانچی کے ایک صحافی نے اسی طرح کا فرضی سونیا گاندھی سے منسوب جعلی ویڈیو جاری کردیا۔جبکہ حکومت اور ذرائع ابلاغ کی ذمہ داری ہے کہ حقائق سامنے لائیں، نہ کہ خاموشی اور جوابی الزام تراشی سے کام چلائیں۔خوف کا یہ ماحول انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی، یعنی ایس آئی آر، کے خلاف اٹھنے والی آوازوں میں بھی دکھائی دیتا ہے۔انتخابی فہرست محض سرکاری رجسٹر نہیں، شہری کے جمہوری وجود کا دستاویز ہے۔مردہ، منتقل شدہ اور دوہرے اندراجات کی اصلاح ضروری ہے، لیکن اس عمل میں کسی اہل شہری کا نام حذف ہونا اس کے حقِ رائے دہی پر براہِ راست اثر ڈالتا ہے۔ایس آئی آر کے نتیجے میں تقریباً تیرہ کروڑ افراد کے حقِ رائے دہی سے محروم ہونے کے خدشے سے متعلق دعووں کی شفاف جانچ ضروری ہے۔انتخابی اصلاح کا مقصد جمہوریت کو مضبوط کرنا ہے، شہریوں کو ان کے بنیادی حق سے محروم کرنا نہیں۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ ملک کے اندر جاری ایس آئی آر مخالف تحریکوں کو بعض مرکزی ذرائع ابلاغ نظر انداز کرتے ہیں، لیکن فرانس، اٹلی، اسپین، پرتگال اور البانیہ کے حکومت مخالف مظاہروں کو نمایاں کرکے دکھاتے ہیں۔وہاں کے تشدد کی تصاویر کے ذریعے ہندوستانی عوام کو احتجاج کے نتائج سے خوف زدہ کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔حالاں کہ مختلف ملکوں میں مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی، تعلیمی بجٹ میں کٹوتی اور دیگر مسائل پر تحریکیں چل رہی ہیں۔جرمنی میں نوجوان لازمی فوجی خدمت کی تجاویز کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں، جب کہ دوسرے یورپی ملکوں میں بھی عوامی ناراضی مختلف شکلوں میں سامنے آرہی ہے۔تشدد اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانا قابلِ مذمت ہے، لیکن ہر پرامن احتجاج کو انتشار کی علامت قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگانے والا آر ایس ایس اور اس سے وابستہ سیاسی حلقے اروناچل اور لداخ میں چین کی دراندازی کو لے کر خاموش ہیں۔چین سرحد پر گاؤں بسا رہا ہے اور سنگھ پریوار کو بھارت میں گھسے بنگلہ دیشی دکھائی دے رہے ہیں۔وہ خود تو دشہرے پر اسلحے کی پوجا کرتا ہے لیکن محافظ دستوں کو جدید اسلحہ مہیا نہیں کرا پاتا۔الٹے اسے 'رجیم چینج'، یعنی اقتدار یا نظام کی تبدیلی، کا خوف ستا رہا ہے۔لیکن ڈرا ہوا حکمراں طبقے کے خلاف ملک میں بے خوف نوجوان، اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور لیفٹ پارٹیوں کے نیتا کھڑے ہوگئے ہیں۔خوف زدہ حکومت اور اپنے لیے فرمانبردار سماج بنانے میں لگے سنگھ پریوار کے خلاف دیش میں بے خوف شہریوں کا ایک طبقہ اب گھروں سے باہر نکل کر سڑکوں پر آچکا ہے۔وہ تمام بنیادی مدے اٹھا رہے ہیں اور پرامن طریقہ سے نئی بحث کو جنم دے رہے ہیں۔

رجیم چینج کہیں یا اقتدار کی تبدیلی یا ووٹ چور گدی چھوڑ کے نعرے لگائیں، جمہوریت میں یہ جملے گناہ نہیں، بلکہ اس کا بنیادی شرط ہیں۔عوام ہی طے کرتے ہیں کہ حکومت بنانے کا حق کسے دیا جائے اور ٹھیک نہ لگنے پر اسے کب اتارا جائے۔اس تبدیلی میں جب تک کوئی غیر اخلاقی طریقے استعمال نہیں ہوتے یا غیر قانونی کام اور تشدد نہیں ہوتا، تب تک اسے غلط نہیں کہا جاسکتا۔مودی حکومت میں عوامی اختلاف کو ملک مخالف کام کی طرح پیش کیا جارہا ہے۔عوم کی یہی مانگ ہے کہ جن لوگوں نے ووٹوں کی چوری کی ہے، دھاندلی کر کے چناؤ جیتا ہے، انہیں اقتدار میں بنے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔اگر حکومت کو اس مانگ پر اعتراض ہے تو وہ ثابت کرے کہ اس نے انتخابات میں دھاندلی نہیں کی۔اس کے لیے سب سے پہلے چیف الیکشن کمشنر کو عہدے سے ہٹایا جائے، پھر ایس آئی آر کے اعتراضات کا جواب دیا جائے اور چیف الیکشن کمشنر بنانے کا جو پہلے طریقہ تھا، یعنی وزیر اعظم اور قائدِ حزبِ اختلاف کے علاوہ چیف جسٹس پر مشتمل انتخابی کمشنر تقرری کمیٹی بنائی جائے۔ اور چیف الیکشن کمشنر کو حاصل تا زندگی قانونی تحفظات کو ختم کیا جائے۔

اگر حکومت انتخابی عمل پر اٹھنے والے سوالات کا تسلی بخش جواب دے اور شفاف تحقیقات کے ذریعے اعتماد بحال کرے تو احتجاج کی شدت کم ہوسکتی ہے۔اس کے برعکس حزبِ اختلاف کو غیر جمہوری قرار دینے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔جنتر منتر پر جولائی میں پیش آنے والے تشدد کے تناظر میں پیلٹ گن اور اے کے 47 کے مبینہ استعمال سے متعلق سوالات پارلیمنٹ میں اٹھے۔حزبِ اختلاف نے جواب مانگا، لیکن وزیر داخلہ اور وزیر اعظم پورے سیشن میں غائب رہے اور حزب اختلاف کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔جب سوالات کے جواب نہیں ملتے تو سڑکوں پر احتجاج بڑھتا ہے۔حکومت اور وزیر داخلہ کی ذمہ داری ہے کہ ایسے الزامات کی غیر جانب دارانہ جانچ کرائیں۔امن کا مطلب محض خاموشی نہیں۔اگر کسی شہری کے حقوق پامال ہورہے ہوں اور وہ خوف کے باعث کچھ نہ بولے تو اسے حقیقی امن نہیں کہا جاسکتا۔بلی کے سامنے چوہے کا خاموش رہنا یا طاقت ور کے ظلم کے آگے کمزور کا سر جھکا دینا امن کی مثال نہیں۔حقیقی امن انصاف، برابری اور احترام سے پیدا ہوتا ہے۔حکومت کا کام شہریوں کو قابو میں رکھنا نہیں، ان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔ترقی کا مطلب بھی صرف سرمایہ داروں اور طاقت ور طبقوں کی خوش حالی نہیں، بلکہ عام شہری کے لیے تعلیم، روزگار، صحت، تحفظ اور عزتِ نفس کی فراہمی ہے۔

اس بحث میں گاندھی کی روایت رہنمائی کرتی ہے۔جلیانوالہ باغ قتلِ عام کے بعد قائم ہنٹر کمیٹی اور 1920 میں احمد آباد میں گاندھی کے ستیہ گرہ سے متعلق موقف کے تناظر میں ایک بنیادی اصول سامنے آتا ہے، اکثریت سے منتخب حکومت بھی اگر ناانصافی پر مبنی قانون بنائے تو شہریوں کو پرامن ستیہ گرہ اور سول نافرمانی کا حق حاصل ہے۔گاندھی کے نزدیک حکومت آمرانہ یا بدعنوان ہو جائے تو عدم تشدد کے ساتھ مزاحمت شہریوں کا اخلاقی فریضہ بن سکتی ہے۔آج نوجوان، کسان، مزدور، ملازمین، طلبہ اور سماجی کارکن مختلف بنیادی مسائل پر آواز اٹھا رہے ہیں۔ان کے نظریات اور مطالبات مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن پرامن احتجاج کو جمہوری زندگی کا حصہ تسلیم کرنا ضروری ہے۔بھارت کی آزادی کی تحریک نے دنیا کو سکھایا تھا کہ عدم تشدد کمزوری نہیں، اخلاقی قوت ہے۔اسی وراثت سے تحریک پانے والے نوجوانوں کو خوف زدہ کرنے کے بجائے ان کے سوالات سننے چاہئیں۔

ملک کو خوف زدہ معاشرے کی نہیں، بے خوف جمہوریت کی ضرورت ہے، ایسی جمہوریت جہاں حکومت عوام کے سوالات سے نہ گھبرائے، شہری اختلاف کرنے سے نہ ڈریں، انتخابی ادارے اپنی غیر جانب داری ثابت کریں، پولیس قانون کے دائرے میں کام کرے اور ذرائع ابلاغ اقتدار کی ترجمانی کے بجائے عوام کو باخبر رکھیں۔نظام کی تبدیلی کا فیصلہ عوام کے ہاتھ میں ہونا چاہیے اور یہ فیصلہ آئینی، جمہوری اور پرامن طریقے سے ہونا چاہیے۔حقیقی بے خوفی طاقت کے مظاہرے میں نہیں، تنقید برداشت کرنے، مکالمہ کرنے اور غلطی تسلیم کرنے میں ہے۔جمہوریت میں اقتدار کا تحفظ عوام کو خاموش کرنے سے نہیں، ان کا اعتماد جیتنے سے ہوتا ہے۔یہی خوف اور بے خوفی کے درمیان اصل فرق ہے، اور اسی میں ایک بہتر بھارت اور بہتر دنیا کا امکان پوشیدہ ہے۔☆☆☆

9810371907

الیکشن کمیشن کا جواب یا جھوٹ کا پلندہ

ڈاکٹر سلیم خان

حکومت نے الیکشن کمشنر کو ہر سزا سے محفوظ کردیا مگر الیکشن کمیشن کی خاطر کوئی سیفٹی جیکٹ فراہم نہیں کی اس لیے لوگ اسے عدالت میں گھسیٹنے لگے اور اس طرح بلواسطہ گیانیش کمار پر بھی آنچ آنے لگی۔فی الحال الیکشن کمیشن کو عدالت میں لائن حاضر ہوکر اپنی صفائی پیش کرنی پڑرہی ہے کیونکہ اس نے انتخابی نظام میں اس قدر گندگی پھیلائی کہ بدبو پوری دنیا میں پھیل گئی۔چاردانگِ عالم میں گونجنے والے ووٹ چور گدی چھوڑ کے نعروں نے سرسنگھ چالک کے دورے میں دشوگرو والے دعویٰ کو بے اثر کردیا۔چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے راجیہ سبھا کی رکن ڈولاسین کی ایک نئی عرضی پر الیکشن کمیشن اور دیگر فریقوں کو ایک نوٹس تھمادیا۔الیکشن کمیشن پر الزام لگایا گیا ہے کہ بہار میں ایس آئی آر کے دوران سپریم کورٹ کی منظوری کے بغیر 'فارم 6' میں تبدیلیاں کی گئیں۔ڈولاسین کی وکیل مینکا گروسوامی نے الیکشن کمیشن کے اس دعویٰ کو غلط بتایا کہ 'فارم 6' میں کی گئی تبدیلیوں کو سپریم کورٹ نے منظوری دی تھی۔سپریم کورٹ خود چونکہ اس کا اعتراف کرچکا ہے اس لیے اگر وہ کمیشن کی بات مان لے تو اسے اپنی تردید کرنی پڑے گی۔عدالت نے اس دھرم سنکٹ سے نمٹنے کے لیے تمام معاملات کا جائزہ لینے کی ضمانت دی ہے۔

سپریم کورٹ نے ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دفاع میں الیکشن کمیشن نے بعد از خرابیٔ بسیار اپنا حلف نامہ تو داخل کیا مگر اس میں ڈھٹائی سے جھوٹ بولتے ہوئے دعویٰ کردیا کہ یہ عمل قانون کے مطابق تھا اور اسے نافذ کرنے سے متعلق احکامات کو کمیشن کے تینوں ارکان نے متفقہ طور پر منظوری دی تھی۔چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور الیکشن کمیشن کی من مانی کو چیلنج کرنے والی عرضیوں کے جواب میں کمیشن نے 248 صفحات پر مشتمل جو حلف نامہ داخل کیا اس پر 'چوری اور سینہ زوری' والا محاورہ منطبق ہوتا ہے کیونکہ ایس آئی آر کا دفاع کرتے ہوئے کمیشن نے 'فارم 6' میں ترمیم کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہہ دیا کہ اس میں کوئی تبدیلی ہی نہیں کی گئی۔اس کے سفید جھوٹ ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اگر تبدیلی ہی نہیں ہوئی تو یہ کیوں کہا گیا کہ اسے سپریم کورٹ کی منظوری حاصل تھی؟ گیانیش کمار کی مکاری وعیاری سے الیکشن کمیشن تضادات کے جال میں الجھ گیا ہے۔حلف نامہ داخل کرنے والے ڈپٹی الیکشن کمشنر بھانو پرکاش یتورو نے الزامات لگانے کی کوشش پر افسوس کا اظہار کیا گیا لیکن اگر گیانیش کمار دھاندلی نہیں کرتے تو اس کی نوبت ہی نہیں آتی۔

الیکشن کمیشن اب اپنے حلف نامہ میں تینوں ارکان کے اتفاق کی دہائی دے رہا ہے لیکن انڈین ایکسپریس اخبار نے 25 ستمبر کو اپنی رپورٹ میں ثبوت کے ساتھ دعویٰ کیا تھا کہ الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور ووِیک جوشی نے گزشتہ 10 ماہ کے دوران ایس آئی آر سے متعلق فیصلوں اور احکامات پر کم ازکم 14 مرتبہ باضابطہ اعتراض کیا تھا۔ان لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ سارے احکامات ان کی جانکاری یا سفارش کے بغیر من مانے طریقہ پر جاری کیے گئے تھے۔سپریم کورٹ کے ایک طرف سچے شواہد ہیں اور دوسری جانب کھوکھلا دعویٰ دیکھنا یہ ہے وہ کیا کرتا ہے۔اس معاملے میں عدالتِ عظمیٰ کا گول مول فیصلہ حزب اختلاف کی جماعتوں اور 'کاکروچ جنتا پارٹی' کو الیکشن کمیشن سے ہٹ کر عدلیہ کے خلاف احتجاج کرنے پر مجبور کردے گا اور سارا غم وغصہ عدالت پر پھوٹ پڑے گا۔چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ساتھ سی جی آئی کے استعفے کا مطالبہ بھی زور پکڑ لے گا۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریہ کانت نے یہ کہہ کر کہ عدالت الیکشن کمیشن کے فیصلہ سازی کے عمل سے متعلق تمام پہلوؤں کی چھان بین کرے گا اس مفروضے کی ہوا نکال دی کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو قانونی استثناء کا تحفظ حاصل ہے اور کوئی ان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔

سی ای سی کو سارے اختیارات اور مراعات غیر جانبدارانہ انتخاب کا انعقاد کرنے کے لیے دیئے جاتے ہیں۔وہ اگر اسی فرض منصبی کے خلاف سرکار کا آلۂ کار بن جائے تو اس کا آئینی تحفظ از خود ختم ہوجانا چاہیے۔سپریم کورٹ الیکشن کمیشن کے کام کاج اور ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (SIR) سے متعلق تنازعات کا جائزہ محض تفریح کے لیے تو نہیں لے رہا ہے۔اس کی جانچ پڑتال میں جو کوتاہیاں پائی جائیں گی اس کی سزا تو سنانی ہی ہوگی۔چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی میں تین ججوں کی بنچ کا یہ تبصرہ سی ای سی کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے کہ، ''ہمیں سب پتہ ہے۔ہم جانچ کریں گے۔'' عدالت نے درخواست گزاروں کو الیکشن کمیشن کے جوابی حلف نامے پر اپنا ردِعمل ظاہر کرنے کے لیے 10 دن کا وقت دیا گیا ہے۔حکومت کے خلاف جاری و ساری احتجاج کا پہلا مرحلہ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے خلاف تھا۔اس کی قیادت بڑے پیمانے پر کاکروچ جنتا پارٹی نے کی تھی اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہی۔اس کے بعد جب گیانیش کمار کے استعفیٰ کا معاملہ آیا تو قیادت کی باگ ڈور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے سنبھالی جو انڈیا بلاک کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔

کانگریس کے وکیل ابھیشیک منوسنگھوی نے عدالت پر زور دیا کہ وہ الیکشن کمیشن کو متعلقہ فائل نوٹس اور اندرونی مواصلات کو محفوظ رکھنے کی ہدایت کرے۔سنگھوی کی دلیل تھی کہ الیکشن کمیشن کے فیصلہ سازی کا عمل اس پورے تنازعہ کا مرکز ہے۔اس بابت فیصلے سے پہلے یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ آیا دوسرے الیکشن کمشنرز سے مشاورت کرکے انہیں اعتماد لیا گیا یا نہیں؟ یعنی یہ فیصلے واقعی متفقہ تھے یا نہیں؟ سنگھوی کے مطابق فائل نوٹنگز اور اندرونی مواصلات اس بات کا تعین کرنے میں اہم ہوسکتے ہیں کہ آیا SIR کے احکامات متفقہ طور پر جاری کیے گئے تھے۔سپریم کورٹ نے اگلی سماعت کے لیے 17 نومبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔کمیشن کے دعوؤں اور درخواست گزاروں کے اعتراضات پر آئندہ سماعت میں جرح ہوگی۔سپریم کورٹ میں الیکشن کمیشن کا بہت پہلے سے آنا جانا رہا ہے۔ایک زمانے میں جسٹس سوریہ کانت اس کے ہر فیصلے کی تائید کردیا کرتے تھے مثلاً مغربی بنگال کی بابت کہہ دیا گیا ''اس بار نہیں تو اگلی مرتبہ ووٹ دے دیں گے'' یا ''یہ تو ضمنی انتخاب ہے اس کیا فرق پڑے گا؟'' وغیرہ لیکن اس وقت سی جی آئی ملک کے نوجوانوں کو کاکروچ سمجھ کر ان پر ہونے والے تشدد کی ویڈیو تک دیکھنے کے روادار نہیں تھے مگر اب زمانہ بدل گیا ہے۔قانون کی تعلیم دینے والی دو یونیوسٹیوں کے طلبا نے جب ان کے ہاتھ سے ڈگری لینا گوارہ نہیں کیا تو موصوف کا دماغ ٹھکانے آگیا۔

چیف جسٹس نے ابھی حال میں بنگلورو کے نیشنل لاء اسکول آف انڈیا یونیورسٹی (NLSIU) کے 34 ویں سالانہ کانووکیشن سے جو خطاب کیا تو اسے سن کر ایسا لگا گویا راون کے منہ سے رامائن کے اشلوک نکل رہے ہیں۔چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ قانونی تعلیم کا مقصد صرف علمی معلومات حاصل کرنا نہیں ہے، بلکہ طلباء کو مختلف نظریات اور نقطہ نظر کو سمجھنے اور معاشرے کی خدمت کرنے کے لیے تیار کرنا بھی ہے لیکن کل تک تو وہ خود سرکار کا نقطہ نظر معلوم کرکے اس کی خدمت میں غرق تھے۔دوسروں کو نصیحت کرنا آسان مگر اس پر عمل کرکے دکھانا مشکل ہے۔نوجوانوں کو کاکروچ کہنے والے سی جی آئی کی زبان سے طلبا نے جب سنا کہ ''میں آپ کے لیے بہت زیادہ توقعات کے ساتھ نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔'' تو سب چونک گئے۔چیف جسٹس نے فرمایا ''انصاف کے لیے کھڑے ہونے کے لیے ہمت ضروری ہے''۔سی جے آئی سوریہ کانت کے اندر کتنی ہمت ہے اس کا امتحان الیکشن کمیشن کے خلاف جاری مقدمہ میں ہوجائے گا۔چیف جسٹس نے فرمایا ''قانونی پیشہ کمزور دل والوں کے لیے نہیں ہے۔اس میدان میں کامیابی کے لیے قانونی دفعات اور نظیروں کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ ناانصافی کے خلاف کھڑے ہونے کے لیے مضبوط عزم کی ضرورت ہوتی ہے''، لیکن کیا خود سی جی آئی ناانصافی کے خلاف کھڑے ہیں؟ یہ سوال ان کو خود اپنے ضمیر سے پوچھنا چاہیے۔اپنے پروچن میں وہ بولے ''اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں سہولت کے لیے اصولوں سے سمجھوتہ نہ کریں، اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے غیر منصفانہ اقدامات یا شارٹ کٹ نہ لیں''۔کاش کہ وہ اس پر عمل کرکے دکھاتے تاکہ الفاظ میں تاثیر پیدا ہوتی۔سی جے آئی سوریا کانت نے کہا کہ قانونی پیشہ ناانصافی کو دور کرنے، انفرادی آزادی کے تحفظ اور آئین کے وقار کو برقرار رکھنے کے مواقع فراہم کرتا ہے لیکن کیا ہمارے جج ان مواقع کا بھرپور استعمال کرتے ہیں؟ چیف جسٹس نے امید ظاہر کی کہ طلباء معاشرے میں مثبت تبدیلی لائیں گے لیکن موجودہ حکومت تو ایسا کرنے والوں پر کھلے عام تشدد کرتی ہے۔بھاگوت ان کو بیرونی دشمن طاقتوں کا آلۂ کار کہتے ہیں۔سوریہ کانت نے ترغیب دی کہ قوم انہیں صرف قانونی ماہر نہیں بلکہ امید کے پیامبر کے طور پر بھی دیکھتی ہے مگر اس بابت ہمارے ججوں نے اکثر قوم کو مایوس ہی کیا ہے۔دوسروں عاجزی کی تلقین کرنے والے چیف جسٹس میں اگر یہ صفت ہوتی تو بیروزگار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کاکروچ نہیں کہتے لیکن اس شر سے خیر کا پہلو نکل آیا بقول شاعر

جو ہوا جیسا ہوا اچھا ہوا ☆ جن جہاں جو ہوگیا اچھا ہوا

☆☆☆

نئے ضوابط سے ہزاروں رسائل کی اشاعت پر بحران کے بادل

پریس رجسٹریشن قوانین اور ڈاک کے نئے ضوابط سے ہزاروں رسائل کی اشاعت خطرے میں ہے۔بڑھتے اخراجات اور فروخت کے محدود ذرائع سے مختلف طبقات کی آواز اٹھانے والے رسائل متاثر ہوسکتے ہیں

انل چمڑیا

ملک میں چھوٹے اور غیر تجارتی رسائل کی اشاعت پر نئے قوانین اور بڑھتے اخراجات کے باعث بحران گہرا ہوتا جارہا ہے۔پریس رجسٹریشن قوانین میں تبدیلی اور ڈاک کے نئے ضوابط نے ہزاروں رسائل کے مستقبل پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق، 2024-25 میں ملک میں تقریباً 83,500 رسائل شائع ہو رہے تھے، لیکن 2025-26 میں ان کی تعداد گھٹ کر 31,650 رہ گئی۔سب سے زیادہ خطرہ ان زبانوں کے رسائل کو ہے جن کے بولنے والوں کی تعداد نسبتاً کم ہے۔

پریس اینڈ رجسٹریشن قوانین میں ترمیم کے بعد اخبار کی تعریف محدود کردی گئی ہے، جس میں اب صرف روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات شامل ہیں۔اس تبدیلی کے نتیجے میں ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ رسائل اس زمرے سے باہر ہوگئے ہیں۔اطلاعات ونشریات کی وزارت کے مطابق، گزشتہ سال تقریباً 88,000 رسائل و اخبارات کے عنوانات منسوخ کیے گئے۔اس کی وجہ 2023 میں نافذ کیے گئے پریس اینڈ رجسٹریشن آف پیریاڈیکلز ایکٹ کی دفعہ 11 کی خلاف ورزی بتائی گئی ہے۔اس دفعہ کے تحت پریس رجسٹرار جنرل کو مقررہ شرائط کے مطابق کسی رسالے کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ معطل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

رپورٹ میں بڈو اور ڈوگری زبانوں کی رسائل کی مثال دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ان زبانوں میں شائع ہونے والے رسائل کی تعداد میں نمایاں کمی آئی ہے۔بڈو زبان میں 2022 میں 18 رسائل شائع ہوتے تھے، لیکن اب صرف ایک ہفتہ وار اخبار باقی رہ گیا ہے۔اسی طرح 2022-23 میں ڈوگری زبان میں کم ازکم آٹھ رسائل شائع ہوتے تھے، لیکن اب ان کی اشاعت بند ہوچکی ہے۔کشمیر میں بھی پہلے کم ازکم چار ہفتہ وار اخبارات نکلتے تھے، جن کی تعداد اب گھٹ کر ایک رہ گئی ہے۔

رپورٹ کے مطابق، کوِوڈ وبا کے بعد اور مختلف سرکاری دباؤ کے باعث کتابوں اور رسائل کے بیشتر اسٹال بند ہوگئے ہیں۔یونیورسٹیوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر بھی رسائل کی فروخت کے مواقع محدود ہوگئے ہیں۔ایسے حالات میں چھوٹے رسائل کے لیے ڈاک کے ذریعے قارئین تک پہنچنا ایک اہم ذریعہ رہ گیا ہے۔تاہم، ڈاک کے نئے ضوابط نے اس راستے کو بھی مشکل بنا دیا ہے۔پہلے بک پوسٹ کے ذریعے مطبوعہ مواد کم خرچ میں بھیجا جاسکتا تھا، لیکن یہ سہولت ختم کردی گئی۔رپورٹ کے مطابق، ڈاک لائسنس رکھنے والے رسائل کو 2027 سے لائسنس کی تجدید میں دشواری کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔اس سلسلے میں ڈاک لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست دینے والے بعض رسائل کو بتایا جارہا ہے کہ موجودہ لائسنس 2026 تک ہی موثر رہیں گے۔

لائسنس کے تحت پہلے 50 پیسے میں بھیجی جانے والی رسائل پر نئے ضوابط کے بعد چار روپے کا ڈاک ٹکٹ لگانا پڑ سکتا ہے۔اس سے چھوٹے اور محدود وسائل والے رسائل کے اخراجات میں نمایاں اضافہ ہوگا۔اس کے علاوہ کاغذ اور چھپائی کی بڑھتی قیمتوں اور سرکاری اشتہارات کے نظام میں تبدیلی نے بھی ان رسائل کی مشکلات بڑھادی ہیں۔رپورٹ کے مطابق، پہلے سرکاری اشتہارات کے ذریعے چھوٹی اور غیر تجارتی اشاعتوں کو بھی مدد ملتی تھی، لیکن اب اشتہارات کی تقسیم میں بڑی کمپنیوں کا کردار بڑھ گیا ہے۔ان تبدیلیوں سے خاص طور پر ان رسائل کے متاثر ہونے کا خدشہ ہے جو خواتین، دلتوں، اقلیتوں، قبائلی برادریوں اور دیگر محروم طبقات کے مسائل اور خیالات کو جگہ دیتے ہیں۔ایسے میں خدشہ ہے کہ نئے ضوابط اور بڑھتے اخراجات چھوٹی رسائل کی اشاعت کو مزید محدود کردیں گے۔☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

فہیم اختر، لندن

پہلی اکتوبر کی شام تھی۔ میں گھر سے نکلا تو دل میں ایک عجیب سا جوش تھا۔ آج ارادہ تھا کہ انگلش مشاعرے میں اپنی شاعری پڑھوں گا۔ یہ خیال ہی میرے لیے کچھ ایسا تھا جیسے کوئی پرانا اردو شاعر اچانک لندن کی کسی گلی میں اپنا دیوان اٹھائے کھڑا ہو جائے اور سوچے کہ آج غزل نہیں، پہلے زبان کا امتحان ہے!

لندن شہر کے مورڈن کا علاقہ میرے گھر سے کوئی پندرہ بیس منٹ کی ڈرائیو پر ہے اور بس سے بھی تقریباً اتنا ہی وقت لگتا ہے۔ کچھ دن پہلے وہاں سے گزر رہا تھا کہ ایک کیفے کے باہر نظر پڑی۔ نام تھا میٹرونوم کیفے، Metronome Café اور باہر ایک خوب صورت سا اشتہار لگا تھا، پوئیٹری نائٹ، Poetry Night اشتہار پڑھ کر میں چند لمحے رکا۔ لکھا تھا کہ ہر ماہ پہلی جمعرات کو شاعری کی شام منعقد ہوتی ہے۔ کوئی بھی اپنی شاعری پڑھ سکتا ہے، اپنے پسندیدہ شاعر کی نظم سنا سکتا ہے یا صرف بیٹھ کر دوسروں کو سن سکتا ہے۔ ماحول دوستانہ ہے، یہاں تک کہ ٹکٹ کے ساتھ کسی مشروب پر نصف قیمت کی رعایت بھی ہے۔ میں نے سوچا، واہ! یہ تو بالکل مشاعرے والی بات ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہمارے ہاں مشاعرہ ہو تو چائے، سموسہ، بسکٹ اور کبھی کبھی بریانی کا سوال پیدا ہوتا ہے، یہاں شاعری کے ساتھ ہاؤس ڈرنک house drink کا ذکر تھا۔ یعنی ادب بھی زندہ رہے اور حلق بھی تر!

لندن میں اردو کے مشاعرے تو میں نے بے شمار دیکھے ہیں، مگر انگلش شاعری کی ایسی باقاعدہ محفل میں کبھی شرکت نہیں کی تھی۔ سوچا، آخر میں بھی تو دیکھوں کہ انگریز شاعر مشاعرہ کیسے کرتے ہیں۔ کیفے کے کاؤنٹر پر کھڑی انگریز حسینہ سے ہم نے پوچھا کہ شرکت کیسے ہوگی؟ جواب ملا: آن لائن بکنگ کر لیجیے۔ میں نے بھی فوراً آن لائن ٹکٹ بک کیا اور پہلی اکتوبر، جمعرات کی شام ساڑھے چھ بجے تیار ہو کر میٹرونوم کیفے Metronome Café پہنچ گیا۔ سات بجے محفل شروع ہونی تھی۔ میرے دل میں ایک عجیب سی کیفیت تھی۔ لندن میں رہتے ہوئے مجھے تینتیس برس سے زیادہ ہو گئے ہیں، مگر اس شام مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے پہلی بار کسی نئے شہر میں جا رہا ہوں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ شہر نیا نہیں تھا، زبان نئی تھی یعنی انگلش مشاعرہ۔

کیفے میں جیسے ہی داخل ہوئے، ایک حسین و خوش اخلاق انگریز خاتون نے مسکراتے ہوئے ہمارا استقبال کیا اور نام پوچھا۔ سچ پوچھیے تو اُس لمحے مجھے محسوس ہوا کہ اب میں اس انگلش مشاعرے میں بار بار آتا رہوں گا۔ آخر یہ صرف ایک مشاعرہ نہیں، بلکہ شاعری کے ساتھ ایک خوبصورت استقبال کا حسین تحفہ بھی ہے۔ ایسی دل آویز میزبانی ہو تو مشاعرے میں آنے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ ہلکی مدھم روشنیوں میں تقریباً بیس پچیس لوگ موجود تھے جن میں آٹھ انگلش شاعر تھے۔ ان میں سات انگریزی میں شاعری پڑھنے والے تھے جنمیں دو خواتین بھی تھیں اور ایک اردو شاعر تھا، یعنی میں! دل نے کہا: فہیم میاں، آج آپ واقعی اقلیت میں ہیں۔ اور وہ بھی ایسی اقلیت جسے اپنی زبان خود ساتھ لے کر آنا پڑی تھی! محفل کے ناظم ٹونی تھے۔ انہوں نے بڑے خوش گوار انداز میں شام کا آغاز کیا۔ نہ کوئی لمبی تمہید، نہ شعراء کے پندرہ منٹ کے تعارف، نہ یہ اعلان کہ فلاں شاعر نے اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ اگر سب کتابیں ایک دوسرے پر رکھ دی جائیں تو لندن کی زیرِ زمین ٹرین بھی ان کے نیچے سے گزر جائے! بس شاعر آتے گئے، اپنی شاعری پڑھتے گئے اور سامعین سنتے گئے۔ پہلے چار شاعروں نے اپنی اپنی تخلیقات پیش کیں۔ پھر اگلے چار کی باری آئی۔ میں خاموشی سے بیٹھا سب کو سن رہا تھا اور ساتھ ساتھ اپنے اندر کے اردو مشاعرے کو بھی دیکھ رہا تھا۔

مجھے سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ محسوس ہوئی کہ زبان بدل گئی تھی، لیکن شاعر زیادہ نہیں بدلا تھا۔ ایک صاحب نے اپنی نظم پڑھی، دوسرے نے اپنی زندگی کے تجربات کو شاعری میں ڈھالا، کسی نے محبت کا ذکر کیا، کسی نے تنہائی کا، کسی نے روزمرہ زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو شعر بنا دیا۔ میں نے سوچا، شاعر چاہے اردو میں لکھے یا انگریزی میں، آخرکار وہ اپنے دل کا ہی ترجمان ہوتا ہے۔ پھر میری باری آئی۔ میں نے منتظمین سے اجازت لے کر اپنی ایک اردو نظم پہلے انگریزی میں ترجمہ کر کے سنائی اور پھر اصل اردو نظم بھی پڑھی۔ مجھے خود بھی اس تجربے میں خاص لطف آیا۔ ایک ہی خیال پہلے انگریزی میں اور پھر اردو میں ادا کرنا ایسا تھا جیسے ایک ہی گھر کی دو کھڑکیاں کھول دی جائیں اور دونوں طرف سے الگ الگ ہوا اندر آنے لگے۔ میں اردو میں پڑھ رہا تھا اور سامنے بیٹھے لوگ بڑی توجہ سے سن رہے تھے۔ یقیناً وہ اردو نہیں سمجھ رہے تھے، لیکن شاعری کے معاملے میں ایک عجیب بات ہے۔ کبھی کبھی زبان سمجھ میں نہ آئے تب بھی لہجہ، آواز، ٹھہراؤ اور احساس اپنی جگہ راستہ بنا لیتے ہیں۔ میں نے نظم ختم کی تو سامعین نے خوب حوصلہ افزائی کی اور تالیوں سے میرا حوصلہ بڑھایا تاہم واہ واہ کی کمی کا بھی احساس ہوا۔

مجھے محسوس ہوا کہ شاعر کو ہمیشہ یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ سامعین اس کے ہر لفظ کا لغوی مطلب سمجھیں۔ کبھی کبھی شاعر کے لیے اتنا کافی ہوتا ہے کہ اس کے احساس کو محسوس کر لیا جائے۔ اور پھر میں نے وہی نظم اردو میں پڑھی۔ دل میں خیال آیا کہ اگر کسی اردو مشاعرے میں یہی تجربہ کیا جاتا تو شاید صورت حال کچھ مختلف ہوتی۔ وہاں کوئی نہ کوئی ضرور کہتا: "فہیم صاحب! پہلے اردو میں ہی پڑھ لیجیے، ترجمہ بعد میں کر لیجیے گا۔" اور اگر مشاعرہ رات گئے تک چلتا تو شاید کوئی دوسرا بزرگ شاعر مشورہ دیتے: "میاں! ترجمے میں شاعری کہاں رہتی ہے؟ اصل زبان ہی اصل ہوتی ہے۔" میں نے سوچا، آج ذرا انگریزوں کے درمیان بیٹھ کر دیکھتے ہیں کہ شاعری زبان سے باہر نکل کر کہاں تک جاتی ہے۔ محفل میں ایک ریٹائرڈ استاد پیٹر سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہ خود بھی شاعری کرتے ہیں اور بڑی دلچسپی سے اپنی تخلیقات سناتے ہیں۔ گفتگو کے دوران انہوں نے ایک بات کہی تو میں چونک گیا۔ وہ ایک خاتون شاعرہ کے بارے میں بتا رہے تھے کہ وہ اکثر کہتی ہیں کہ فلاں نظم انہیں بس میں بیٹھے بیٹھے آئی، فلاں شعر راستے میں ذہن میں آیا، یہ نظم انہوں نے سفر کے دوران لکھی، وغیرہ۔ میں نے دل ہی دل میں کہا: "پیٹر صاحب! آپ کو کیا معلوم، یہ بیماری تو ہمارے ہاں بھی پرانی ہے!" اردو کے مشاعروں میں بھی اکثر شاعر فرماتے ہیں: "حضرات! یہ غزل میں نے کل رات سفر کے دوران لکھی۔" یا: "یہ شعر مجھے اچانک راستے میں خیال آیا۔" اور کبھی کبھی تو شاعر اس طرح شعر کی پیدائش کی داستان سناتے ہیں جیسے شعر نہیں، کوئی بچہ لندن کی کسی بس میں پیدا ہوا ہو!

شاعری کے اس پہلو نے مجھے بہت محظوظ کیا۔ میں نے محسوس کیا کہ زبان الگ ہو سکتی ہے، ملک الگ ہو سکتا ہے، ثقافت الگ ہو سکتی ہے، مگر شاعر کی کچھ عادتیں بین الاقوامی ہوتی ہیں۔ شاعر جہاں کا بھی ہو، اسے اپنا شعر خاص طور پر عزیز ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر شاعر کا ہر شعر سامعین کے لیے شاہکار ہو۔ لیکن شاعر کے لیے وہ لمحہ قیمتی ہوتا ہے جب اس کے اندر کوئی خیال جنم لیتا ہے اور وہ اسے لفظوں میں ڈھالتا ہے۔ اردو مشاعرے کی اپنی ایک دنیا ہے۔ وہاں شاعر آتا ہے تو کبھی کبھی پہلے اپنا تعارف خود کرواتا ہے، پھر کسی دوست سے کرواتا ہے، پھر کوئی دوسرا شاعر اس کا تعارف مزید بڑھا دیتا ہے اور آخر میں سامعین سوچنے لگتے ہیں کہ شاعر صاحب کو شعر پڑھنے کا موقع بھی ملے گا یا نہیں! انگریزی شاعری کی اس محفل میں مجھے یہ چیز نہیں ملی۔ یہاں سادگی تھی۔ شاعر آیا، مائیک پکڑا، نظم پڑھی اور واپس اپنی نشست پر آ گیا۔ نہ کسی نے اپنا ادبی شجرہ نسب بیان کیا، نہ کسی نے یہ بتایا کہ فلاں یونیورسٹی نے ان کے فن پر مقالہ لکھا ہے، نہ کسی نے یہ کہا کہ ان کی شاعری کی گونج برصغیر سے نکل کر یورپ تک پہنچ چکی ہے۔ شاید یہی اس محفل کی خوب صورتی تھی۔ مجھے یہ بھی اچھا لگا کہ یہاں شاعر بننے کے لیے کسی ادبی گروپ کا رکن ہونا ضروری نہیں تھا۔ کوئی شخص اپنی نظم لے کر آ سکتا تھا، اسے پڑھ سکتا تھا اور سامعین کے درمیان بیٹھ سکتا تھا۔ یہ بات مجھے بہت مانوس لگی۔ کیونکہ شاعری آخرکار کسی دربار کی جاگیر نہیں۔ شاعری دل کی آواز ہے، اور دل کی آواز کو ہمیشہ کسی اجازت نامے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ مائیک کے لیے ٹکٹ ضرور خریدنا پڑ سکتا ہے! اس شام ایک اور دلچسپ احساس بھی میرے ساتھ رہا۔

میں تینتیس برس سے برطانیہ میں مقیم ہوں۔ اس عرصے میں لندن اور برطانیہ کی زندگی کے بے شمار رنگ دیکھے ہیں۔ اردو کے کئی مشاعرے پڑھے، سنے، منعقد کیے، ان میں شرکت کی، شاعروں سے ملاقاتیں کیں۔ لیکن پہلی مرتبہ کسی انگریزی مشاعرے میں شریک ہو رہا تھا۔ مجھے لگا کہ شاید ہم اردو والے کبھی کبھی اپنی زبان کی عظمت میں اتنے محو ہو جاتے ہیں کہ دوسری زبانوں کی شاعری کو سننا بھول جاتے ہیں۔ اور انگریزی والے بھی شاید کبھی یہ تصور نہیں کرتے کہ اردو میں شاعری کی ایک ایسی دنیا ہے جو صدیوں سے لفظ، احساس، موسیقی اور تہذیب کو ساتھ لے کر چل رہی ہے۔ اس شام مجھے دونوں دنیاؤں کے درمیان بیٹھنے کا موقع ملا۔ ایک طرف انگریزی کی سادہ، براہِ راست اور روزمرہ زندگی سے جڑی شاعری تھی، دوسری طرف میرے اندر میر، غالب، فیض، فراق اور بے شمار اردو شعرا کی آوازیں تھیں۔ لیکن دونوں کے درمیان ایک بنیادی رشتہ بہت واضح تھا: انسان۔ محبت یہاں بھی تھی، تنہائی یہاں بھی تھی، یاد یہاں بھی تھی، خوشی یہاں بھی تھی، دکھ یہاں بھی تھا۔ فرق صرف اظہار کا تھا۔

اردو شعر میں کبھی ایک لفظ کے اندر پوری کائنات سمٹ آتی ہے۔ ایک مصرع میں صدیوں کی تہذیب بول اٹھتی ہے۔ غزل کا ایک شعر اپنے اندر کئی معنی، کئی اشارے اور کئی دروازے رکھتا ہے۔ انگریزی شاعری میں بھی مجھے احساس ہوا کہ شاعر اپنے تجربے کو براہِ راست قاری یا سامع تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ زبان نسبتاً سادہ ہو سکتی ہے، مگر جذبہ سادہ نہیں ہوتا۔ یہی تو شاعری کا کمال ہے۔ زبان بدلتی رہتی ہے، انسان نہیں بدلتا۔ میں نے اس شام یہ بھی محسوس کیا کہ اردو مشاعرہ صرف شعر پڑھنے کا نام نہیں۔ یہ ایک تہذیبی روایت بھی ہے۔ شاعر، سامع، داد، واہ واہ، ترنم، طرحی مصرعے، غزل، نظم، قافیہ، ردیف، یہ سب مل کر اردو مشاعرے کو ایک خاص رنگ دیتے ہیں۔ انگریزی کی اس محفل میں وہ روایتی "واہ واہ" نہیں تھی، لیکن توجہ تھی۔ یہاں شاعر کے شعر کے بعد شاید کوئی "مکرر ارشاد" نہیں کہتا تھا، مگر مسکراہٹ اور تالیاں موجود تھیں۔ وہاں کوئی سامع شاعر سے یہ نہیں کہتا تھا: "حضرت! آخری شعر دوبارہ پڑھ دیجیے۔" لیکن لوگ خاموشی سے سنتے تھے۔ اور شاید شاعری کے لیے خاموشی بھی ایک طرح کی داد ہے۔

شام تقریباً اسی ماحول میں آگے بڑھتی رہی۔ میں نے محسوس کیا کہ ایک چھوٹے سے کیفے میں بیٹھے یہ بیس پچیس لوگ دراصل شاعری کی ایک بڑی دنیا کا حصہ ہیں۔ کوئی بس میں بیٹھ کر شعر لکھ رہا ہے، کوئی ریٹائرمنٹ کے بعد شاعری کر رہا ہے، کوئی اپنے روزمرہ کے تجربات کو نظم میں ڈھال رہا ہے، اور ایک شخص یعنی میں، اردو کی شاعری کو انگریزی کے درمیان لے آیا ہے۔ یہ خیال مجھے اندر سے خوش کر رہا تھا۔ میں نے سوچا، اگر اردو شاعر کبھی کبھی انگریزی شاعری سنیں اور انگریزی شاعر اردو شاعری سے واقف ہوں تو شاید دونوں زبانوں کے درمیان ایک خوب صورت مکالمہ پیدا ہو سکتا ہے۔ زبانیں ایک دوسرے کی حریف نہیں ہوتیں۔ زبانیں دروازے ہوتی ہیں۔ ایک دروازہ کھولو تو ایک دنیا سامنے آتی ہے، دوسرا کھولو تو دوسری دنیا اور شاعر کا کام شاید یہی ہے کہ وہ دروازے کھولتا رہے۔ اس رات واپس آتے ہوئے میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں پہلی مرتبہ "انگلش مشاعرے" میں گیا تھا، مگر واپس آتے ہوئے مجھے یوں لگا جیسے میں ایک نئے مشاعرے سے نہیں بلکہ ایک نئے تجربے سے لوٹ رہا ہوں۔ اردو مشاعرہ میرے لیے ہمیشہ گھر جیسا ہے۔ وہاں کی آوازیں، انداز، محاورے، داد، قہقہے اور کبھی کبھی شاعر کی طویل تمہیدیں بھی اپنی لگتی ہیں۔ لیکن میٹرونوم کیفے Metronome Café کی وہ شام مجھے یہ سکھا گئی کہ شاعری کا گھر صرف ایک زبان میں نہیں ہوتا۔

اردو اپنی جگہ ایک مکمل تہذیب ہے۔ اس کے لفظوں میں صدیوں کی خوشبو ہے۔ انگریزی کی شاعری اپنی جگہ ایک وسیع دنیا ہے، جس میں جدید زندگی، ذاتی تجربہ اور بدلتے ہوئے معاشرے کی بہت سی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ ایک میں غزل کی موسیقی ہے، دوسرے میں نظم کی براہِ راست گفتگو؛ ایک میں "دل" کے کئی استعارے ہیں، دوسرے میں روزمرہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے واقعات؛ ایک میں شاعر کبھی کہتا ہے کہ شعر اسے "آمد" میں آیا، دوسرے میں کوئی بتاتا ہے کہ شعر بس میں بیٹھے بیٹھے لکھا تھا لیکن آخر میں دونوں ایک ہی جگہ پہنچتے ہیں: انسان کے دل تک۔ اور شاید اسی لیے اس پہلی اکتوبر کی شام، لندن شہر کے مورڈن کے ایک چھوٹے سے کیفے میں، مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ مشاعرہ صرف اردو کا لفظ نہیں۔ مشاعرہ دراصل ایک کیفیت ہے۔ جہاں شاعر اپنے دل کی بات کہے اور کوئی دوسرا اسے سننے کے لیے چند لمحوں کو رک جائے، وہیں مشاعرہ شروع ہو جاتا ہے۔ چاہے زبان اردو ہو یا انگریزی۔ اور میں؟ میں اگلی، پہلی جمعرات کا انتظار کر رہا ہوں۔ آخر ایک اردو شاعر نے انگریزی مشاعرے کا دروازہ دیکھ ہی لیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اگلی بار وہ صرف شاعر بن کر جاتا ہے یا ساتھ میں سموسے بھی لے کر جاتا ہے۔

☆☆☆

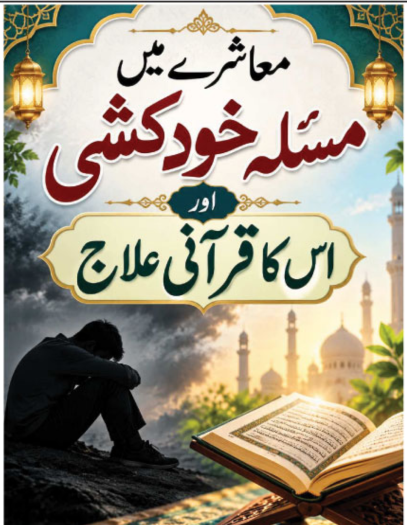

پرویز عالم

جب ہم قرآنِ مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بے شمار اخلاقی صفات ملتی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنی زندگی میں اپنانے کا حکم دیا ہے، جیسے سچائی، امانت داری، مہربانی وغیرہ۔

ان عظیم صفات میں ایک ایسی صفت بھی ہے جسے اسلام میں بہت خاص مقام حاصل ہے۔ قرآنِ مجید نے بار بار اس کی تاکید فرمائی ہے اور اس کے عظیم اجر کا ذکر کیا ہے۔ مزید یہ کہ جب ہم انبیائے کرام علیہم السلام کی مبارک زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ صبر ان کی زندگی کا ایک نمایاں حصہ تھا اور ان کی کامیابی کا ایک اہم ذریعہ بھی تھا۔ بلکہ قرآنِ مجید میں ایک درجن سے زیادہ مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کو براہِ راست صبر اختیار کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور وہ ہے "صبر"

آج میں اسلام کی روشنی میں صبر کے بارے میں گفتگو کروں گا۔

صبر کے لغوی اور اصطلاحی معنی کی بات کریں تو۔

تفسیر نعیمی کے مطابق، صبر کے لغوی معنی ہیں: اپنے آپ کو روکنا یا قابو میں رکھنا۔ اور اصطلاحی میں صبر یہ ہے "مشکلات اور پریشانیوں کے وقت خود کو پرسکون رکھنا اور کامیابی کی امید کو برقرار رکھنا"

اب میں اپنی گفتگو کے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں وہ یہ کہ جب ہم صبر کی بات کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں فطری طور پر چند اہم سوالات پیدا ہوتے ہیں: ہم کس کے حکم پر صبر کرتے ہیں؟ ہمارا صبر کیسا ہونا چاہیے؟ ہم کس کے لیے صبر کرتے ہیں؟ ہم مشکلات کو صبر کے ساتھ کیوں برداشت کرتے ہیں؟ اور آخر میں: ہم صبر کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ دلچسپ بات یہ ہے کہ قرآنِ مجید ان تمام سوالات کے نہایت خوبصورت اور جامع جوابات عطا فرماتا ہے۔ آئیے ایک ایک کر کے ان کے جوابات جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

سب سے پہلے: ہم کس کے حکم پر صبر کرتے ہیں؟

دوسرا جواب سورہ طور کی آیت نمبر 48 دیتی ہے کہ اپنے رب کے حکم پر صبر کرو۔ یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمارا صبر کسی معاشرتی دباؤ کی وجہ سے نہیں بلکہ ہم صبر صرف اپنے خالق اور مالک کے حکم کی اطاعت کے لیے کرتے ہیں پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس کے لیے صبر کریں؟ قرآنِ مجید سورۃ المدثر میں فرماتا ہے: اپنے رب کے لیے صبر کرو۔ اور سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: صبر کرو، اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔ ایک مومن کا صبر نہ ذاتی غرور کے لیے ہوتا ہے اور نہ دنیا میں کچھ حاصل کرنے کے لیے۔ بلکہ اس کا صبر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ پھر یہ سوال کہ ہمارا صبر کس طرح کا ہو؟ تو اس کا بھی جواب قرآنِ مجید سورۃ المعارج میں ارشاد فرماتا ہے "پس خوبصورت صبر کرو"۔

صبرِ جمیل وہ صبر ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ سے شکوہ اور اعتراض نہیں کرتا، بلکہ آزمائش کے وقت اپنے دل کو مضبوط رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ قائم رکھتا ہے۔

محترم سامعین! ایک اور اہم سوال ہمارے سامنے آتا ہے: ہم صبر کیوں کریں؟ قرآنِ مجید نیم تو یہ ایک مختلف جوابات دیے ہیں مثلاً سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔ اور سورۃ آلِ عمران میں ارشاد فرماتا ہے:

اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے"۔

محترم حاضرین! ذرا ایک لمحے کے لیے رک کر سوچیں! اللہ تعالیٰ کی معیت سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے؟ ہم صبر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی معیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو کیا اجر ملے گا؟ قرآنِ مجید سورۃ الزمر میں ارشاد فرماتا ہے:

صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا"۔ ایسا اجر جس کا حساب نہیں کیا جا سکتا، جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، بلکہ جس کا تصور بھی ہماری سوچ سے کہیں بڑھ کر ہے۔ لیکن آخر یہ عظیم اجر کیا ہے؟ قرآنِ مجید خود اس کا جواب دیتا ہے۔

سورۃ الرعد میں ارشاد ہے: "تم پر سلامتی ہو، اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا، پس آخرت کا گھر کیا ہی خوب ہے"۔ یعنی صبر کا عظیم اجر سلامتی اور جنت ہے۔ ہم صبر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رحمت، اس کی رضا اور جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص کو جنت کی نعمت نصیب ہو گئی، اس نے سب سے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

جیسا کہ قرآنِ مجید خود سورۃ آلِ عمران میں فرماتا ہے: یعنی: "جو شخص جہنم کی آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، بے شک وہ کامیاب ہو گیا"۔

!محترم قارئین! ان قرآنی دلائل سے ہم بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام میں صبر کیا ہے اور صبر کی کیا اہمیت ہے۔

اب صبر سے جڑی ایک زمینی حقیقت کی بات کروں کہ اگر ہم دنیا میں موجود بڑے بڑے مذاہب اور قوموں کا جائزہ لیں جیسے اسلام، عیسائیت، یہودیت اور ہندو وغیرہ، تو معلوم ہوگا کہ ہر معاشرے اور قوم میں صبر نام کی چیز موجود ہے اور اس پر عمل کرنے والے لوگ بھی۔ لیکن اگر ہم اسلام اور دوسرے مذاہب اور معاشروں میں صبر کے اثر کا جائزہ لیں تو ہمیں ایک نمایاں فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ اور آج اسی فرق کو واضح کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر ہم عالمی سطح پر جائزہ لیں تو دنیا کے تقریباً ہر مذہب اور ہر معاشرے میں خودکشی کے واقعات پائے جاتے ہیں اور اس کی شرح میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے، نوجوان، جوان، بوڑھے، عورتیں اس بلا کا شکار ہو رہے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ خودکشی کے پس پردہ وجوہات بھی تقریباً ایک جیسی ہیں، مثلاً: ذہنی دباؤ، بے اطمینانی، مالی مشکلات، ازدواجی زندگی اور زندگی کی دیگر سختیاں۔ لیکن ایک ناقابل انکار حقیقت یہ بھی ہے کہ مسلمانوں میں خودکشی کی شرح دوسرے مذاہب اور معاشرے کے مقابل سب سے کم ہے۔ جیسا کہ:

'National Institutes(NIH) of Health نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ کی ایک حیرت انگیز رپورٹ یہ کہتی ہے کہ: صرف اسلام دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں سے ایک ایسا مذہب ہے جس میں خودکشی کی شرح سب سے کم پائی جاتی ہے۔ آبادیاتی اعداد و شمار بھی اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں کہ مسلم اکثریتی ممالک میں خودکشی کی شرح عموماً مغربی، یا مذہبی طور پر متنوع معاشروں کے مقابلے کم ہے"۔

اسی طرح گوگل پر اس موضوع سے متعلق متعدد رودادیں اور بھی موجود ہیں۔

یہ رپورٹ ایک اہم سوال پیدا کرتی ہے: کیا مسلمان اپنی زندگی میں مشکلات، مصیبتوں اور آزمائشوں کا سامنا نہیں کرتے؟ جواب یہ ہے: یقیناً کرتے ہیں۔ مسلمان بھی دیگر تمام انسانوں کی طرح آزمائشوں سے گزرتے ہیں، غم و اندوہ کا سامنا کرتے ہیں اور مختلف بلاؤں سے دوچار ہوتے ہیں۔ پھر آخر وہ کون سی چیز ہے جو بہت سے مسلمانوں کو انتہائی کٹھن، غربت و افلاس والے حالات میں بھی خودکشی جیسا مہلک قدم اٹھانے سے محفوظ رکھتی ہے؟ اس کا جواب ہے:

***صبر*۔**

ہر طبقے اور ہر معاشرہ کے لوگ مشکلات کو برداشت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، صبر کرتے ہیں، لیکن ایک غیر مسلم یا ملحد کا صبر اکثر دنیاوی فائدوں، ذاتی خواہشات اور مادی مقاصد سے وابستہ ہوتا ہے۔ جب مصیبتیں حد سے بڑھ جاتی ہیں اور انہیں کوئی سہارا یا تسلی دینے والا نظر نہیں آتا تو وہ مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کر لیتے ہیں۔ اس کے برعکس، ایک مسلمان کا صبر محض دنیاوی فائدے یا ذاتی خواہشات پر مبنی نہیں ہوتا، بلکہ اس کے صبر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے، رب کے حکم کی پابندی اور اس کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ مسلمان یہ یقین رکھتا ہے کہ ہر آزمائش (مثلاً جان کی، مال کی، اولاد کی یا دیگر چیزوں کی) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ہر مشکل کے بعد آسانی آتی ہے نیز اللہ رب العزت ہر وقت اپنے بندے کے ساتھ ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ سورہ الم نشرح میں فرماتا ہے

بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔"

مزید سورۃ الحدید میں فرماتا ہے: "وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو"۔

یہی صبر کہیں نہ کہیں ایک مسلم کے دل کو قوت بخشتا ہے اور اسے سکون عطا کرتا ہے۔ اگر چہ کوئی انسان تسلی دینے یا غم بانٹنے کے لیے موجود نہ ہو، تب بھی وہ اللہ کی بارگاہ میں اپنی حالات بیان کرتا ہے اور اس کی رحمت اور مدد کا امیدوار رہتا ہے۔

اسلام کا یہی صبر مسلمانوں کو خودکشی جیسے حرام اور تباہ کن راستے سے بچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا اسلام میں صبر ایک عظیم روحانی قوت ہے جو انسان کو امید، حوصلہ اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے کی طرف رہنمائی کرتی ہے، صبر محض ایک اخلاقی خوبی یا عمدہ صفت نہیں، بلکہ یہ ایک مضبوط سہارا اور زندگی بچانے والا ایک قیمتی سرمایہ ہے، یہ وہ راستہ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا، اس کی محبت، اس کی معیت، بے شمار اجر و ثواب، اور بالآخر جنت الفردوس کی ابدی نعمتوں تک پہنچا کر اصل کامیابی دلاتا ہے۔

پرویز عالم
البرکات انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ، یوپی۔
موبائل نمبر: 7786880311

غزل

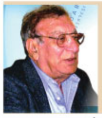

احمد فراز

سنا ہے لوگ اسے آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں
سو اس کے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے ربط ہے اس کو خراب حالوں سے
سو اپنے آپ کو برباد کر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے درد کی گاہک ہے چشم ناز اس کی
سو ہم بھی اس کی گلی سے گزر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے اس کو بھی ہے شعر و شاعری سے شغف
سو ہم بھی معجزے اپنے ہنر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے رات اسے چاند تکتا رہتا ہے
ستارے بام فلک سے اتر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے دن کو اسے تتلیاں ستاتی ہیں
سنا ہے رات کو جگنو ٹھہر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے حشر ہیں اس کی غزال سی آنکھیں
سنا ہے اس کو ہرن دشت بھر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے رات سے بڑھ کر ہیں کاکلیں اس کی
سنا ہے شام کو سائے گزر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے اس کی سیہ چشمگی قیامت ہے
سو اس کو سرمہ فروش آہ بھر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے اس کے لبوں سے گلاب جلتے ہیں
سو ہم بہار پہ الزام دھر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے آئنہ تمثال ہے جبیں اس کی
جو سادہ دل ہیں اسے بن سنور کے دیکھتے ہیں
سنا ہے جب سے حمائل ہیں اس کی گردن میں
مزاج اور ہی لعل و گہر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے چشم تصور سے دشت امکاں میں
پلنگ زاویے اس کی کمر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے اس کے بدن کی تراش ایسی ہے
کہ پھول اپنی قبائیں کتر کے دیکھتے ہیں
وہ سرو قد ہے مگر بے گل مراد نہیں
کہ اس شجر پہ شگوفے ثمر کے دیکھتے ہیں
بس اک نگاہ سے لٹتا ہے قافلہ دل کا
سو رہروان تمنا بھی ڈر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے اس کے شبستاں سے متصل ہے بہشت
مکیں ادھر کے بھی جلوے ادھر کے دیکھتے ہیں
رکے تو گردشیں اس کا طواف کرتی ہیں
چلے تو اس کو زمانے ٹھہر کے دیکھتے ہیں
کسے نصیب کہ بے پیرہن اسے دیکھے
کبھی کبھی در و دیوار گھر کے دیکھتے ہیں
کہانیاں ہی سہی سب مبالغے ہی سہی
اگر وہ خواب ہے تعبیر کر کے دیکھتے ہیں
اب اس کے شہر میں ٹھہریں کہ کوچ کر جائیں
فرازؔ آؤ ستارے سفر کے دیکھتے ہیں

زیرزمین پانی کی سطح بڑھانے کے لیے موبائل ایپلی کیشن شروع

نئی دہلی، (یواین آئی) جل شکتی کے وزیر سی آر پاٹل نے سائنسی طریقے سے زیرزمین پانی کی سطح کو دوبارہ بڑھانے کی منصوبہ بندی اور اس کے لیے ممکنہ مقامات کی نشاندہی میں مدد فراہم کرنے کے مقصد سے ری چارج موبائل ایپلی کیشن شروع کی ہے۔ وزارتِ جل شکتی کے مطابق، قومی آبی مشن کے تعاون سے بساگ-این نے یہ ایپلی کیشن تیار کی ہے۔ اس کے ذریعے صارفین تین کلومیٹر تک کے دائرے میں زیرزمین پانی کی مصنوعی طور پر سطح بڑھانے کے ممکنہ مقامات کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور مقامی حالات کے مطابق مناسب ری چارج ڈھانچوں کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ مسٹر پاٹل کے مطابق، اس ایپلی کیشن کے ذریعے بارش کے پانی کو زمین کے اندر پہنچا کر زیرزمین پانی کی سطح بڑھانے کے لیے ممکنہ مقامات کی شناخت کی جاسکے گی اور مقامی حالات کے مطابق پانی کو زمین میں جذب کرنے والے ڈھانچوں کی منصوبہ بندی کی جاسکے گی۔ اس پلیٹ فارم پر بارش، زیرزمین پانی کی سطح، زیرزمین پانی کے استعمال، ڈھلان اور نکاسیٔ آب سمیت جغرافیائی و مکانی اعداد وشمار استعمال کیے گئے ہیں۔ اس کا ویب پورٹل گاؤں کی سطح پر مصنوعی ری چارج ڈھانچوں کے لیے مقامات کے تعین سے متعلق نقشے، جغرافیائی معلوماتی نظام (جی آئی ایس) کے آلات اور موضوعاتی تہیں فراہم کرتا ہے۔

ایسڈ کی کھلے عام فروخت پر سپریم کورٹ سخت

عدالت عظمیٰ نے ایسڈ حملوں کے واقعات پر مرکزی حکومت کے تئیں ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ’حکومت سے طلب کیا جواب‘

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے منگل (27 اکتوبر) کو ملک بھر میں ایسڈ حملوں کے بڑھتے واقعات پر گہری تشویش ظاہر کی۔ عدالت نے کہا کہ یہ صورتحال پالیسی کی ناکامی کو ظاہر کرتی ہے۔ سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ ایسڈ کی فروخت پر پابندی کو یقینی بنائے۔ عدالت نے کہا کہ محض ہمدردانہ اور جذباتی زبان میں ایسڈ کی فروخت پر پابندی سے متعلق سرکلر جاری کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوگا۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت، جسٹس جوائے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے کہا کہ مرکزی حکومت کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ سبھی ریاستیں ایسڈ کی فروخت پر پابندی سے متعلق ہدایات پر عمل درآمد کریں۔ عدالت نے مرکزی حکومت کو ایسڈ کی فروخت کو ضابطے کے تحت لانے کے معاملے پر ایک تفصیلی تعمیلی رپورٹ داخل کرنے کی ہدایت دی۔ عدالت نے کہا کہ بازاروں میں ایسڈ کی آسانی سے دستیابی سپریم کورٹ کے سابقہ احکامات کے مقصد کو ہی ناکام بنارہی ہے۔ سپریم کورٹ نے ایسڈ حملوں کے واقعات پر مرکزی حکومت کے تئیں ناراضگی کا اظہار بھی کیا۔ عدالت نے کہا کہ ایسڈ کی غیر قانونی فروخت روکنے کے لیے بنائی گئی اس کی رہنما ہدایات ناکام رہی ہیں۔ ایسڈ حملوں کے متاثرین کی بازآبادکاری اور ایسڈ کی فروخت کو ضابطے کے تحت لانے سے متعلق عرضیوں پر سپریم کورٹ نے یہ حکم دیا۔

ایسڈ حملوں کا شکار خواتین کی جانب سے سخت ضابطے اور بہتر بازآبادکاری کا مطالبہ کرتے ہوئے دائر کی گئی عرضیوں پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے سالیسٹر جنرل تشار مہتا سے کہا کہ بازاروں میں ایسڈ کی آسانی سے دستیابی ہمارے احکامات کے بنیادی مقصد کو ہی ختم کر رہی ہے۔ اس سمت میں کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں؟ تعمیلی رپورٹ داخل کریں۔ عدالت نے اس بات پر غور کیا کہ 2013 اور 2015 میں اس کی جانب سے دی گئی ہدایات کے باوجود ایسڈ اب بھی کھلے عام دستیاب ہے۔ ان ہدایات میں ایسڈ کی فروخت کو ضابطے کے تحت لانے، تصویر والے شناختی کارڈ اور پتے کا ثبوت طلب کرنے، ایسڈ خریدنے کی وجہ بتانے اور نابالغوں کو اس کی فروخت پر پابندی عائد کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے بتایا کہ مرکزی وزارت داخلہ نے کئی بار مشاورتی ہدایات جاری کی ہیں اور ’ماڈل رولز‘ بھی بھیجے ہیں، لیکن ان پر عمل درآمد کی ذمہ داری ریاستوں کی ہے۔ انہوں نے عدالت کو یقین دلایا کہ مرکزی حکومت سخت سزاؤں کی دفعات کے ساتھ نئی رہنما ہدایات لانے پر غور کرے گی۔ سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو 4 ہفتوں کے اندر ایک تفصیلی حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی۔ اس میں ریاست وار اعداد وشمار ہونے چاہئیں، مثلاً لائسنس یافتہ فروخت کنندگان کی تعداد کتنی ہے، کتنی بار معائنہ کیا گیا، غیر قانونی فروخت کے معاملے میں کتنی ایف آئی آر درج کی گئیں اور ای کامرس پلیٹ فارمز کے خلاف کیا کارروائی کی گئی۔

علاوہ عدالت نے متاثرین کو دیے گئے معاوضے، ضابطۂ فوجداری (سی آر پی سی) کی دفعہ 357C کے تحت مفت علاج کی سہولت اور ان کی تعلیم و روزگار کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں بھی معلومات طلب کیں۔ عرضی گزاروں نے بتایا کہ سپریم کورٹ کے مفت علاج سے متعلق احکامات کے باوجود متاثرین کو معاوضہ ملنے میں تاخیر ہورہی ہے اور کئی معاملات میں انہیں علاج فراہم کرنے سے بھی انکار کر دیا جاتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ باعزت زندگی گزارنے کے حق میں متاثرین کی مناسب بازآبادکاری بھی شامل ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 3 دسمبر کو ہوگی۔

بڑھتی مہنگائی، بڑھتا قرض، گھٹتی کمائی، مودی حکومت میں متوسط طبقے کے حصے میں آئی صرف تباہی: جے رام رمیش

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس نے بڑھتی مہنگائی، قرض اور گھٹتی آمدنی کو لے کر مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے کہا کہ حکومت کو معاشی بدحالی کی حقیقت تسلیم کرنی چاہیے اور روزگار کے مواقع بڑھانے اور مہنگائی پر قابو پانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔ کانگریس کے راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری ایک پوسٹ کا آغاز کچھ اس طرح کیا ہے کہ ”بڑھتی مہنگائی، بڑھتا قرض، گھٹتی آمدنی، مودی حکومت میں متوسط طبقے کے حصے میں آئی صرف تباہی!“ جے رام رمیش نے اپنی ’ایکس‘ پوسٹ میں اخبار کا ایک تراشا شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ”مودی حکومت مہنگائی کی اصل تصویر چھپانے کے لیے اعداد وشمار کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہی ہے۔ گرتی معیشت اور روزگار کے گھٹتے مواقع کا سب سے زیادہ خمیازہ نوجوان نسل بھگت رہی ہے۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ کمپنیاں کم بھرتیاں کر رہی ہیں اور لوگوں کی سالوں پرانی ملازمتیں تک جا رہی ہیں۔“

کانگریس لیڈر جے رام رمیش کے مطابق مہنگائی کے مقابلے میں آمدنی اور بچت مسلسل گھٹتی جارہی ہے۔ خاندانوں کا قرض تیزی سے بڑھ رہا ہے اور روزمرہ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے انہیں ادھار لینے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ تنخواہیں یا تو جمود کا شکار ہیں یا مہنگائی کے مطابق ان میں اضافہ کیے جانے کے باوجود ان کی حقیقی قوت خرید کم ہوگئی ہے۔ ایک طرف امیروں کی دولت اور کارپوریٹ منافع بڑھ رہے ہیں، تو دوسری طرف متوسط طبقے کے خاندان اپنے گھر کا بجٹ سنبھالنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ایسے مشکل معاشی حالات میں خاندان اپنی بچت خرچ کر کے گزارا کرنے کو مجبور ہیں۔ حکومت جی ڈی پی کے سہارے سچائی سے انکار کر رہی ہے، جب کہ متوسط طبقے اور غریب خاندان اپنے معاشی مستقبل کو لے کر بہت فکرمند ہیں۔ جے رام رمیش نے مزید لکھا کہ ”ہمارا واضح مطالبہ ہے کہ حکومت معاشی بدحالی کی حقیقت تسلیم کرے، روزگار کے مواقع بڑھائے اور مہنگائی پر قابو پانے کے لیے ٹھوس قدم اٹھائے۔“ ساتھ ہی انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی سے مخاطب ہوتے ہوئے لکھا کہ ”مودی جی، بڑھتی معاشی عدم مساوات ملک کے سب سے بڑے خدشات میں سے ایک ہے، لیکن آپ اسے فروغ دے رہے ہیں۔ جی ڈی پی کے اعداد وشمار کبھی یہ نہیں بتاتے کہ ترقی کا فائدہ کس کو مل رہا ہے اور عام آدمی کی زندگی کتنی بہتر ہو رہی ہے۔ جب آمدنی اور دولت کا بڑا حصہ مٹھی بھر لوگوں کے پاس محدود ہوتا جائے اور عام خاندان مہنگائی، قرض اور گھٹتی بچت کے دباؤ میں زندگی گزارنے کو مجبور ہوں، تو جی ڈی پی کے کاغذی اعداد وشمار زمینی حقیقت پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔“ پوسٹ کے آخر میں جے رام رمیش لکھتے ہیں کہ ”معاشی ترقی کا دعویٰ تبھی بامعنی ہے جب اس کا فائدہ عام آدمی تک پہنچے، ورنہ یہ اعداد وشمار ترقی کی نہیں بلکہ بڑھتی معاشی خلیج کی کہانی بیان کرتے ہیں۔“

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبا بھی ملک بھر کے دیگر طلبا کی طرح ’طلبا یونین‘ کے مستحق ہیں: پون کھیڑا

نئی دہلی۔(ایجنسی) جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبا تقریباً 2 ہفتوں سے طلبا یونین الیکشن کی بحالی اور الیکشن کی حتمی تاریخ کے اعلان کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاجی مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جامعہ کی انتظامیہ نے بھلے ہی یقین دلایا ہے کہ طلبا یونین الیکشن کی بحالی ہو جائے گی، لیکن انھوں نے اب تک انتخاب کے لیے تاریخ مقرر نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑی تعداد میں طلبا کا احتجاج جاری ہے۔ اس معاملہ میں کانگریس نے جامعہ کے طلبا کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک بھر کے دیگر طلبا کی طرح ہی جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبا بھی ’طلبا یونین‘ کے مستحق ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری

ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”یہ اس ملک میں جمہوری صورت حال (خصوصاً نوجوانوں کے نقطۂ نظر سے) کی ایک نہایت شرمناک عکاسی ہے کہ اکیسویں صدی کے ہندوستان میں دہلی کی جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبا کو اپنے اس بنیادی حق کے مطالبہ کے لیے 2 ہفتوں سے زیادہ عرصہ تک احتجاج کرنا پڑا، جس کی ضمانت آئین کی دفعہ (1)(19c) کے تحت انہیں حاصل ہے۔ یہ حق ایک منتخب طلبا یونین تشکیل دینے کی آزادی سے متعلق ہے۔“ وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ”انتظامیہ نے ’اسلام پسند‘ نعرے بازی کا بیانیہ گھڑ کر احتجاج کو بدنام کرنے اور اس کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی۔ پون کھیڑا نے اس معاملہ میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کی انتظامیہ کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہوئے کہا کہ ”جب طلبا نے مجرموں کی شناخت کے لیے سی سی ٹی وی فوٹیج پولیس کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا، تو انتظامیہ پیچھے ہٹ گئی۔ آخرکار یونیورسٹی نے یہ عذر پیش کر کے اپنی ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کی کہ نعرے بازی کے مقام کے قریب لگے تینوں کیمرے اس وقت کام نہیں کر رہے تھے۔“ اس عذر پر حیرانی ظاہر کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ ”یہ ایک بے کار بہانہ ہے، جو اس معاملے میں انتظامیہ کی ملی بھگت کو بے نقاب کرتا ہے۔“

پون کھیڑا کا کہنا ہے کہ طلبا یونین تشکیل دینے کا حق بابا صاحب امبیڈکر کے دیے ہوئے نعرے ’تعلیم حاصل کرو، احتجاج کرو، منظم ہو‘ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ضروری ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جامعہ کے طلبا بھی ملک بھر کے دیگر تعلیمی اداروں سے منسلک طلبا کی طرح اس حق کے مستحق ہیں اور ہم ان کی جدوجہد میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

ایم ایل سی انتخابات میں کامیابی این سی پی (شرد چندر پوار) کے لیے اہم موڑ، عوام آج بھی پوار سے محبت کرتے ہیں: ششی کانت شنڈے

ممبئی، (یواین آئی) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے مہاراشٹر صدر ششی کانت شنڈے نے بدھ کے روز مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے انتخابات میں پونے اور مراٹھواڑہ سے پارٹی امیدواروں کی کامیابی کو پارٹی کے لیے ایک اہم موڑ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں خطوں کے عوام آج بھی شرد پوار پر اپنا اعتماد برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ریاست بھر کے ووٹروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شنڈے نے کہا کہ انتخابی نتائج سے ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ اور اہل امیدواروں کو میدان میں اتارنے سے انتخابی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی مراٹھواڑہ اور پونے کے عوام شرد پوار سے محبت کرتے ہیں۔ جب ہم تعلیم یافتہ اور اچھے امیدواروں کو میدان میں اتارتے ہیں تو ہمیں ایسے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کامیابی ہماری پارٹی کے لیے ایک اہم موڑ ثابت ہوگی۔ شنڈے نے بتایا کہ ریاستی پارٹی صدر کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد قانون ساز کونسل کے یہ انتخابات ان کے لیے پہلا انتخابی امتحان تھے۔ ان کے مطابق، ان انتخابات میں حاصل ہونے والی کامیابی مستقبل میں پارٹی کے لیے تحریک اور حوصلے کا ذریعہ بنے گی۔ انہوں نے حکمراں مہایوتی اتحاد کے خلاف مہاوکاس اگھاڑی کے اتحادیوں کی مشترکہ کوششوں کو بھی کامیابی کا اہم سبب قرار دیا۔ ان کے مطابق، پارٹی کے رہنماؤں نے انتخابی مہم میں سرگرمی سے حصہ لیا، جبکہ اتحادی جماعتوں نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ شنڈے نے کہا کہ ان انتخابات کے دوران مہاراشٹر میں ایک مختلف قسم کا سیاسی ماحول دیکھنے کو ملا۔

طلبا تعلیم کے اخراجات پورے کرنے کے لیے خون فروخت کرنے پر مجبور

مرکز اور اتر پردیش میں ’تعلیم کے بدلے خون‘ کا کاروبار کرنے والے آدم خور برسر اقتدار ہیں، کانگریس کا حکومت پر حملہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) ”دینک بھاسکر نے الٰہ آباد میڈیکل ایسوسی ایشن کے بلڈ بینک پر ایک اسٹنگ آپریشن کیا ہے۔ اسٹنگ میں سامنے آیا ہے کہ الٰہ آباد میڈیکل ایسوسی ایشن بلڈ بینک کے آس پاس کوچنگ سنٹرس کا ہب ہے۔ یہاں بہت بڑی تعداد میں طلبا پڑھائی کو جاری رکھنے کے لیے اپنا خون فروخت کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ شرم کی بات مزید کچھ نہیں ہوسکتی۔ ایسی حکومت کا کیا فائدہ جو بچوں کے لیے تعلیم کا انتظام نہ کر پائے، انھیں رہنے کے لیے ہاسٹل نہ دے پائے۔“ یہ بیان آج ایک پریس کانفرنس میں اتر پردیش کانگریس انچارج ایڈووکیٹ راجندر پال گوتم نے دیا۔ پریس کانفرنس میں ان کے ساتھ کانگریس کے قومی میڈیا کوآرڈینیٹر ابھے دوبے بھی موجود تھے۔ دونوں نے ہی مرکز اور اتر پردیش میں برسر اقتدار بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا اور طلبا کے ساتھ ہو رہے سلوک کے لیے انھیں ’آدم خور‘ تک کہہ ڈالا۔ ایڈووکیٹ راجندر پال گوتم نے ’دینک بھاسکر‘ کے اسٹنگ آپریشن کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ”رپورٹر کو پتہ چلا کہ الٰہ آباد میڈیکل ایسوسی ایشن کے بلڈ بینک کے پاس دلالوں کا بول بالا ہے۔ ان دلالوں کو پتہ ہوتا ہے کہ ہاسٹل میں رہنے والے کون سے طالب علم معاشی طور پر بدحال ہیں اور کن طلبا کو پیسوں کی ضرورت ہے۔“ وہ آگے کہتے ہیں کہ ”یہ دلال طلبا کا فرضی ڈاکیومنٹیشن کراتے ہیں اور پھر ان کا خون فروخت کیا جاتا ہے۔ مجبور طالب علم یہ سب صرف تعلیم جاری رکھنے اور ہاسٹل کی فیس بھرنے کے لیے کرتے ہیں۔“ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اسٹنگ آپریشن میں معلوم ہوا کہ طالب علم ایک ماہ میں 4-4 مرتبہ خون فروخت کر رہے ہیں اور انھیں ایک یونٹ خون کے لیے 4 سے 5 ہزار روپے ملتے ہیں۔ اس معاملہ میں اتر پردیش کی بی جے پی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ”حکومت ڈینگیں تو بڑی بڑی ہانکتی ہے، لیکن حقیقت سب کے سامنے ہے۔“

ایڈووکیٹ راجندر پال گوتم نے ملک و ریاست میں طلبا کی بدتر حالت اور خودکشی سے متعلق کچھ اہم اعداد وشمار بھی میڈیا اہلکاروں کے سامنے رکھے۔ انھوں نے کہا کہ ”اتر پردیش میں ہر ماہ تقریباً 132 طلبا خودکشی کرتے ہیں۔ 2024 میں ملک بھر میں مجموعی طور پر 14488 طلبا نے خودکشی کی۔ ملک میں اعلیٰ تعلیم بہت مہنگی ہوچکی ہے اور بیشتر پروفیشنل کورسز پرائیویٹ کالجوں میں ہو رہے ہیں۔ ایسے میں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، انتہائی پسماندہ، پسماندہ طبقہ یا جنرل کیٹگری کے لوگ بھی بچوں کی تعلیم کا خرچ نہیں اٹھا پا رہے ہیں۔“ انھوں نے اتر پردیش میں طلبا کی اسکالرشپ میں تخفیف کا الزام بھی عائد کیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ ”درج فہرست ذات کے لیے پوسٹ میٹرک اسکالرشپ میں مرکز کی طرف سے 24-2023 میں 674 کروڑ 83 لاکھ روپے ملے تھے، 25-2024 میں اسے نصف کر کے 366 کروڑ 2 لاکھ روپے کر دیا گیا۔“ کانگریس لیڈر نے دعویٰ کیا کہ ”وزیراعلیٰ یوگی بھی اس بات کو قبول کر چکے ہیں کہ ریاست میں 5 لاکھ کے قریب بچے اسکالرشپ سے محروم رہ گئے۔“ ان کا کہنا ہے کہ اتر پردیش کے بیشتر کالجوں میں یہی حالات ہیں۔ طلبا کے اسکالرشپ درخواستوں کو قصداً نامنظور کیا جاتا ہے یا پھر لٹکا دیا جاتا ہے۔ ایسے میں جب اسکالرشپ نہیں ملتی تو مجبوری میں بچے تعلیم ترک کرنے کے لیے مجبور ہوجاتے ہیں۔“

راہل کو ہر معاملے کو سیاسی رنگ دینے سے گریز کرنا چاہیے: سیتارمن

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کو ہر معاملے کو سیاسی رنگ دینے سے گریز کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسٹر گاندھی کی جانب سے کاروباری اور قانونی معاملات کو غیر ذمہ دارانہ انداز میں مجرمانہ قرار دینا قطعی ناقابل قبول ہے۔ محترمہ سیتارمن نے بدھ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر مسٹر گاندھی کے تبصرے کے جواب میں کہا کہ وہ بار بار ہندوستانی صنعت اور کاروباری افراد کی کامیابیوں کو کم کر کے پیش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا مسٹر گاندھی اب کاروباری رہنماؤں کو بھی بداعتمادی اور تلخی پھیلانے کے لیے اکسانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

وزیر خزانہ نے کہا کہ کانگریس نے کئی دہائیوں تک لائسنس کوٹہ راج کے ذریعے ہندوستانی کاروباری افراد کے حوصلے پست کیے اور کروڑوں

لوگوں کو غربت میں رکھا۔ اس کے برعکس وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت ہندوستانی صنعت کو روزگار پیدا کرنے اور اقتصادی ترقی کا ذریعہ سمجھتی ہے، اور اس کی پالیسیاں کاروبار، صنعت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی جماعتوں، رہنماؤں، حکومتوں اور اداروں کی یکساں ذمہ داری ہے کہ وہ صنعت کی حمایت کریں، کسانوں کو مضبوط بنائیں اور نوجوانوں کا مستقبل محفوظ کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ محدود سیاسی مقاصد کے لیے بے بنیاد الزامات لگانے کے بجائے تعمیری انداز میں بات چیت کرنا ضروری ہے۔ محترمہ سیتارمن نے عدلیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آئین تمام شہریوں کے لیے انصاف کو یقینی بناتا ہے اور عدالتوں کو اس کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسٹر گاندھی، ان کی پارٹی اور کانگریس کی قیادت والی حکومتوں کے وزرائے اعظم نے عدلیہ کو نامناسب طریقے سے نیچا دکھایا ہے۔ انہوں نے مسٹر گاندھی سے ہر جگہ خطرہ دیکھنے سے بھی گریز کرنے کو کہا۔ اس سے قبل مسٹر گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ٹاٹا گروپ کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ٹاٹا کو مجرمانہ انداز میں تباہ کیا جارہا ہے اور کوئی بھی کاروباری رہنما اس معاملے پر بولنے کی ہمت نہیں کر رہا ہے۔

امت شاہ انبالہ کے شہید یادگار کا افتتاح کریں گے

چنڈی گڑھ، 28 اکتوبر (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ 5 نومبر کو انبالہ چھاؤنی میں 1857 کی پہلی جنگ آزادی کے لیے وقف شہید یادگار کا افتتاح کریں گے۔ ہریانہ کے وزیر توانائی، نقل وحمل اور محنت انیل وج نے یہ اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے بعد گاندھی میدان میں ایک بڑی ریلی منعقد کی جائے گی۔ مسٹر وج نے لوگوں سے پروگرام میں بڑی تعداد میں شرکت کرنے کی اپیل کی۔ یادگار کو 6 نومبر سے عام لوگوں کے لیے کھول دیا جائے گا۔ مسٹر وج نے کہا کہ تقریباً 800 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی اس یادگار میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے جنگ آزادی کی تاریخ پیش کی جائے گی۔ اس میں ہریانہ، پنجاب، بہار سمیت مختلف علاقوں میں ہونے والی جدوجہد کے بارے میں بھی معلومات ملیں گی۔

کلیم الدین احمد، پریم چند اور معاصر اردو ادب پر تین کتابوں کا اجرا

قومی اردو کونسل کی دو سال سات ماہ کی کارکردگی: 103 کتابیں اور 200 سے زائد پروگرام

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں کلیم الدین احمد، پریم چند اور معاصر اردو ادب سے متعلق تین اہم کتابوں کا اجرا عمل میں آیا۔ یہ کتابیں جواہر لعل نہرو یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ میں منعقدہ سمیناروں میں پیش کیے گئے مقالات کے مجموعے ہیں، جنہیں ڈاکٹر شمس اقبال، پروفیسر کوثر مظہری اور پروفیسر شہزاد انجم نے مرتب کیا ہے۔ پہلی کتاب ’معاصر اردو ادب کا تخلیقی، تنقیدی اور تحقیقی منظرنامہ‘ میں 35 مضامین، دوسری کتاب ’کلیم الدین احمد کی نگارشات: ایک بازدید‘ میں 22 مضامین اور کلیدی خطبہ، جب کہ تیسری کتاب ’پریم چند کا ادب: نئے تناظر میں‘ میں 28 مضامین شامل ہیں۔

تقریب کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شہپر رسول نے تین کتابوں کی بیک وقت اشاعت کو قابلِ ستائش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ قومی اردو کونسل ایک اہم قومی ادارہ ہے، جسے ڈاکٹر شمس اقبال نے متحرک بنایا ہے۔ انہوں نے پریم چند کے فکشن اور کلیم الدین احمد کی تنقیدی خدمات کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ پروفیسر فاروق بخشی، ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا، پروفیسر احمد محفوظ، پروفیسر ابوبکر عباد، پروفیسر شہزاد انجم اور پروفیسر کوثر مظہری نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے کتابوں کی اشاعت کو اردو ادب اور علمی روایت کے فروغ کے لیے اہم قدم قرار دیتے ہوئے قومی اردو کونسل کی سرگرمیوں کو سراہا۔ ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے اظہارِ تشکر سے قبل بتایا کہ گزشتہ دو سال اور سات ماہ کے دوران کونسل نے 200 سے زائد پروگرام منعقد کیے اور 103 کتابیں شائع کیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی کوشش رہی کہ کونسل کو علمی و تحقیقی سرگرمیوں کا مرکز بنایا جائے۔ اسی عرصے میں ’وکست بھارت 2047‘ سے متعلق اردو میں پہلا دستاویزی مجموعہ تیار کیا گیا اور بچوں کے لیے 40 سے زائد کتابیں بھی شائع ہوئیں۔ تقریب سے قبل نایاب حسن نے مہمانوں کا استقبال کیا، جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر جاوید حسن نے انجام دیے۔ اس موقع پر دہلی اور اطراف کے متعدد اہلِ علم و ادب، کونسل کے اراکین اور جامعہ کے طلبہ وطالبات موجود تھے۔

سال 2030 تک گرین انرجی کے لیے 220 ارب ڈالر کی ضرورت

بھارت آر ای کانفرنس سے قابلِ تجدید توانائی میں سرمایہ کاری بڑھنے کی امید

نئی دہلی، (یواین آئی) ملک میں گرین انرجی کو مزید فروغ دینے کے لیے آئندہ چار برسوں کے دوران اس شعبے میں 220 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری درکار ہے۔ اگلے ہفتے منعقد ہونے والی بھارت ری نیوایبل انرجی (بھارت آر ای) کانفرنس اور نمائش 2026 سے اس شعبے میں سرمایہ کاری کو مزید رفتار ملنے کی امید ہے۔ وزارتِ نئی اور قابلِ تجدید توانائی کے سکریٹری سنتوش کمار سارنگی نے بدھ کے روز یہاں کانفرنس کے بارے میں میڈیا کو معلومات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ 2024 میں منعقدہ بھارت آر ای کانفرنس کے بعد دو برسوں کے دوران حکومت نے گرین انرجی کے شعبے میں چھ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی، جس سے حوصلہ پا کر نجی شعبے کی جانب سے 64 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی۔ اس میں 2.6 ارب ڈالر کی راست غیر ملکی سرمایہ کاری بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس سے بھی اسی طرح کی توقع ہے اور امید ہے کہ یہ سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ مسٹر سارنگی نے کہا کہ 500 گیگاواٹ غیر رکازی ایندھن پر مبنی توانائی کا ہدف حاصل کرنے کے لیے سال 2030 تک ملک کے گرین انرجی کے شعبے میں 220 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری درکار ہے۔ اس میں براہ راست گرین انرجی اور اس کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر ہونے والی سرمایہ کاری بھی شامل ہے۔ شمسی توانائی کے لیے 70 ارب ڈالر، ہوا سے پیدا ہونے والی توانائی کے لیے 30 سے 35 ارب ڈالر، گرین ہائیڈروجن کے لیے 20 سے 25 ارب ڈالر، حیاتیاتی توانائی کے لیے تین سے پانچ ارب ڈالر اور آبی بجلی کے لیے 12 سے 15 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری درکار ہے۔ اس کے علاوہ بیٹری اسٹوریج کے لیے 20 ارب ڈالر، مینوفیکچرنگ کے لیے 15 ارب ڈالر اور بجلی کی ترسیل کے نظام کے لیے 40 سے 45 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ یہاں بھارت منڈپم میں 2 سے 5 نومبر تک منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں گرین انرجی سے متعلق تمام امور پر تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔ اس میں 130 سے زیادہ ممالک کے 75 ہزار سے زائد نمائندے شرکت کریں گے۔ کانفرنس میں 14 ریاستوں اور 70 ممالک کے خصوصی اجلاس منعقد ہوں گے۔ بیرونِ ملک سے 40 وزرا سمیت 835 سفارت کاروں نے اب تک اپنی شرکت کی تصدیق کی ہے۔ کانفرنس اور نمائش کا انعقاد 32 ہزار مربع فٹ کے رقبے میں کیا جارہا ہے، جہاں 400 نمائش کنندگان اور 500 مقررین شرکت کریں گے۔ وزیراعظم نریندر مودی 2 نومبر کو بھارت آر ای کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ اسی دن بند کمرے میں چیف ایگزیکیٹو افسران (سی ای اوز) کی گول میز کانفرنس بھی منعقد ہوگی۔ اگلے روز، یعنی 3 نومبر سے عام لوگوں کے لیے مفت داخلے کی سہولت دستیاب ہوگی۔ نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن 5 نومبر کو اختتامی تقریب میں مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ مسٹر سارنگی نے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ بھارت نے اب تک گرین انرجی کے شعبے میں کتنی پیش رفت کی ہے اور مستقبل کے لیے اس کی حکمت عملی کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ دوسرے ممالک کے تجربات سے سیکھنے کا موقع بھی ہوگا۔ کانفرنس میں حکومتوں کے درمیان، حکومتوں اور کاروباری اداروں کے درمیان اور کاروباری اداروں کے آپس میں معاہدے ہونے کی امید ہے۔ اس میں کئی ماہرینِ تعلیم، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) اور اسٹارٹ اپس بھی شرکت کریں گے۔

ہردیپ سنگھ پوری کی امیدواری کے خلاف این ایس یو آئی نے پتلہ نذرِ آتش کیا

بھوپال، (یواین آئی) انڈین نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) کی مدھیہ پردیش شاخ نے مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری کی راجیہ سبھا کے ضمنی انتخاب میں امیدواری کے خلاف ریاستی کانگریس دفتر کے قریب مظاہرہ کیا اور ان کا پتلہ نذرِ آتش کیا۔ تنظیم نے بچوں کے خلاف جنسی جرائم کے معاملے کو اٹھاتے ہوئے حکومت سے ان کی حفاظت یقینی بنانے اور پوری کی امیدواری واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرے کی قیادت کرنے والے این ایس یو آئی کے ریاستی نائب صدر آدتیہ سونی نے الزام لگایا کہ قومی جرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کے اعداد وشمار کے مطابق مدھیہ پردیش میں بچوں کے خلاف جنسی جرائم کی صورتِ حال سنگین ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے میں حکومت کو بچوں کی حفاظت پر توجہ دینی چاہیے۔ تنظیم نے پوری کے مبینہ طور پر ایپسٹین معاملے سے جڑے تعلقات پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے ان کی امیدواری پر اعتراض کیا۔ یہ الزامات مظاہرہ کرنے والی تنظیم کی جانب سے لگائے گئے ہیں۔

3 ماہ کے دوران آسام میں 2 لاکھ مسلم مکان بلڈوزر کا شکار

مساجد مدارس اور مسلم آبادی پر بلڈوزر چلانا دنیا کا بدترین ایکشن

سہارنپور(احمد رضا) دہرادون کے علاقہ جونسار باور میں ہندو شدت پسند تنظیموں کے دباؤ میں اتراکھنڈ سرکاری مشینری نے درجن بھر مکانوں کو نیست ونابود کردیا ہندو شدت پسند افراد کا کہنا ہے کہ جونسار علاقہ کو مسلم آبادی سے خالی کرانا ہے آدھی سے زیادہ صدی سے پہاڑ کی جڑوں میں بسنے والے سیکڑوں مسلم افراد کے لئے سرکاری مشینری نے بڑے پیمانے پر جان و مال کا چابک چلا دیا ہے پچھلے تین سالوں کے دوران اتراکھنڈ سرکار نے ہزاروں مکانوں، مزارات، مدارس اسلامیہ اور مساجد پر اپنا غضب نازل کیا ہے مظلوم اور مجبور مسلم طبقہ کے ساتھ آخر اس قدر بربریت اور درندگی کب تک؟ دہلی اور آسام میں پچھلے دوروز کے دوران جس طرح سے ہزاروں مسلم افراد کو سڑک پر لا کھڑا کردیا گیا یہ بہت دردناک کاروائی ہے، ہم مہذب معاشرے کے ایڈوکیٹ محمد علی، منور خان، فرید احمد، ، ایم خالد، آصف اقبال، جمال صابری اور نوشاد احمد مشترکہ طور پر اس بلڈوزر ایکشن کی اور ناجائز طور سے مساجد پر بلڈوزر چلانے کی زبردست مزمت کرتے ہیں اور اس جبر کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے مہذب معاشرے سے اپیل کرتے ہیں درجن بھر وکلاء برادری کے ذمہ داروں نے مسلسل مساجد و مسلم آبادی کے گھروں پر بلڈوزر چلا دیئے جانے کی کاروائی کو ملک کے امن و استحکام اور سکون کے لئے خطرناک صورت حال قرار دیا سبھی وکلاء حضرات نے واضح کیا کہ ہم نفرت اور حسد سے لبالب اس ایکشن کو زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کرسکتے! آسام کے کچھ علاقوں اور دہلی کے ریس کورس علاقہ میں جس بے دردی کے ساتھ قریب ڈھائی ہزار گھر اور درجن بھر مسجدیں اور مدارس بلڈوزر چلا کر گرا دیئے گئے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ملک بھر میں اب کھل کر مسلم آبادی کو نیست ونابود کرنے کا فیصلہ حکمرانوں کی جانب سے طے کرلیا گیا ہے عدالتیں بھی خاموش اور حزب اختلاف جماعتیں بھی زبان کھولنے سے خائف ہیں وہیں مسلم قیادت شاید ظالموں کے خوف سے سڑک پر اتر کر احتجاج کرنے سے قاصر ہے یہی وجہ ہے کہ نفرت اور حسد کرنے والے شدت پسند ہندو افراد کے حوصلے بلند ہیں وہ اعلانیہ طور سے جو چاہتے ہیں کررہے ہیں کوئی اس ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنے والا دور دور تک نظر نہیں آرہا ہے، باشعور شہریوں اور سماجی کارکنوں کا سوال نہایت بنیادی، آئینی اور اخلاقی ہے۔ اگر یہ لوگ واقعی غیر قانونی طور پر مقیم تھے تو برسوں تک انہیں بجلی، پانی اور گیس کنکشن کیوں فراہم کیے گئے؟ انہیں آدھار اور ووٹر شناختی کارڈ کس بنیاد پر دیے گئے؟ ان کے نام راشن فہرستوں میں کیسے شامل ہوئے؟ اور اگر تجاوزات تھیں بھی تو کیا ریاست کی ذمہ داری نہیں تھی کہ قانون کے مطابق پہلے تحریری نوٹس جاری کیے جاتے، عدالت سے رجوع کیا جاتا اور بے دخلی سے قبل متبادل رہائش اور باز آبادکاری کا بندوبست کیا جاتا؟ اس کے برعکس جس عجلت، سختی اور بے رحمی کا مظاہرہ کیا گیا، وہ قانون کی عمل داری سے زیادہ طاقت کے بے لگام استعمال کی علامت ہے۔ آنے والے کچھ ریاستوں کے اسمبلی انتخابات انتخابات میں یہ ناراض افراد ووٹ۔ کے ذریعے اپنا اظہار کر سکتی ہے! تاریخ گواہ ہے کہ غریبوں کی آہ، خصوصاً بے گھر کردیئے گئے انسانوں کی آہ و بکا، بڑے سے بڑے اقتدار کو بھی لے ڈوبتی ہے یہ محض اتفاق نہیں بلکہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ملک کے کروڑوں مسلم افراد کو پہلے بلڈوزر چلا کر سڑک پر لا کھڑا کیا اسکے بعد ووٹ دینے کے حق سے محروم کیا جارہا ہے اور پوری دنیا تماشائی بنی ہوئی ہے خد ہندوستان کی مسلم قیادت گونگی بھری بنی ہوئی ہے؟ عام لوگوں کا سوال ہوتا ہے کہ پہلے مسلم آبادی کو بلڈوزر چلا کر بے گھر کردیا گیا اب ایس آئی آر کے نام پر ملک بھر کے بیشتر حصوں میں دو کروڑ سے زائد مسلم افراد کو ووٹ دینے سے محروم کرنے کی شازش کو مکمل عملی جامع پہنایا جارہا ہے آسام میں لاکھوں مسلم افراد کو ووٹ دینے سے محروم کردیا گیا اب بنگال میں 90 لاکھ کے قریب مسلم افراد کو ووٹ دینے سے محروم کردیا جائے گا حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اتنی بڑی آبادی کو ووٹ ڈالنے سے روک دینے کے بعد سیاست دانوں نے آسام الیکشن میں حصہ لے لیا اسی طرح بنگال میں بھی الیکشن میں حصہ لیا جارہا ہے یہ باتیں ہماری عقل سلیم سے باہر ہیں کہ دو کروڑ سے زائد مسلم افراد کو ووٹ سے محروم کردیئے جانے کے بعد سے سیاسی جماعتیں الیکشن میں حصہ لے رہی ہیں! یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ ان بستیوں کی اکثریت پسماندہ طبقات، خصوصاً مسلمانوں درویش اور دیگر کمزور برادریوں پر مشتمل تھی، جو پہلے ہی سماجی، معاشی اور سیاسی محرومی کا شکار ہیں۔ ان کے لیے گھر محض اینٹ اور سیمنٹ کی دیواریں نہیں بلکہ شناخت، تحفظ اور عزت کی علامت ہوتا ہے۔ جب یہی چھت چھین لی جائے تو انسان خود کو مکمل طور پر بے یار و مددگار محسوس کرتا ہے اس سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس انسانی المیے پر مسلم قیادت اور مسلمانوں کی نمائندہ تنظیموں کی خاموشی کھل کر سامنے آئی۔ چندرسمی دورے، چندرسمی بیانات، مگر کوئی مضبوط، متحد اور فیصلہ کن احتجاج نہیں۔ یہ بے حسی محض سیاسی کمزوری نہیں بلکہ ایک گہری اخلاقی ناکامی بھی ہے، جو آنے والے وقت میں خود مسلم سماج کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے ترقی کے نام پر گریٹر بنگلورو اتھارٹی کے ذریعے جاری ایسی انہدامی کارروائیاں موجودہ کانگریس حکومت کے لیے بھی سیاسی طور پر نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہیں۔ وہی غریب، دلت، اقلیتی اور پسماندہ طبقات جنہوں نے اتحاد کا مظاہرہ کرکے کانگریس کو اقتدار تک پہنچایا، اگر خود کو مسلسل ناانصافی، بے حسی اور امتیازی سلوک کا شکار سمجھنے لگیں تو سیاسی ردعمل ناگزیر ہے۔ پورے ملک بلخصوص آسام ،کرناٹک ، گجرات ،اتر پردیش ،مدھیہ پردیش اور اتراکھنڈ میں مسلم آبادی کے گھروں پر بلڈوزر چلا کر ایک بڑی آبادی کو سڑک پر لا کھڑا کیا ہے یہ ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ سے یہاں مقیم ہیں سارے ملکی ثبوت انکے پاس موجود ہیں مگر نفرت اور حسد پھیلانے والے ہتھیار بند افراد نے چندروز کی مدت میں ان لاکھوں مسلم افراد کو سڑک پر لا کھڑا کیا یہ وہ لوگ نہیں تھے جن کے پاس محض عارضی یا غیر معتبر کاغذات ہوں ان کے گھروں میں بجلی کے باقاعدہ کنکشن تھے پانی کے نل لگے تھے، ایل پی جی گیس سلنڈر فراہم کیے گئے تھے، آدھار کارڈ، راشن کارڈ اور ووٹر شناختی کارڈ موجود تھے ان کے بچے سرکاری اور نجی اسکولوں میں زیرِ تعلیم تھے، ان کے پتے سرکاری ریکارڈ میں درج تھے اور وہ برسوں سے ووٹ ڈال کر جمہوری عمل کا حصہ بنتے آ رہے تھے۔ اس کے باوجود جس بے رحمی اور عجلت کے ساتھ انہیں علی الصبح جگایا گیا، وہ کسی بھی مہذب، آئینی اور جمہوری ریاست کے شایانِ شان نہیں کہا جاسکتا۔

گریٹر نوئیڈا: پنجاب نیشنل بینک میں بدعنوانی کا انکشاف

اکاؤنٹ ہولڈروں کے کھاتوں سے کروڑوں روپے کی 'فکسڈ ڈپازٹ' غائب

گریٹر نوئیڈا :28 اکتوبر (پی این ایس) یہاں کے سیکٹر پائی-1 میں واقع پنجاب نیشنل بینک کی شاخ سے اکاؤنٹ ہولڈرز کے کروڑوں روپے مبینہ طور پر غائب ہونے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ بینک ملازمین نے کئی اکاؤنٹ ہولڈرز کی فکسڈ ڈپازٹ (ایف ڈی) کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی توڑ کر رقم دوسرے کھاتوں میں منتقل کردی۔ کچھ اکاؤنٹ ہولڈرز نے اپنے کھاتوں سے لاکھوں روپے غائب ہونے کی شکایت کی ہے۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد بینک کے علاقائی دفتر نے برانچ منیجر سمیت 5 ملازمین کو معطل کردیا ہے۔ اب تک ایک درجن سے زیادہ افراد پولیس میں شکایت درج کرا چکے ہیں۔ پولیس کے ساتھ بینک کی انسداد بدعنوانی ٹیم بھی معاملے کی تحقیقات کررہی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق گریٹر نوئیڈا کے بیرونڈی گاؤں کے باشندہ گوتم نے بتایا کہ ان کے والد کا کھاتہ سیکٹر پائی-1 میں واقع پنجاب نیشنل بینک کی شاخ میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہل خانہ کو 50 ہزار روپے کی ضرورت تھی۔ چیک بک نہ ہونے کی وجہ سے وہ بینک رقم نکالنے پہنچے۔ اس کے لیے انہوں نے فارم بھر کر بینک ملازمین کو دیا، لیکن انہیں بتایا گیا کہ کھاتے میں کافی رقم نہیں ہے۔ گوتم کے مطابق ان کے والد کے کھاتے میں تقریباً 94 لاکھ روپے تھے، لیکن بینک میں پتہ چلا کہ کھاتے میں صرف 16 ہزار روپے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے پولیس میں شکایت درج کرائی۔ گوتم کا کہنا ہے کہ فی الحال بینک انتظامیہ کی جانب سے انہیں یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

ایک اور اکاؤنٹ ہولڈر نے بتایا کہ ان کی والدہ کے کھاتے میں جیور ایئرپورٹ زمین کے حصول کا معاوضہ تقریباً ایک کروڑ 29 لاکھ روپے آیا تھا۔ کنبے نے ضرورت کے مطابق اس میں سے تقریباً 10 سے 12 لاکھ روپے نکالے تھے۔ اکاؤنٹ ہولڈر کے مطابق اس کے بعد کھاتے میں تقریباً ایک کروڑ 18 لاکھ روپے ہونے چاہیے تھے، لیکن اب کھاتے میں ایک روپیہ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کنبے کو پیسوں کی ضرورت تھی۔ اسی دوران واقف کاروں کے ذریعہ انہیں بینک میں مبینہ گڑبڑی کی اطلاع ملی۔ اکاؤنٹ ہولڈر کا کہنا ہے کہ بینک کی جانب سے انہیں 10 سے 15 دنوں کے اندر رقم واپس ملنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ حالانکہ کنبہ اب پولیس میں شکایت درج کرانے کی تیاری کررہا ہے۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد پنجاب نیشنل بینک کے سینئر افسران آج بینک پہنچے اور انہوں نے لوگوں کو یقین دہانی کرائی۔ بینک کی جانب سے کارروائی کرتے ہوئے 5 ملازمین کو معطل کردیا گیا ہے اور شاخ میں نئے عملے کی تعیناتی کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی معاملے میں لاپروائی برتنے اور مبینہ گڑبڑی کرنے والوں کی بھی جانچ کی جارہی ہے۔ حالانکہ بینک کی جانب سے اب تک پورے معاملے کے حوالے سے تفصیلی سرکاری معلومات عام نہیں کی گئی ہیں۔ ایسے میں کتنے اکاؤنٹ ہولڈر کی رقم متاثر ہوئی ہے اور مبینہ طور پر رقم کن کھاتوں میں منتقل کی گئی، اس سے متعلق صورتحال واضح نہیں ہے۔ نوئیڈا پولیس کمشنریٹ کے ترجمان نے بتایا کہ تھانہ بیٹا-2 کے علاقے میں واقع بینک میں اکاؤنٹ ہولڈرز کی شکایات کے ازالے کے لیے بینک انتظامیہ کی جانب سے یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ اس معاملے میں برانچ منیجر سمیت کئی ملازمین کو معطل کردیا گیا ہے۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات اور ضروری قانونی کارروائی کے لیے اے سی پی گریٹر نوئیڈا کو ہدایت دی ہے۔ پولیس کے مطابق اب تک 16 افراد شکایت درج کرا چکے ہیں۔ فی الحال شکایات کی بنیاد پر معاملے کی تفتیش کی جارہی ہیں۔ تحقیقات سے یہ واضح ہوگا کہ اکاؤنٹ ہولڈر کے کھاتوں سے رقم کس طرح نکالی گئی یا منتقل کی گئی اور اس معاملے میں کن لوگوں کا کردار رہا ہے۔

کانپور میں سنگھانیہ خاندان کے وارث کو نشہ دے کر ہڑپ لی 39 کروڑ کی جائیداد

کانپور: 28 اکتوبر (پی این ایس) ایک ایسا معاملہ سامنے آیا ہے جس میں ملک کے مشہور کاروباری گھرانوں میں سے ایک سنگھانیہ خاندان کے ایک نوجوان کو دو سال تک نشہ دے کر 39 کروڑ کی جائیداد ہتھیا لی گئی۔ پولیس نے معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے تین بلڈرز کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا ہے۔ اس پورے فراڈ کا پردہ فاش کرنے کے بعد پولیس نے چار نامزد اور 10-12 نامعلوم افراد کے خلاف سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کرکے کارروائی شروع کردی ہے۔

کالپی روڈ کے رہنے والے متاثرہ پرنوپت سنگھانیہ نے اس پورے معاملے میں سوروپ نگر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ اس معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے نامزد ملزمین سویاش استھانہ، شری رام عرف رامیت مشرا اور برجیندر ناتھ عرف بے بی کو گرفتار کرلیا ہے۔

پولیس کمشنر رگھویر لال نے بتایا کہ ملزم نے پرنوپت کے 7000 گز کے گھر کا نصف حصہ کاغذ پر چھ کروڑ روپے ظاہر کرکے حاصل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے پرنوپت کے اکاؤنٹ میں دو کروڑ روپے ٹرانسفر کیے اور اپنے اکاؤنٹس میں نکال لیے۔ پولیس کمشنر نے یہ بھی بتایا کہ کوپر گنج میں 100 کروڑ روپے کی 150 دکانیں ہیں، جن میں سے ایک تہائی یا تقریباً 33 کروڑ روپے کی جائیداد پرنوپت کے پاس ہے۔ ملزمان نے اسے محض تین لاکھ روپے میں اپنے نام منتقل کیا۔

پولیس کو اپنی شکایت میں، متاثرہ، پرنوپت سنگھانیہ نے بتایا کہ اس کے ساتھی، سویاش استھانہ، جو کہ ایک زمین کا سوداگر ہے، نے ابتدا میں اسے چرس سے متعارف کرایا۔ مئی 2024 میں، جب اس پر اپنی جائیداد بیچنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا اور انکار کردیا، تو سویاش نے اپنے والد، انوپ استھانہ، اور شری رام کو بلایا، جو ہالیٹ ہسپتال کے سامنے ایک میڈیکل اسٹور چلاتے ہیں۔ تینوں نے اسے زبردستی نشہ میں اتارا اور سوروپ نگر میں سویاش کے دفتر لے گئے جہاں برجیندر ناتھ بھی موجود تھے۔

پرنوپت نے پولیس کو بتایا کہ اس کے دفتر میں جائیداد اپنے نام کرنے کے لیے اسے مارا پیٹا گیا۔ اسے سکون آور ادویات کا ٹیکہ لگایا گیا اور پھر جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔ اس نیم مردہ اور نشے کی حالت میں اسے کئی دستاویزات پر دستخط کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس کے بعد ملزم اپنے گھر گیا اور اس کے بھائی ادویت سنگھانیہ پر بھی حملہ کیا۔ جولائی میں ملزم نے اسے ہوٹل رائل کلف میں قید کردیا جہاں اسے کسی سے بات کرنے یا فون استعمال کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس کے بعد اگست میں اسے ہوٹل ریحبتا لے جایا گیا جہاں اس کے گھر کا اندراج کیا گیا جب وہ نشے کی حالت میں تھا۔ پولیس اب پورے ریکیٹ کی تحقیقات کررہی ہے اور اس معاملے میں ان کے کردار کا تعین کرنے کے لیے ملوث ہوٹل مالکان کو نوٹس بھیجنے کی تیاری کر رہی ہے۔

ایم ایس انٹر کالج سکندرآباد میں نو تعمیر شدہ عمارتوں کی افتتاحی تقریب کا انعقاد

تقریب میں اولڈ بوائز مشہور نغمہ نگار سنتوش آنند، ڈاکٹر ہری اوم پوار کی خصوصی شرکت

بلندشہر 28/ اکتوبر (پریس ریلیز) ایم ایس انٹر کالج سکندرآباد میں بدھ کے روز بین الاقوامی قدیم طلبہ کے اجتماع کی شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت بابو بدھ دیو نے کی۔ اس موقع پر اسکول کی نو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ پہلی منزل پر نو تعمیر شدہ عمارت بنام ڈاکٹر جگدیش پرساد بھٹناگر ایڈمنسٹریٹیو بلاک سمیت دیگر عمارتوں کا بھی افتتاح عمل میں آیا۔ تقریب میں مشہور نغمہ نگار سنتوش آنند، ویر رس کے معروف کوی ڈاکٹر ہری اوم پوار، اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی رام پرکاش گپتا کے صاحبزادے راجیو لوچن، بھانو ورما، سکندرآباد میونسپلٹی کے چیئرمین ڈاکٹر پردیپ دیکشت اور سماجوادی پارٹی کے سابق ایم ایل سی جتیندر یادو بطور مہمان خصوصی موجود رہے۔ اس کے علاوہ معزز شہریوں، عوامی نمائندوں، صحافیوں، ماہرین تعلیم اور سماج کے مختلف شعبوں سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کی سب سے بڑی خاصیت ملک و بیرون ملک مختلف شعبوں میں اپنی شناخت قائم کرنے والے کالج کے قدیم طلبہ کی شرکت رہی۔ کئی برسوں بعد اپنے تعلیمی ادارے میں پہنچنے والے سابق طلبہ پرانی یادوں میں کھو گئے۔ اپنے اساتذہ سے ملاقات اور اسکول کے احاطے سے وابستہ یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کئی سابق طلبہ جذباتی نظر آئے۔ یہ اجتماع کالج اور اس کے قدیم طلبہ کے درمیان محبت اور اپنائیت کے رشتے کو مزید مضبوط بنانے کا اہم ذریعہ ثابت ہوا۔ پروگرام کے دوران مختلف رنگارنگ اور ثقافتی پروگرام پیش کیے گئے۔ کالج کی عمارتوں کی تعمیر و ترقی میں مالی تعاون دینے والے عطیہ دہندگان کو اعزاز سے نوازا گیا۔ وہیں مختلف شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے قدیم طلبہ کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ پیش کیے گئے۔

تقریب میں موجود مہمانوں نے کالج کی شاندار روایات اور شعبۂ تعلیم میں اس کی خدمات کو سراہا۔ اس موقع پر ایم ایس انٹر کالج کے سینئر استاد اتل کمار گوتم، منیجر نتن بھٹناگر، جے ایس پی جی کالج کی انتظامی کمیٹی کی سکریٹری رچنا بھٹناگر، جے ایس پی جی کالج کے پرنسپل پروفیسر وبھو جین، سوامی دیال گرلز انٹر کالج کی پرنسپل دیپتی بھدوریا اور ویریندر سروپ بھٹناگر ماڈرن اکیڈمی کی پرنسپل نیلم دویدی بھی موجود رہیں۔ ان تمام شخصیات کی موجودگی نے تقریب کو کامیاب بنانے میں مزید اضافہ کیا۔ کالج کے پرنسپل رام موہن وششٹھ اور منیجر نتن بھٹناگر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قدیم طلبہ کسی بھی تعلیمی ادارے کا قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں۔ اس طرح کی تقریبات سابق طلبہ کو اپنے مادرِ علمی سے جوڑے رکھنے کے ساتھ ساتھ نئی نسل کے لیے تحریک اور ترغیب کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ایسے پروگراموں کے ذریعے سابق طلبہ اپنے پرانے اساتذہ سے ملاقات کرکے یادوں کو تازہ کرتے ہیں اور ادارے کی ترقی میں اپنا تعاون جاری رکھ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کالج اور اس کے قدیم طلبہ کے درمیان یہ مضبوط اور زندہ رشتہ مستقبل میں بھی مسلسل مستحکم رہنا چاہیے۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر فاروق احمد نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں آکاش دویدی، یوبی سکسینہ، دیپک دویدی، ورون تیاگی، ویریش شرما، ڈاکٹر انوپم شرما اور عشرت خاتون سمیت کالج کے تمام اسٹاف کا تعاون قابل ستائش رہا۔ اجتماع میں ایم ایس انٹر کالج کے علاوہ ادارے سے وابستہ دیگر تعلیمی اداروں، جے ایس پی جی کالج، سوامی دیال بھٹناگر لاء کالج، سوامی دیال گرلز انٹر کالج اور ویریندر سروپ بھٹناگر ماڈرن اکیڈمی کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات نے بھی شرکت کی۔

امیٹھی میں حتمی انتخابی فہرست سے 138 نام خارج

پریاگراج: 28 اکتوبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش اسٹیٹ الیکشن کمیشن سے امیٹھی میں حتمی انتخابی فہرست سے 138 نام خارج کیے جانے کے معاملے پر وضاحت طلب کی ہے۔ یہ وہ نام ہیں جو اس سے قبل مسودہ انتخابی فہرست میں شامل تھے۔ جسٹس جسپریت سنگھ کی سربراہی میں ایک بینچ نے منگل کے روز یہ ہدایت جاری کی۔ بینچ امیٹھی ضلع کی محمود پور بینی پور گرام پنچایت کے تحت آنے والے گوپال پور گاؤں کے 138 رہائشیوں کی جانب سے دائر کردہ ایک رٹ پٹیشن کی سماعت کر رہا تھا۔ درخواست گزاروں نے بتایا کہ ان کے نام تقریباً ایک دہائی سے انتخابی فہرست کا حصہ تھے اور مسودہ فہرست میں بھی موجود تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انہیں پیشگی اطلاع دیے بغیر ہی حتمی انتخابی فہرست سے ان کے نام خارج کردیے گئے۔ 9 اکتوبر کو ہونے والی سماعت کے دوران، عدالت نے ریاستی وکیل سے ان قواعد وضوابط کی وضاحت کرنے کو کہا جن کے تحت ناموں کو فہرست سے خارج کیا جاسکتا ہے۔

عدالت نے استفسار کیا کہ وہ نام جو پچھلی انتخابی فہرستوں اور مسودہ فہرست میں موجود تھے انہیں حتمی اشاعت کے وقت کیسے خارج کیا جا سکتا ہے، خاص طور پر جب متعلقہ افراد کو اس بارے میں مطلع بھی نہ کیا گیا ہو۔ ریاستی وکیل نے معاملے کا جائزہ لینے اور ہدایات حاصل کرنے کے لیے وقت مانگا۔ عدالت نے ابتدائی طور پر اس کیس کی اگلی سماعت 14 اکتوبر مقرر کی اور کہا کہ اگر تسلی بخش جواب فراہم نہ کیا گیا تو وہ متعلقہ عہدیدار کو طلب کرسکتی ہے۔ اب یہ معاملہ 29 اکتوبر کو سماعت کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

ایشین پیرا گیمز میں 3 بار گولڈ میڈل جیتنے والے نیرج یادو نے کی خودکشی

غازی آباد: 28 اکتوبر (پی این ایس) ایشین پیرا گیمز میں جویلن تھرو کے چمپئن رہ چکے نیرج یادو نے منگل کے روز اپنے فلیٹ پر خودکشی کرلی۔ واضح رہے کہ نیرج یادو 3 بار طلائی تمغہ جیت چکے تھے۔ نیشنل چیف پیرا ایتھلیٹکس کوچ ایس ستیہ نارائن نے بدھ کو 'آئی اے این ایس' سے بتایا کہ "نیرج نے اپنے فلیٹ میں خودکشی کرلی ہے۔ یہ انتہائی افسوسناک اور دل دہلا دینے والا واقعہ ہے۔ اس قدم کے پیچھے کی وجہ کا اب تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔" اتر پردیش کے غازی آباد کے رہنے والے نیرج ہندوستان کے معروف پیرا ایتھلیٹس میں شمار کیے جاتے تھے۔ انہوں نے تقریباً 7 برسوں تک وہیل چیئر ٹینس کھیلنے کے بعد 2015 میں ایتھلیٹکس میں اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا۔ انہوں نے 2016 میں فازا گرینڈ پرکس میں مردوں کے شاٹ پٹ اور ڈسکس ایف 55 مقابلوں میں چاندی کے تمغے جیتے تھے۔ 2018 ایشین پیرا گیمز میں انہوں نے 29.84 میٹر کا ایشین ریکارڈ قائم کرتے ہوئے گولڈ میڈل جیتا تھا۔ نیرج نے اکتوبر 2023 میں چین کے ہانگژو میں منعقدہ ایشین پیرا گیمز میں 2 گولڈ میڈل جیتے تھے۔ ان میں ایف 54/ 55/ 56 کلاس میں ڈسکس تھرو اور مردوں کے ایف 55 زمرے میں جویلن تھرو کا گولڈ میڈل شامل تھا۔ 2022 میں انہوں نے مراکش میں مارا کیچ پیرا ایتھلیٹکس گرینڈ پرکس میں نیا ہندوستانی قومی ریکارڈ قائم کرتے ہوئے گولڈ میڈل جیتا تھا۔ نیرج کو 7 برس کی عمر میں پولیو ہونے کا پتہ چلا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے وہیل چیئر کے سہارے کھیلوں کے میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ تقریباً 7 برسوں تک وہیل چیئر ٹینس کھیلنے کے بعد انہوں نے 2015 میں ایتھلیٹکس میں اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ جلد ہی وہ ہندوستانی دستے میں شامل ہوگئے۔ انڈونیشیا میں 2018 کے ایشین پیرا گیمز میں جویلن تھرو کے ایف 55 زمرے میں گولڈ میڈل جیتنے سے انہیں بڑی پہچان ملی۔ نیرج کو 2015 کے دہلی اسٹیٹ ایتھلیٹکس میٹ میں کامیابی ملی تھی۔ انہوں نے شاٹ پٹ، جویلن تھرو اور ڈسکس کے مقابلوں میں گولڈ میڈل جیتے تھے۔

آصف رضا نے مکمل حفظ کیا قرآن پاک، اہل خانہ میں خوشی کا ماحول

قاری شرف الدین و حافظ رحمت علی نظامی کی نگرانی میں حاصل کیا یہ مقام

گورکھپور، شہر کے جامعہ نگر رسول پور کے رہائشی ارشاد احمد اور شبنم خاتون کے 16 سالہ بیٹے آصف رضا نے قرآن پاک حفظ کرکے ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے، اس کی کامیابی نے اس کے خاندان، رشتہ داروں اور خیرخواہوں کے لیے خوشی کی فضا قائم کردی ہے، آصف رضا نے مدرسہ دارالعلوم حسینیہ دیوان بازار کے استاد قاری شرف الدین مصباحی کی نگرانی میں پورا قرآن حفظ کرکے یہ کارنامہ انجام دیا۔ حافظ رحمت علی نظامی نے وضاحت کی کہ آصف رضا کا یہ کارنامہ خاندان کے لیے باعث فخر ہے، پورا قرآن حفظ کرنا محنت، لگن، مسلسل مشق اور پختہ ارادے کا نتیجہ ہے، اس کے لیے ایک طالب علم کو قرآن کی آیات کو باقاعدگی سے حفظ کرنے اور انہیں بار بار دہرانے کی ضرورت پڑتی ہے، اتنی کم عمر میں اس سنگ میل تک پہنچنا آصف رضا کی دینی تعلیم کے لیے محنت اور لگن کا ثبوت ہے۔ طالب علم آصف رضا نے کہا کہ اس کی کامیابی میں اس کے والدین اور اساتذہ قاری شرف الدین مصباحی اور حافظ رحمت علی کا اہم کردار ہے، ارشاد احمد اور شبنم خاتون نے آصف رضا کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا، وہ دینی اور دنیاوی تعلیم جاری رکھے گا اور اپنے خاندان اور برادری کی شان میں اضافہ کرے گا۔ مدرسہ نے ان کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا، اور ان کی دین کی مسلسل خدمت، راہ راست پر چلنے اور مستقبل میں علم حاصل کرنے کے لیے دعائیں کیں، اس موقع پر حافظ نظر عالم، مفتی اختر حسین منانی، عثمان علی، عبدالخالق، ساجد علی، زاہد علی، محمد علی، عفان، حافظ رحمت علی نظامی، نوید عالم، قاری محمد انس نقشبندی، حاجی فیض خان، طاہر، سید فرحان احمد اور دیگر نے آصف رضا کو مبارکباد و تحفے دیے۔

دیوالی تہوار کے پیش نظر بازار کی رونق دوبالا

دیوبند، 28 /اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوالی کے تہوار کی اپنی دلکشی اور عظمت ہے کیونکہ یہ لوگوں میں امن اور انسانیت پیدا کرتا ہے اور معاشرے میں بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ اس دوران بازار اور مکانات روشنی میں نہا جاتے ہیں اور ہندو سماج کے لوگ اس تہوار پر دل کھول کر رقم خرچ کرتے ہیں جس سے بازار کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ واضح ہو کہ دیوالی کا لفظ سنسکرت کے لفظ دیپاولی سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے "روشنی والے چراغوں کی قطار"۔ یہ کارتک ماس (اکتوبر نومبر) میں منایا جاتا ہے۔ یہ برائی پر اچھائی کی جیت کے جشن کے طور پر منایا جاتا ہے، اس دوران دیے روشن کرنے، نئے کپڑے پہننے اور پٹاخے پھوڑنے کی اپنی اہمیت ہے۔ نگر ادیوگ ویاپار منڈل کے صدر منوج سنگھل اور سابق میلہ چیئرمین اجے گاندھی کا کہنا ہے کہ تہوار کا بنیادی جوہر "تمسو ما جیوتر گمیا" میں مضمر ہے، جس کا مطلب ہے اندھیرے سے روشنی۔ اسی طرح ہمیں اپنے دلوں میں خوشی، خوشحالی اور علم کے چراغ جلا کر اپنی زندگیوں سے اندھیروں کو دور کرنا ہے۔

روڈ سیفٹی اور ٹریفک بیداری مہم کے تحت کوئز، تقاریر اور پوسٹر میکنگ مقابلہ کا انعقاد

دیوبند، 28 /اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹا میں روڈ سیفٹی اور ٹریفک بیداری مہم کے تحت کوئز، تقاریر اور پوسٹر میکنگ مقابلہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس دوران کالج کے پرنسپل ڈاکٹر یامنی پانڈے نے بتایا کہ پروگرام کا مقصد طلبہ وطالبات میں روڈ سیفٹی کے حوالہ سے آگاہی خصوصاً ٹریفک قوانین کے متعلق بیداری پیدا کرنا تھا تاکہ سڑک حادثات کو کم کیا جاسکے۔ نوڈل افسر ڈاکٹر ورتیکا ڈھلن نے روڈ سیفٹی اور ٹریفک بیداری پر تفصیلی لیکچر دیا اور سڑک حادثات کی وجہ سے ہونے والی ہلاکتوں کو کم کرنے کے لئے ٹریفک قوانین کے متعلق عوامی آگاہی اور ٹریفک قوانین کے عمل درآمد پر زور دیا۔ پروگرام میں طلبہ و طالبات اور اساتذہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس دوران آنچل، مسکان، سلونی، خوشی، سواتی، آشا، چندا، چاندنی، تنو، کنیکا اور ہمانی بطور خاص موجود تھے۔

گیس گوداموں سے سلنڈر چوری کرنے والے گروہ کا خلاصہ

دیوبند، 28 /اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند پولیس نے گیس گوداموں سے سلنڈر چوری کرنے والے گروہ کا خلاصہ کرتے ہوئے ہسٹری شیٹر فیروز اور اس کے ساتھی فرقان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کی نشاندہی پر 28 گیس سلنڈر، تین گیس چولہے اور واردات میں استعمال بولیرو گاڑی برآمد کی ہے۔ پولیس کے مطابق دونوں ملزم رنکھنڈی اور بھائلہ گاؤں میں واقع انڈین گیس گوداموں سے ہوئی چوری کی وارداتوں میں شامل تھے۔ واضح ہو کہ رنکھنڈی گیس گودام سے 20 سلینڈر اور چار گیس چولہے چوری ہوئے تھے۔ اس معاملہ میں گیس گودام انچارج ونے ولد راجپال سنگھ باشندہ گاؤں رنکھنڈی کی شکایت پر مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے پولیس سے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گیس گودام سے سلینڈر اور چولہے چوری کئے تھے۔

الکا چودھری نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی

بلندشہر 28/ اکتوبر (پریس ریلیز) جے ایس کالج سکندرآباد کے شعبہ بی ایڈ کی معلمہ الکا چودھری نے شعبہ تعلیم میں اہم کامیابی حاصل کرتے ہوئے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ انہوں نے تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی مرادآباد سے پروفیسر جیوتی پوری کی نگرانی میں اپنا تحقیقی کام کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔

الکا چودھری نے "اعلیٰ ثانوی سطح کے طلبہ کی تعلیمی حصولیابی پر میٹا کاگنیٹو تدریسی حکمت عملیوں کے اثرات" کے موضوع پر تحقیق کی۔ ان کی تحقیق میں طلبہ کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے میں میٹا کاگنیٹو تعلیمی حکمت عملیوں کے کردار کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان کی اس اہم کامیابی پر جے ایس کالج کے اسٹاف میں خوشی کا ماحول ہے۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے پر کالج کے پرنسپل، انتظامی کمیٹی کے عہدیداران، اساتذہ اور ملازمین نے الکا چودھری کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کالج انتظامیہ نے امید ظاہر کی کہ الکا چودھری مستقبل میں بھی تعلیم اور تحقیق کے میدان میں اپنی بہترین خدمات انجام دیتے ہوئے ادارے کا نام روشن کرتی رہیں گی۔

لکھنؤ میں جدید ڈاگ اے بی سی سینٹر کا معائنہ

وزیر شہری ترقی کا جانوروں کی فلاح اور شہری تحفظ پر زور

شہری ترقی اور توانائی کے وزیر نے ریاست کے پہلے اینیمل برتھ کنٹرول اور ٹریننگ سنٹر کا افتتاح کیا

لکھنؤ: 28 اکتوبر۔ ریاستی شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے آج لکھنؤ کے اندرانگر (جرہارا) میں نوتعمیر شدہ ڈاگ اینیمل برتھ کنٹرول (اے بی سی) سینٹر کا معائنہ کیا اور وہاں دستیاب سہولیات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ جانوروں کی فلاح و بہبود، صفائی ستھرائی اور شہریوں کے تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا یہ نظام قابل تعریف ہے۔ انہوں نے میئر مسز سشما کھڑکوال، میونسپل کمشنر، کونسلرز، عہدیداروں اور ملازمین کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ مرکز جانوروں کے سائنسی انتظام اور حساس شہری انتظام کی ایک بہترین مثال ہے۔ وزیر شرما نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت میں جانوروں کی خدمت اور حفاظت کی ایک بھرپور روایت ہے۔ کتوں کی خدمت کرنا ایک نیک عمل ہے۔ آوارہ کتوں کو سنبھالنے کے لیے جانوروں کے تئیں حساسیت برقرار رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ شہریوں بالخصوص بچوں کی حفاظت کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نس بندی کے ساتھ ساتھ کتوں کی صحت، علاج اور آپریشن کے بعد مناسب دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ نس بندی کے بعد کتوں کو ایک مقررہ مدت کے لیے اے بی سی سینٹر میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ صحت یاب ہوسکیں اور انفیکشن سے بچ سکیں۔ اس کے بعد، انہیں واپس اسی جگہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے جہاں سے انہیں پکڑا گیا تھا۔ ایک موبائل ایپ ان کی تصاویر اور مقام بھی ریکارڈ کرتی ہے۔ انہوں نے حکام کو ہدایت کی کہ وہ بیمار اور زخمی کتوں کے مناسب علاج کو یقینی بنائیں۔ مسٹر شرما نے کہا کہ لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کے نظام کی معزز سپریم کورٹ نے تعریف کی ہے، اور دیگر ریاستوں سے اس کا مطالعہ کرنے کو کہا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جانی چاہیے تاکہ دوسرے شہر بھی اس سے سبق حاصل کرسکیں اور جانوروں کی فلاح و بہبود اور شہریوں کی حفاظت کے لیے بہتر نظام تیار کرسکیں۔ وزیر مسٹر شرما نے کہا کہ لکھنؤ اپنی ثقافت، آداب اور ثقافتی ورثے کے لیے ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔ "مسکرائے، آپ لکھنؤ میں ہیں" شہر کی گرم جوشی اور طرز زندگی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ نے صاف ہوا، صفائی ستھرائی اور شہری سہولیات کے شعبوں میں قابل ذکر ترقی کی ہے۔ اب مقصد شہر کو دنیا کے بہترین رہنے کے قابل شہروں میں سے ایک کے طور پر قائم کرنا ہے۔ لکھنؤ کو ایک ایسا شہر بننا چاہیے جو شہریوں اور جانوروں دونوں کی دیکھ بھال کے لیے صاف ستھرا، آسان اور حساس ہو۔ مسٹر شرما نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ میونسپل کارپوریشن کی ٹیم میئر محترمہ سشما کھروال کی قیادت میں لکھنؤ کو ایک صاف، محفوظ، آسان اور حساس شہر بنانے کے لیے ایک منفرد عالمی شناخت حاصل کرتی رہے گی۔ اس موقع پر میئر سشما کھروال نے کہا کہ لکھنؤ میونسپل کارپوریشن شہر کو صاف، محفوظ اور منظم بنانے کے ساتھ ساتھ جانوروں کے لیے ایک حساس نظام تیار کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ ڈاگ اے بی سی سنٹر میں نس بندی، صحت کی جانچ، علاج اور آپریشن کے بعد کی دیکھ بھال کی سہولیات کو بہتر بنایا جارہا ہے۔ اپروگرام کے بعد شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے۔ شرما اور میئر مسز سشما کھڑکوال نے جرہاڑہ میں گائے پناہ گاہ کا معائنہ کیا۔ اس دوران وزیر مسٹر شرما نے گایوں کو گڑ کھلا کر ان کی خدمت کی اور مویشیوں کے تحفظ اور مناسب دیکھ بھال پر زور دیا۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو شیلٹر میں مویشیوں کے لئے چارہ، صفائی، پینے کے پانی اور ضروری طبی سہولیات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ اس موقع پر میونسپل کمشنر مسٹر گورو کمار، ایڈیشنل میونسپل کمشنر مسٹر اروند کمار راؤ، کونسلر مسز کلپنا ورما، دیگر نمائندے اور متعلقہ عہدیدار موجود تھے۔

توانائی کی منتقلی کو تیز کرنے، قابل تجدید توانائی کو وسعت دینے اور قابل اعتماد بجلی فراہم کرنے پر وزیر شہری ترقیات کا زور

لکھنؤ: 28 اکتوبر۔ اتر پردیش کے شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے آج آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن (ORF) کی طرف سے "صاف توانائی، قابل اعتماد اور سستی بجلی کی فراہمی، پاور گرڈ کی جدید کاری، اور توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کے مواقع" کے موضوع پر منعقدہ میٹنگ میں شرکت کی۔ میٹنگ میں صاف توانائی، قابل اعتماد اور سستی بجلی کی فراہمی، پاور گرڈ کو جدید بنانے اور توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر جناب اے کے شرما نے کہا کہ توانائی کا شعبہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اتر پردیش کی حکومت صاف اور پائیدار توانائی کو فروغ دینے، قابل تجدید توانائی کو پھیلانے اور اپنے شہریوں کو قابل اعتماد اور سستی بجلی فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ شمسی توانائی کو فروغ دیا جائے، جدید ٹیکنالوجی کو اپنایا جائے اور بجلی کی تقسیم کے نظام کو مضبوط کیا جائے۔ توانائی کے وسائل کا بہتر استعمال کرکے اور توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرکے ریاست میں ایک موثر اور جدید توانائی کا نظام تیار کیا جاسکتا ہے۔ وزیر شرما نے کہا کہ توانائی کی منتقلی کو موثر بنانے کے لیے ریاستوں کے درمیان تال میل، تجربات کا اشتراک اور مقامی ضروریات کے مطابق پالیسیاں بنانا بہت ضروری ہے۔ اتر پردیش صاف، پائیدار، اور سستی توانائی کے نظام کی ترقی کے ذریعے ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے قومی عزم میں موثر طریقے سے تعاون کرنے کی مسلسل کوشش کررہا ہے۔

ندیوں کا تحفظ اجتماعی ذمہ داری ہے: برجیش پاٹھک

برجیش پاٹھک اور ڈاکٹر سنجے نشاد کی موجودگی میں ریور رینچنگ پروگرام

لکھنؤ۔: 28 اکتوبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک اور ماہی پروری کے کابینہ کے وزیر ڈاکٹر سنجے کمار نشاد کی موجودگی میں آج دریائے گومتی کے کنارے لکشمن پارک، ریور فرنٹ میں ایک "ریور رینچنگ" پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے تحت، 80-100 ملی میٹر کے 50000 معیاری مچھلی کے بیجوں کی انگلیوں کو سائنسی طور پر قدرتی ندیوں اور دریائے گومتی کے آبی ذخائر میں ذخیرہ کیا گیا تھا۔ اس اقدام کا مقصد قدرتی آبی ذرائع میں مچھلی کے وسائل کی دستیابی کو بڑھانا، مقامی اور مقامی مچھلیوں کی انواع کے تحفظ کی حوصلہ افزائی کرنا اور آبی ماحولیاتی نظام کے توازن کو برقرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ اس پروگرام میں قدرتی دریاؤں کے تحفظ اور مچھلی کے وسائل میں اضافے کے بارے میں عوامی بیداری کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ دریائی ماحولیاتی نظام کے تحفظ کے لیے 'ریور رینچنگ' کا عمل بہت اہم ہے۔ اس سے دریا کے تحفظ اور ماہی پروری کے ترقیاتی پروگراموں کو تقویت ملے گی۔ دریاؤں میں مچھلیوں کی کھیتی آبی حیاتیاتی تنوع کے تحفظ، مچھلی کے وسائل کو بڑھانے اور ماہی گیری برادری کی روزی روٹی کو مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم اقدام ہے۔ ریاستی حکومت کی کوششوں سے مچھلی کی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہوا ہے اور ماہی گیری برادری کی ہمہ گیر ترقی ہوئی ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کابینی وزیر ڈاکٹر سنجے کمار نشاد نے کہا کہ اتر پردیش سال بھر بہنے والے دریاؤں میں مچھلی کی دولت کے تحفظ، آبی حیاتیاتی تنوع کو فروغ دینے اور دریاؤں میں مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے مقصد کے لیے پابند عہد ہے تاکہ ماہی گیری پر منحصر ماہی گیری برادری کی روزی روٹی کو تقویت ملے۔ اس پروگرام کا ایک بڑا مقصد روایتی ماہی گیری برادریوں اور دریاؤں اور دیگر قدرتی آبی ذرائع پر انحصار کرنے والے مچھلی کاشتکاروں کی روزی روٹی کو مضبوط بنانا بھی ہے۔ ماہی پروری کی ترقی کے وزیر نے کہا کہ اتر پردیش حکومت قدرتی آبی وسائل کے تحفظ اور ماہی پروری کے شعبے کی مجموعی ترقی کے لیے پابند عہد ہے۔ ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے، آبی حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور ماہی گیری کے شعبے میں ذریعہ معاش کے مواقع کو فروغ دینے کے لیے دریا کی کھیتی جیسے اقدامات اہم ہیں۔ اس موقع پر اسپیشل سکریٹری فشریز شری سشیل کمار، ڈپٹی ڈائرکٹر جناب پونیت کمار، ڈپٹی ڈائرکٹر جناب اگرسین سنگھ، ڈپٹی ڈائرکٹر محترمہ شرشٹھی یادو کے ساتھ محکمہ ماہی پروری کے افسران اور ملازمین موجود تھے۔

لکھنؤ میں اچانک بدل گیا موسم، ہلکی بارش، خلیج بنگال میں بننے والے طوفان کے اثرات

لکھنو: 28 اکتوبر (پی این ایس) راجدھانی میں دوپہر اچانک موسم بدل گیا۔ دوپہر 1 بجے کے بعد آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے اور گومتی نگر، سروجنی نگر اور کالی ویسٹ سمیت کئی علاقوں میں بونداباندی شروع ہوئی۔ اس دوران موسم دھوپ اور ابر آلود رہا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق لکھنؤ میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 ڈگری سیلسیس اور کم سے کم درجہ حرارت 20 ڈگری سیلسیس کے آس پاس رہنے کا امکان ہے۔ بدلتے موسم کے درمیان لوگوں کو بارش کی صورتحال پر نظر رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مشرقی وسطی اور اس سے ملحقہ جنوب مشرقی خلیج بنگال میں بننے والا کم دباؤ کا علاقہ شدت اختیار کرکے ڈپریشن میں تبدیل ہوگیا ہے۔ توقع ہے کہ یہ مغرب-شمال مغرب کی طرف بڑھے گا اور ایک طوفانی طوفان میں شدت اختیار کرے گا۔ اس کے بعد یہ شمالی آندھرا پردیش اور جنوبی اوڈیشہ کے ساحلوں کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ اس موسمی نظام کی وجہ سے مشرقی اتر پردیش کے کچھ اضلاع میں بارش ہوسکتی ہے۔

زبان سائنسی تحقیقات اور ایجادات کو محفوظ رکھنے کا اہم ذریعہ

مانو لکھنؤ کیمپس میں "زبان اور سائنس کے باھمی تعلق" پر ڈاکٹر عبد الحفیظ کا توسیعی خطبہ

لکھنؤ، (پریس ریلیز) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) کے لکھنؤ کیمپس میں شعبۂ عربی کی جانب سے طلبہ کے لیے "زبان اور سائنس کا باہمی تعلق (عربی زبان کے حوالے سے)" کے موضوع پر ایک توسیعی خطبے کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبد الحفیظ، صدر شعبۂ عربی، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، لکھنؤ، نے خطاب کیا، جب کہ پروگرام کی صدارت کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب صاحبہ نے کی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ثمامہ فیصل، ایسوی ایٹ پروفیسر، شعبۂ عربی، مانو، نے انجام دیے۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر عبد الحفیظ نے زبان اور سائنس کے باہمی تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے زبان کو انسانی علوم، افکار اور تجربات کی ترسیل کا ایک بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی ترقی اور علمی تحقیق کے فروغ میں زبان کا اہم کردار ہوتا ہے، اس لیے سائنسی نظریات، تحقیقات اور ایجادات کو موثر انداز میں دوسروں تک پہنچانے کے لیے زبان و بیان پر عبور ضروری ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں عرب سائنسدانوں کے سائنسی کارناموں اور ان کی عربی تصانیف کا تعارف بھی کرایا۔ اور جدید سائنس کی ترقی میں ان کے موثر کردار پر روشنی ڈالی۔ خطاب کے اختتام پر طلبہ نے موضوع سے متعلق مختلف سوالات کیے، جن کا ڈاکٹر صاحب نے اطمینان بخش جواب دیا۔ پروفیسر ہما یعقوب نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ زبان اور سائنس کو ایک دوسرے سے الگ کرکے نہیں دیکھا جاسکتا، بلکہ دونوں کا باہمی ربط علمی و سماجی ترقی اور انسانی شعور کے فروغ میں معاون ہے۔ زبان کا ارتقا سائنس کی ترقی کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے طلبہ کے اندر سائنسی شعور کو فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ خود نئی نئی چیزیں ایجاد کرسکیں اور اپنی زبان کو بھی نت نئی تعبیرات سے مالامال کرسکیں۔ انہوں نے معزز مہمان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایسے علمی و فکری پروگراموں کو طلبہ کی علمی اور فکری تربیت کے لیے ضروری قرار دیا۔ انہوں نے شعبۂ عربی کی اس کاوش کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ طلبہ کے لیے آگے بھی اس طرح کے فکر انگیز لیکچرز کا سلسلہ جاری رہے گا۔ آخر میں ڈاکٹر تجمل حق، ایسوی ایٹ پروفیسر، شعبۂ عربی، مانو، نے معزز مہمان خطیب، کیمپس انچارج اور تمام اساتذہ و طلبہ کا شکریہ ادا کیا۔ یہ علمی نشست طلبہ کے لیے زبان اور سائنس کے تعلق کو سمجھنے اور سائنس کے میدان میں عربی زبان کے کردار کو جاننے کا موقع ثابت ہوئی۔

فارسی تراجم نے ہندوستانی تہذیب کو عالمی سطح پر متعارف کرایا: پروفیسر حسن عباس

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں فارسی ترجمے کے فن و تکنیک پر توسیعی خطبہ

لکھنؤ، 28 اکتوبر: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ ہائے فارسی، اردو اور عربی کے مشترکہ اشتراک سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ کے ہائبرڈ ہال میں "فارسی زبان میں ترجمے کا فن اور تکنیک" کے موضوع پر ایک توسیعی خطبے کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر رام پور رضا لائبریری کے سابق ڈائریکٹر اور شعبۂ فارسی کے سابق صدر پروفیسر حسن عباس نے موضوع کے مختلف علمی، لسانی اور تہذیبی پہلوؤں پر اظہار خیال کیا۔ پروگرام کے آغاز میں شعبۂ اردو کے صدر اور ڈین اکیڈمک پروفیسر ثوبان سعید نے مہمان مقرر پروفیسر حسن عباس کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ یہ اساتذہ اور طلبہ کے لیے خوش بختی کی بات ہے کہ انہیں اس اہم علمی و ادبی موضوع پر پروفیسر حسن عباس جیسے ممتاز علمی شخصیت کا توسیعی خطبہ سننے کا موقع مل رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پروفیسر حسن عباس کے علمی و تحقیقی تجربات سے طلباء اور محققین کو ترجمے کے فن، اس کی تکنیک، مختلف جہات و ابعاد اور اس سے وابستہ چیلنجز کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اپنے توسیعی خطبے میں پروفیسر حسن عباس نے فارسی زبان میں ترجمے کے فن اور تکنیک پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک کامیاب مترجم کے لیے صرف دونوں زبانوں پر عبور حاصل کرنا کافی نہیں بلکہ اسے اصل متن کی تہذیبی، ثقافتی، سماجی اور تاریخی روایت سے بھی گہری واقفیت ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ علمی و ادبی اصطلاحات، محاورات، استعارات اور اسلوبیاتی خصوصیات کا ادراک بھی ناگزیر ہے کیونکہ ترجمے کا مقصد محض الفاظ کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا نہیں بلکہ اصل متن کے مفہوم، اس کی معنوی تہوں، اسلوب اور روح کو دوسری زبان میں حتی الامکان برقرار رکھنا ہے۔ پروفیسر حسن عباس نے ہندوستان کے قدیم مذہبی، تہذیبی، ثقافتی، علمی اور ادبی متون کے فارسی زبان میں تراجم کی روشن تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فیروز شاہ تغلق کے عہد سے لے کر مغل حکمرانوں کے دور تک اس سلسلے میں نمایاں کام انجام دیا گیا۔ فارسی زبان میں ہندوستانی علوم، مذہبی روایات، فلسفے اور ادبی سرمایے کی منتقلی نے مختلف تہذیبوں کے درمیان فکری و علمی تبادلے کی راہیں ہموار کیں۔ انہوں نے اس امر کی جانب بھی توجہ دلائی کہ ہندوستانی مذہبی و تہذیبی روایات اور علمی و ادبی ورثے کے متعدد پہلو فارسی تراجم کے ذریعے وسیع تر علمی دنیا تک پہنچے۔ اس طرح فارسی زبان نے ہندوستان کی مختلف تہذیبی روایتوں کے تعارف اور ان کے مابین مکالمے کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر شعبۂ فارسی کے انچارج اور کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عارف عباس نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر حسن عباس نے اس اہم موضوع پر نہ صرف سیر حاصل مکالمہ قائم کیا بلکہ اس تعلق سے نئے چیلنجز کے بارے میں بھی گفتگو کی۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر انصاری عبد الرحمٰن اور کلمات تشکر ڈاکٹر اخلاق احمد نے ادا کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد اکمل، ڈاکٹر مرتضیٰ اطہر، ڈاکٹر مدثر، ڈاکٹر عائشہ شہناز، ڈاکٹر مزمل کریم، راج کمار اور ڈاکٹر ظفر النقی کے علاوہ فارسی، اردو اور عربی کے دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

ایس جی پی جی آئی ایم ایس کی گورننگ باڈی کے اہم فیصلے

طبی تحقیق کے لیے سالانہ 4 کروڑ روپے کی گرانٹ، گاما نائف کے لیے چار نئے عہدے منظور

لکھنؤ، 28 اکتوبر:** چیف سکریٹری اور سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایس جی پی جی آئی ایم ایس) کے صدر ششی پرکاش گوئل کی صدارت میں ادارے کی 105 ویں گورننگ باڈی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ادارے کی تعلیمی، تحقیقی اور انتظامی ترقی سے متعلق مختلف اہم امور پر غور وخوض کیا گیا اور متعدد تجاویز کو منظوری دی گئی۔ ادارے میں طبی تحقیق کے معیار اور دائرہ کار کو وسعت دینے اور نوجوان ڈاکٹروں میں سائنسی نقطۂ نظر کو فروغ دینے کے مقصد سے گورننگ باڈی نے ادارہ جاتی مختصر تحقیقی گرانٹ اسکیم (انسٹی ٹیوشنل اسمال ریسرچ گرانٹ اسکیم) شروع کرنے کی منظوری دی۔ اس اسکیم کے تحت ایم ڈی، ایم ایس، ڈی ایم اور ایم سی ایچ کورسز کے طلبہ کے تحقیقی مقالوں کے لیے مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ اس اسکیم کے تحت ادارہ ہر سال 4 کروڑ روپے مختص کرے گا۔ اس رقم سے سالانہ زیادہ سے زیادہ 200 تحقیقی منصوبوں کو مدد فراہم کی جاسکے گی، جبکہ ہر منظور شدہ منصوبے کے لیے زیادہ سے زیادہ 2 لاکھ روپے کی گرانٹ دی جائے گی۔ اس مالی امداد سے لیبارٹری ٹیسٹ، بایومارکر سے متعلق مطالعات، امیجنگ، تحقیق میں استعمال ہونے والے قابل صرف مواد اور مالیکیولر ٹیسٹ جیسی ضروری سرگرمیوں میں مدد ملے گی۔ اس اقدام سے طبی شعبے کے ریزیڈنٹ ڈاکٹروں کو اپنی تحقیق کو زیادہ منظم، سائنسی اور نتائج پر مبنی بنانے میں سہولت حاصل ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی سابقہ مطالعات سے آگے بڑھ کر ممکنہ تحقیق اور زیادہ موثر سائنسی مطالعات کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی۔ مریضوں کو بہتر اور جامع طبی خدمات فراہم کرنے کے مقصد سے گورننگ باڈی نے ایس جی پی جی آئی ایم ایس کے جنرل اسپتال میں ایک مخصوص ڈینٹل سرجن کی تقرری کو منظوری دی۔ اس فیصلے سے اسپتال میں دندان سازی کی خدمات کو مزید مضبوط بنانے اور مریضوں کی ضروریات کے مطابق علاج کی سہولیات میں اضافہ ہوگا۔ گورننگ باڈی نے ریڈیوتھراپی شعبے میں میڈیکل فزسسٹ کے چار نئے عہدوں کو منظوری دی۔ یہ عہدے ادارے میں جدید گاما نائف سہولت کے آپریشن کے لیے منظور کیے گئے ہیں۔ گاما نائف ایک جدید ریڈیو سرجری تکنیک ہے، جس کے ذریعے دماغ کی مخصوص بیماریوں کے علاج کے لیے انتہائی درست انداز میں شعاعیں استعمال کی جاتی ہیں۔ میڈیکل فزسسٹ کی تقرری سے اس سہولت کے محفوظ، درست اور موثر آپریشن کے لیے ضروری ماہرین کی دستیابی یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ میٹنگ میں اینستھیزیولوجی شعبے کے باقی منظور شدہ فیکلٹی اور ریزیڈنٹ عہدوں کو مخصوص پیڈیاٹرک اور نیونیٹل اینستھیزیا شعبے، یعنی بچوں اور نومولودوں کو بے ہوشی کی خدمات فراہم کرنے والے شعبے، میں ضم کرنے کی بھی منظوری دی گئی۔ ادارے کے انتظامی اور خدمات سے متعلق نظام میں وضاحت اور بہتری لانے کے لیے گورننگ باڈی نے ادارہ جاتی ضوابط 2011 میں ضروری ترامیم کو منظوری دی۔

عصمت کالونی، دوبگہ میں سڑکوں کی تعمیر اور اسٹریٹ لائٹ لگانے کا مطالبہ

خدیجہ فاؤنڈیشن کے سکریٹری علی آغا نے حکومت اور میونسپل کارپوریشن سے فوری کارروائی کی اپیل کی

لکھنؤ۔ دوبگہ واقع عصمت کالونی میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور گلیوں میں اسٹریٹ لائٹ لگانے کے مطالبے کو لے کر خدیجہ فاؤنڈیشن کے سکریٹری علی آغا نے اتر پردیش حکومت اور میونسپل کارپوریشن سے عوامی مفاد میں جلد ضروری اقدامات کرنے کی اپیل کی ہے۔ علی آغا نے کہا کہ کالونی میں بہتر سڑکیں اور مناسب روشنی کا انتظام مقامی باشندوں کی بنیادی ضرورت ہے۔ سڑکوں کی خراب حالت کی وجہ سے لوگوں کو آمد و رفت میں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جبکہ رات کے وقت مناسب روشنی نہ ہونے سے خواتین، بزرگوں، بچوں اور راہ گیروں کو دشواری پیش آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہر کی ترقی کے ساتھ ساتھ کالونیوں میں بنیادی شہری سہولیات فراہم کرنا بھی حکومت اور میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داری ہے۔ مقامی باشندوں کو محفوظ آمد و رفت، بہتر سڑکیں اور رات کے وقت مناسب روشنی ملنی چاہیے۔ علی آغا نے اتر پردیش حکومت، میونسپل کارپوریشن اور متعلقہ افسران سے مطالبہ کیا کہ عصمت کالونی، دوبگہ کا موقع پر معائنہ کرایا جائے اور سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے ساتھ اہم گلیوں اور راستوں پر اسٹریٹ لائٹ لگانے کا کام جلد از جلد شروع کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ خدیجہ فاؤنڈیشن عوامی مفاد کے مسائل کو مسلسل اٹھاتا رہے گا، تاکہ علاقے کے باشندوں کو بنیادی سہولیات حاصل ہوں اور ان کی زندگی محفوظ اور آسان بن سکے۔

کے جی ایم یو کے ڈاکٹروں نے پھر دکھایا کمال! 3 سالہ لڑکے کے جبڑے سے نکالا بڑا ٹیومر

لکھنؤ: 28 اکتوبر (پی این ایس) لکھنؤ کے میڈیکل کالج کے جی ایم یو میں اورل اینڈ میکسیلو فیشیل سرجری کے شعبہ کے ڈاکٹروں نے ایک بار پھر کامیابی کے ساتھ ایک خطرناک سرجری کی ہے، جس سے ایک 3 سالہ لڑکے کو نئی زندگی ملی ہے۔ تقریباً 5.3 گھنٹے تک جاری رہنے والے میراتھن آپریشن کے بعد، ڈاکٹروں نے لڑکے کے جبڑے سے 9 سینٹی میٹر لمبا اور 5.8 سینٹی میٹر چوڑا ٹیومر نکال دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس بڑے ٹیومر نے لڑکے کے چہرے کی شکل کو بری طرح تبدیل کردیا تھا۔ بچے کی کم عمری اور رسولی کے غیر معمولی سائز کے باعث کئی بڑے نجی اور سرکاری ہسپتالوں نے آپریشن کرنے سے انکار کردیا تھا۔ سب سے بڑا چیلنج بچے کے گلے میں بحفاظت اینستھیزیا ٹیوب ڈالنا تھا، جس پر KGMU ماہرین نے مہارت سے قابو پالیا۔ ہمیر پور ضلع کا رہنے والا تین سالہ کرشنا کچھ عرصہ قبل کھیلتے ہوئے گر کر زخمی ہوگیا تھا۔ جب اس کے اہل خانہ اسے ہمیر پور ضلع اسپتال لے گئے تو مناسب طبی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے اسے اعلیٰ مرکز ریفر کردیا گیا۔ کرشنا کے خاندانی اور مالی حالات انتہائی مشکل ہیں۔ باپ کی غیر موجودگی میں اس کی ماں اکیلے اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ ٹیومر کے بڑھنے کے بعد اور شہر کے کئی ہسپتالوں نے انکار کردیا، کرشنا کے ماموں اسے 21 اکتوبر کو اورل اور میکسیلو فیشیل سرجری ڈیپارٹمنٹ میں لے آئے۔ وسیع ریڈیولاجیکل معائنے سے بچے کے چہرے کے نچلے دائیں جانب تقریباً 89 x 5. سینٹی میٹر کی پیمائش کرنے والے ایک بڑے ٹیومر کا انکشاف ہوا، جس سے سرجنوں کو بغیر کسی تاخیر کے آپریشن کا جرات مندانہ فیصلہ لینے پر آمادہ کیا گیا۔ ماہر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم، جس کی قیادت ڈاکٹر ہری رام، پروفیسر آف اورل اینڈ میکسیلو فیشیل سرجری کر رہے تھے، نے آپریٹنگ تھیٹر میں چارج سنبھالا۔ ٹیومر کے کامیاب خاتمے کے بعد، بچے کو آپریشن کے بعد کی دیکھ بھال کے لیے شعبہ اطفال کے آئی سی یو میں منتقل کیا گیا، جہاں اس کی نگرانی شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر نیرج آنند کی نگرانی میں کی جارہی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق بچے کی حالت اب مکمل طور پر مستحکم ہے اور اس کے تمام وائٹلز نارمل ہیں۔ ڈاکٹروں نے یقین ظاہر کیا ہے کہ بچہ تیزی سے صحت یاب ہو رہا ہے اور بہت جلد اسے مکمل صحت مند قرار دے کر ہسپتال سے ڈسچارج کرکے گھر بھیج دیا جائے گا۔

بستی میں وسرجن جلوس پر پتھراؤ: مورتی توڑنے پر ہنگامہ، پولیس کے ساتھ ہاتھا پائی، ماحول کشیدہ

بستی: 28 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش کے بستی میں مورتی وسرجن جلوس کے دوران پیر کی رات 11 بجے شہر کے اسپتال چوک کے قریب ہنگامہ ہوا۔ ایک فریق نے بت پر تلواروں، اینٹوں اور پتھروں سے حملہ کرکے اس کی بے حرمتی کی۔ اس سے تناؤ کا ماحول پیدا ہوگیا۔ مشتعل افراد کی پولیس سے جھڑپ بھی ہوئی۔ حکام نے صورتحال پر قابو پالیا۔ اس معاملے میں پہلی نظر میں لاپرواہی پائے جانے پر، پولیس سپرنٹنڈنٹ نے ساوتھ گیٹ اور پلاسٹک کمپلیکس کے چوکی انچارج سمیت چھ پولیس افسران کو معطل کردیا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ مورتی کی توڑ پھوڑ سے ناراض آرگنائزنگ کمیٹی نے وسرجن کی اجازت دینے سے انکار کردیا۔ اطلاع ملتے ہی وی ایچ پی اور بجرنگ دل سے وابستہ کچھ لیڈر بھی موقع پر پہنچ گئے۔ درگا پوجا آرگنائزنگ کمیٹی کے رکن اور پرانی بستی تھانہ علاقہ کے پرارام کشون کے رہنے والے شبھم جیسوال کی شکایت پر پرانی بستی تھانہ علاقہ کے پارسا تکیہوا کے رہنے والے سلمان قریشی، انیس، عرفان، ببیرا، فضل، فضل، نفی، فضل کے خلاف سنگین دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ارمان، ساکنہ اسٹیشن، منٹو پٹھان، سمیر، ریحان، ساکن پٹھان ٹولہ، اور 15-20 نامعلوم افراد۔ پولیس کی ٹیمیں بدمعاشوں کی تلاش میں چھاپے ماررہی ہیں۔ چھ مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ انہوں نے شرپسندوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرنے پر اصرار کیا۔ اے ایس پی شیام کانت، سی او سٹی مانسی دہیا، سٹی کوتوال برجانند سنگھ اور پرانی بستی کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر ششانک شیکھر رائے نے مشتعل ہجوم کو منانے کی کوشش کی، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس دوران پولیس افسران نے ہندو رہنماؤں کے ساتھ گرما گرم الفاظ کا تبادلہ کیا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے ہلکی طاقت کا استعمال کیا اور ٹوٹی ہوئی مورتی کو اماہٹ گھاٹ پر وسرجن کیا۔ اے ایس پی شیام کانت کے مطابق پہلی نظر میں لاپرواہی کے بعد، پلاسٹک کمپلیکس چوکی کے انچارج سدھیر کمار ترپاٹھی، دھن دروازہ چوکی کے انچارج امیت کمار، دھن دروازہ چوکی پر تعینات ہیڈ کانسٹیبل سنجے کمار یادو اور سنتوش کمار گپتا، اور کانسٹیبل کملیش کمار گوڑ اور دھرمیندر بستی تھانے میں تعینات پولیس کانسٹیبلوں کملیش کمار کو تعینات کیا گیا ہے۔